(جملہ حقوق محفوظ)

هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا

(اُس اللہ نے تمہارا نام مُسلمان رکھا ہے نزولِ قرآن سے پہلے اور اِس (قرآن) میں۔)

مُسلمان کون ہے؟

تالیف

محمد منظور الوجیدی

DATA ENTERED

شرکۃ الآفاق لاہور پاکستان

ملنے کا پتہ:- مکتبہ الیوم ۱۹۶- عین ازار، منزنگ لاہور

۲۹۷،۰۴
۲۹۹
21504
21504 Acc #

طبع اوّل ——— ایک ہزار

رجب ۱۳۹۶ھ ——— جولائی ۱۹۷۶ء

Rs 15/-

قیمت ——— مبلغ بارہ روپے صرف

(معارف پریس لاہور)

Marfat.com

اِنتساب

مکرّمی والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام ——— کہ جن کی توجہ
وتعاون کے باعث میں اس راہ پر چلا مگر افسوس ——— کتاب
کی طباعت سے پہلے ہی وہ رحمٰن تعالیٰ سے جا ملے۔

اللھم اغفرہ واجعل قبرہ روضۃ من ریاض الجنۃ وادخلہ
الجنۃ بغیر حساب۔ آمین۔

اور اُن سب والدین کے نام ——— جنہوں نے اپنی اولاد کو
اسلامی تعلیم وتربیت سے آراستہ کیا اور تعلیم وتبلیغ اسلام کے لئے
فارغ کر دیا۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	حرفِ آغاز	۱
۲	اسلام و ایمان و احسان	۴
۳	مسلمان کون ہے؟	۷
۴	اسلام قبول کرنیکا طریقہ	۱۱
	باب اوّل	۱۳
۵	اسلامی عقائد	〃
۶	خدا موجود اور ہر چیز کا خالق ہے۔	〃
۷	زمین و آسمان کی پیدائش	۱۵
۸	سورج چاند اور دن رات	۱۷
۹	سمندر اور اُس کے عجائبات	۱۹
۱۰	بادلوں کی آمد	۲۰
۱۱	پھل اور غلے	۲۱
۱۲	جانداروں کی پیدائش	۲۲
۱۳	انسان کی پیدائش	۲۳
۱۴	فضا میں پرندے	۲۶
۱۵	شہد اور اُس کی مکھی	۲۷
۱۶	دودھ اور گوشت	۲۸
۱۷	اللہ ایک ہے	۲۹
۱۸	اللہ کی اولاد نہیں	۳۰
۱۹	ہر چیز کا پیدا کرنیوالا	۳۱
۲۰	آسمان و زمین	۳۲
۲۱	سورج چاند ستارے	۳۳
۲۲	دن رات	〃
۲۳	انسان کی پیدائش	۳۴
۲۴	بارش برسانے والا	۳۷
۲۵	روزی دینے والا	۳۸
۲۶	معبود	۴۱
۲۷	عبادت کی تین اقسام	۴۴
۲۸	بدنی عبادت	〃
۲۹	زبانی عبادت	۴۶
۳۰	مالی عبادت	۵۱

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۱	غیب دان	۵۷
۳۲	اللہ تعالیٰ ہی غیب دان ہے	"
۳۳	اللہ تعالیٰ ہی حاضر و ناظر ہے	۵۸
۳۴	حاجت روا و مشکل کشا	۶۰
۳۵	حکم کا مالک	۶۲
۳۶	ہر چیز کا مالک	۶۴
۳۷	قادر و مختار	۶۶
۳۸	زندہ اور زندگی و موت کا مالک ہے	۶۸
۳۹	تواب و غفار	۷۰
۴۰	ہدایت دینے والا	۷۲
۴۱	ایمان بالملائکہ فرشتے اور اُن کے کام	۷۵
۴۲	اعمال لکھنے والے اور جان نکالنے والے فرشتے	۷۶
۴۳	حاملین عرش کی دعا ایمان والوں اور توبہ کرنیوالوں کے لئے	۷۷
۴۴	ملائکہ کے اہم فرائض اور چار بلند پایہ فرشتے	۷۹
۴۵	موت کے وقت فرشتوں کا سلوک	۸۲
۴۶	عذاب کے فرشتے	۸۳
	ایمان بالکتب	۸۶
۴۷	قرآن مجید	"
۴۸	قرآن مجید کو بدلنا ممکن نہیں ہے	۸۹
۴۹	قرآن مجید کتاب ہدایت	۹۲
۵۰	اسمائے القرآن الکریم	۹۵
۵۱	کافر، فاسق اور ظالم کون ہے؟	۹۶
۵۲	ایمان بالرسل والانبیاء	۹۸
	ہر حالت میں اطاعت رسول ضروری ہے	"
۵۳	حاکم کی اطاعت مشروط ہے	۱۰۰
۵۴	اختلاف کی صورت میں فیصلہ نبوت تسلیم کرنا چاہیئے۔	"
۵۵	ہر نبی پر ایمان ضروری ہے	۱۰۱
۵۶	اللہ جس کو چاہتا ہے نبوت اور رسالت عطا کرتا ہے۔	۱۰۳

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۵۷	نبوت اور رسالت عطا کرنے والا	۱۰۳
۵۸	خصوصیات نبی و رسولؑ	۱۰۴
۵۹	سیرتِ حسنہ	۱۰۵
۶۰	احترامِ رسول	۱۰۶
۶۱	وحی کرنا اللہ کا کام ہے	۱۰۷
۶۲	خصائص نبیؐ	۱۰۷
۶۳	دشمنِ نبی ملعون ہے	۱۱۱
۶۴	معجزات انبیاؑ علیہم السلام	۱۱۲
۶۵	حضرت نوح علیہ السلام کا معجزہ	۱۱۳
۶۶	حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ	″
۶۷	حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ	″
۶۸	حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ	۱۱۴
۶۹	حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ	″
۷۰	حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ	۱۱۵
۷۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ	۱۱۷
۷۲	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات	۱۱۸
۷۳	نبی کا کام دعوت اسلام ہے	۱۲۱
۷۴	دعوتِ اسلامی	۱۲۲
۷۵	کوئی نبی نفع یا نقصان کا مالک نہیں	″
۷۶	ہر نبی اور رسول بشر اور انسان ہوتا ہے۔	۱۲۳
۷۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے	۱۲۴
۷۸	نبی غیب دان نہیں ہوتا	۱۲۵
۷۹	حضرت آدم علیہ السلام غیب دان نہیں تھے	۱۲۶
۸۰	حضرت نوح علیہ السلام غیب دان نہیں تھے	۱۲۷
۸۱	حضرت ابراہیم علیہ السلام غیب نہیں جانتے	″

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۸۲	حضرت لوط علیہ السلام غیب نہیں جانتے	۱۲۸
۸۳	حضرت یعقوب علیہ السلام غیب نہیں جانتے	۱۳۰
۸۴	اخوانِ یوسف غیب دان نہیں	۱۳۱
۸۵	حضرت عیسیٰ علیہ السلام غیب نہیں جانتے	″
۸۶	کوئی رسول بھی غیب نہیں جانتا	۱۳۱ب
۸۷	حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے	۱۳۲
۸۸	انبیاء علیہم السلام کی باہمی فضیلت	۱۳۴
۸۹	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول تھے اور زندہ آسمان پہ اُٹھائے گئے	۱۳۵
۹۰	حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں مگر اللہ کے بیٹے نہیں ہیں۔	۱۳۶
۹۱	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے امر کُن سے پیدا ہوئے	۱۳۷
۹۲	حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سُولی پہ نہیں چڑھایا گیا	۱۳۸
۹۳	حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔	۱۳۹
۹۴	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تورات و انجیل میں بشارت ہے	″
۹۵	اُمّی نبی اور اُمّی امت	۱۴۰
۹۶	حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی اور تمام جن و انس کی طرف رسول ہیں	۱۴۱
۹۷	ختم نبوت حدیث کی نظر میں	۱۴۲
۹۸	صلوٰۃ وسلام	۱۴۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	سفحہ
۹۹	اتباعِ صحابہؓ	۱۴۶
	مقامِ صحابہ کرام	〃
	اللہ اور اُس کے رسولؐ کے نزدیک	〃
۱۰۰	اللہ تعالےٰ صحابہ کرام پر راضی ہو چکا ہے	۱۴۷
۱۰۱	دشمنِ صحابہ کافر ہے؟	۱۴۹
۱۰۲	وعدۂ استخلاف	۱۵۰
۱۰۳	اتباعِ صحابہؓ ہی ہدایت یافتہ کی علامت ہے۔	۱۵۱
۱۰۴	صحابہ کا اتباع ہدایت ہے؟	۱۵۳
۱۰۵	صحابہ کا دشمن رسول اللہ کا دشمن ہے۔	〃
۱۰۶	خلفائے راشدین مہدیین	۱۵۵
۱۰۷	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	〃
۱۰۸	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	۱۵۵
۱۰۹	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	۱۵۶
۱۱۰	حضرت علی رضی اللہ عنہ	۱۵۸

نمبر شمار	مضمون	سفحہ
۱۱۱	عشرہ مبشرہ	۱۵۹
	موت کا بیان	۱۶۰
۱۱۲	ہر انسان اور قوم پر موت ضرور آئے گی	〃
۱۱۳	ہر چیز فنا ہو جائے گی اور صرف اللہ ہی باقی رہے گا۔	۱۶۴
۱۱۴	علاماتِ قیامت	۱۶۵ ب
	ایمان بالقیامت	۱۶۶
۱۱۵	قیامت اچانک اور ضرور آئے گی	〃
۱۱۶	زمین و آسمان بربار ہو جائیں گے	۱۶۸
۱۱۷	موت اور دوبارہ زندگی	〃
۱۱۸	قیامت کو زندہ ہو کر حساب دینا ہوگا	۱۷۰
۱۱۹	سیاہ اور روشن چہرے	۱۷۳
۱۲۰	اُس دن بچے بوڑھے ہو جائیں گے	۱۷۴

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۲۱	ہر چیز پر دہشتناک خاموشی ہوگی	۱۷۴
۱۲۲	جیسا کرے گا ویسا بھرے گا	۱۷۷
۱۲۳	اعمال نامہ	"
۱۲۴	گمراہ لیڈر اور اُن کے ماننے والے	۱۷۹
۱۲۵	اچھے اور بُرے اعمال کا وزن ہوگا	۱۸۱
۱۲۶	اہلِ جنت پر انعامات ہوں گے	"
۱۲۷	مقربین اور اصحاب الیمین	"
۱۲۸	دوزخیوں کو خوفناک سزائیں ملیں گی	۱۸۵
۱۲۹	گندھک کا لباس آگ اور پیپ	"
۱۳۰	دوزخیوں پر سخت عذاب ہوگا	۱۸۶
۱۳۱	ایک اعتراض	۱۹۰

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳۲	جنات کی پیدائش آگ سے ہوئی	۹۱
۱۳۳	شیطان انسان کا دشمن ہے	"
۱۳۴	شیطان پر لعنت	"
۱۳۵	شیطان کیسے گمراہ کرتا ہے؟	۱۹۳
۱۳۶	شیطان اور اُس کے چیلے	۱۹۴
۱۳۷	شیطان فضاؤں کی سیر کرتا ہے	۱۹۶
۱۳۸	جنات میں مسلمان اور کافر بھی ہیں	"
۱۳۹	ایمان بالقدر خوشی اور آفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے	۲۰۰
۱۴۰	گناہ سے آفات آتی ہیں	۲۰۳
۱۴۱	استغفار اس کا علاج ہے	"
۱۴۲	**باب دوم** اوامرِ اسلام نیت درست رکھو	۲۰۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۴۳	اللہ کا دین اسلام ہے	۲۰۵
۱۴۴	اور ہمارا نام مسلمان ہے	〃
۱۴۵	رسول اللہ کا احترام کتاب و سنت کی اطاعت	۲۰۸
۱۴۶	علم اسلام حاصل کرو	۲۱۲
۱۴۷	علمائے اسلام کا احترام کرو	〃
۱۴۸	مسجد اور نماز کی اہمیت	۲۱۶
۱۴۹	اس کا طریقہ اور فضائل و مسائل	〃
۱۵۰	مسجد کو آباد کرو	۲۱۷
۱۵۱	نماز پڑھنا فرض ہے	۲۱۸
۱۵۲	نماز میں خشوع اور توجہ	۲۲۰
۱۵۳	نماز کے فائدے	۲۲۱
۱۵۴	بے نمازی جہنمی ہے	۲۲۲
۱۵۵	باجماعت نماز ادا کرو	۲۲۴
۱۵۶	نماز جمعہ	۲۲۵
۱۵۷	نماز تہجد	۲۲۷
۱۵۸	نوافل	۲۲۸
۱۵۹	عصر سے پہلے چار سنت	۲۲۸
۱۶۰	مغرب کے نوافل	〃
۱۶۱	نماز اشراق	۲۲۹
۱۶۲	نماز ضحیٰ	〃
۱۶۳	نماز عید	〃
۱۶۴	طریقہ نماز	۲۳۰
۱۶۵	زکوٰۃ، قربانی اور صدقات کی اہمیت اور فضائل	۲۳۶
۱۶۶	نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو	۲۳۷
۱۶۷	زکوٰۃ نہ دینے والے جہنمی ہیں۔	۲۳۸
۱۶۸	زکوٰۃ کے مصارف	۲۴۰
۱۶۹	زکوٰۃ کی اہمیت احادیث کی روشنی میں	〃
۱۷۰	قربانی کرو	۲۴۱
۱۷۱	صدقہ فطر اور نذر	۲۴۲
۱۷۲	عام صدقات	〃

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۷۳	روزہ	۲۴۴
	اُسکی اہمیت اور فضائل	
۱۷۴	رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے	۲۴۵
۱۷۵	روزے کے فائدے	۲۴۶
۱۷۶	روزہ کے فضائل اور مسائل	۲۴۸
۱۷۷	شبِ قدر اور عید الفطر	۲۵۰
۱۷۸	حج اُسکی اہمیت اور فضائل و مسائل	۲۵۲
۱۷۹	خانہ کعبہ اور مسجد حرام	۲۵۳
۱۸۰	حج کرنا فرض ہے	۲۵۵
۱۸۱	حج کے فائدے اور مسائل	۲۵۷
۱۸۲	حج کا طریقہ	۲۵۹
۱۸۳	حج کے فرائض	۲۶۰
۱۸۴	عمرہ کے فرائض	۲۶۱
۱۸۵	والدین اور دوسرے اقربا کا حق	〃
۱۸۶	والدین کی خدمت کرو	〃
۱۸۷	بیوی اور اولاد کا حق	۲۶۴
۱۸۸	رشتہ داروں کا حق	۲۶۶
۱۸۹	عام مسلمانوں کا حق	۲۶۷
۱۹۰	ذکر اللہ کی اہمیت	۲۶۹
۱۹۱	حلال و حرام	۲۷۰
۱۹۲	حلال کھاؤ	۲۷۱
۱۹۳	حرام نہ کھاؤ	۲۷۳
	حرام کیا کیا ہے؟	〃
۱۹۴	جہاد	۲۷۶
	اُسکی اہمیت اور فضائل	
۱۹۵	کافروں سے جہاد کرو	۲۷۷
۱۹۶	جہاد نہ کرنے کی سزا	۲۷۹
۱۹۷	جہاد کے آداب	۲۸۰
۱۹۸	مجاہد اور شہید کے فضائل	۲۸۱
۱۹۹	معاہدہ	۲۸۶
	ہجرت کی اہمیت و فضائل	〃
۲۰۰	خلافتِ اسلامی اسکی اہمیت اور فوائد	۲۸۹
۲۰۱	مسلمان آزاد ہوتا ہے	۲۹۰

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۰۲	خلیفہ کے فرائض	۲۹۱
۲۰۳	غیر اسلامی قانون چلانے والا کافر ہے	۲۹۲
۲۰۴	مسلمان حاکم کی اطاعت کرو	۲۹۳
۲۰۵	مسلمان حاکم کی ذمہ داریاں	۲۹۶
۲۰۶	امر بالمعروف	۲۹۸
۲۰۷	نیکی کا کام کرو اور برائی سے منع کرو	۲۹۹
۲۰۸	مبلغ کے فرائض	۳۰۰
۲۰۹	خاندانی نظام	۳۰۴
۲۱۰	نکاح کرو	۳۰۵
۲۱۱	ایک وقت میں چار بیویاں	۳۰۷
۲۱۲	ولیمہ کرنا سنت ہے	۳۰۸
۲۱۳	عورتیں پردہ کریں	۳۰۹
۲۱۴	جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے	۳۱۱
۲۱۵	بیوی اور اولاد کے متعلق ضروری احکام	۳۱۶
۲۱۶	طلاق کے مسائل	۳۱۹
	طلاق کا حق مرد کے قبضہ میں ہے	″
۲۱۷	قصاص اور دیت	۳۲۲
۲۱۸	قاتل کو قتل کرو	۳۲۳
۲۱۹	قتل خطا اور دیت	″
۲۲۰	خودکشی حرام ہے	۳۲۵
۲۲۱	دیت کی مقدار	″
۲۲۲	اخوت و اتحاد	۳۲۷
۲۲۳	تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں	″
۲۲۴	کافر و فاسق سے اخوت قائم نہ کرو	۳۲۹
۲۲۵	وعدہ پورا کرو	۳۳۰
۲۲۶	گناہوں سے بچتے رہو	۳۳۲
۲۲۷	اسلام کے عام اخلاقی اصول	۳۳۳
۲۲۸	کھانے کے آداب	۳۳۷

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۲۲۹	لباس کے آداب	۳۳۹
۲۳۰	سلام کا طریقہ	۳۴۲
۲۳۱	مذاق کرنے اور نام رکھنے کا طریقہ	۳۴۳
۳۳۲	کام اور آرام	۳۴۵
۳۳۳	اسلام کے اصولِ تجارت	۳۴۶
۳۳۴	پہلے نماز پڑھو اور پھر تجارت کرو	۳۴۷
۳۳۵	روزی دینے والا اللہ ہے اور روزی کی مقدار مقرر ہے	۳۴۸
۳۳۶	ناپ تول درست رکھو	۳۵۰
۳۳۷	قرض لینے دینے کے آداب	۳۵۱
۳۳۸	چند ضروری احکام	۳۵۲
۳۳۹	موت اور اُسکے بعد	۳۵۴
۳۴۰	ہر جاندار مر جائیگا	″
۳۴۱	نقصان یا موت پر کیا کہو؟	۳۵۵
۳۴۲	وراثت کی تقسیم کا طریقہ	″
۳۴۳	مریض کی تیمارداری کرو	۳۵۸
۳۴۴	مرض موت میں لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو	۳۵۹
۳۴۵	موت کے بعد دعا اور صبر	۳۶۰
۳۴۶	مُردے کا غسل اور کفن دفن	۳۶۱
۳۴۷	جنازہ	۳۶۲
۳۴۸	قبر کچی رکھو	۳۶۴
۳۴۹	قبرستان میں آنیکی دُعا	″
۳۵۰	چند ضروری مسائل	۳۶۵
۳۵۱	**باب سوم** حصّہ کبائر	۳۶۶
	بڑے گناہوں سے سخت پرہیز کرو	
۳۵۲	گناہوں کی دو قسمیں ہیں	″
۳۵۳	شرک نہ کرو	۳۶۸
۳۵۴	مشرک پلید اور جہنّمی ہے	″
۳۵۵	شرک کی مختصر تعریف	۳۷۲
۳۵۶	متکبّر اور ریاکار	۳۷۴
۳۵۷	متکبّر دوزخی ہے	۳۷۵
۳۵۸	ریاکار کا انجام	۳۷۶

Marfat.com

ر	مضمون	سفحہ
۳۶	ریشم اور سونا مردوں پر حرام ہے	۳۷۷
۳۷	مایوسی گمراہی ہے	۳۷۸
۳۸	حرام خور جہنمی ہے	۳۷۹
۳۹	کتمانِ علم	۳۸۰
	مسائل اسلام چھپانے والے کا انجام	〃
۳۶	اسلام فروشی کا انجام	۳۸۱
۳۶	تحریفِ دین کرنیوالے کا انجام	۳۸۳
۳۶	اسلام کا مذاق اُڑانے والے جہنمی ہیں	۳۸۴
۳۶۶	اسلام کے دشمن اور گمراہ لیڈر اور ان کے ماننے والے دوزخ میں جائیں گے	۳۸۵
۳۶۷	اسلام کو رد کرنے والے ملعون ہیں	۳۸۶

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۶۸	جاہل اور گمراہ لیڈر	۳۸۷
۳۶۹	کافر، ظالم اور فاسق حکمران کون؟	۳۸۹
۳۷۰	اسلام کا فیصلہ تسلیم کرنا مسلمان ہونے کی شرط ہے	۳۹۱
۳۷۱	رشوت اور جھوٹے مقدمات کا انجام	۳۹۲
۳۷۲	ارکانِ اسلام ترک کرنا بڑا گناہ ہے	۳۹۳
۳۷۳	مسجد کی توہین کرنے والا جہنمی ہے	۳۹۴
۳۷۴	بے نمازی جہنمی ہے	۳۹۶
۳۷۵	زکوٰۃ نہ دینے والے کا انجام	۳۹۸
۳۷۶	ریاکاری سے نیکی برباد ہو جاتی ہے	۴۰۰
۳۷۷	روزہ نہ رکھنے والا دوزخ میں	۴۰۱

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۷۸	حج نہ کرنے والے کا انجام	۴۰۲
۳۷۹	والدین کی نافرمانی اور مسلمان کو ستانے والے کا انجام	۴۰۳
۳۸۰	والدین کی نافرمانی بڑا گناہ ہے	۴۰۴
۳۸۱	رشتہ داروں سے تعلق کاٹنے والے کا انجام	۴۰۶
۳۸۲	خاوند بیوی کے باہمی حقوق تلفی گناہ ہے	۴۰۷
۳۸۳	مسلمانوں پر ظلم کرنا بڑا گناہ ہے	۴۰۸
۳۸۴	اسلام میں حرام کیا ہے؟	۴۰۹
۳۸۵	شراب اور جوا نجس اور حرام ہے	۴۱۱
۳۸۶	سود حرام ہے	۴۱۲
۳۸۷	کتمانِ حق کا معاوضہ	۴۱۳
	اور یتیموں پر ظلم حرام ہے	"
۳۸۸	اللہ کے سوا دوسرے کے نام پر نذر	۴۱۵

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۳۸۹	اور غیر مذبوحہ جانور حرام ہے	۵
۳۹۰	رشوت اور دھوکہ کا مال حرام ہے	۶
۳۹۱	تکذیب بالقدر شدید جرم ہے	۷
۳۹۲	جہاد حرام ہے	"
۳۹۳	قتل و فساد اور خاندانی منصوبہ بندی بڑے جرائم ہیں	۱۹
۳۹۴	فساد نہ کرو	۲۰
۳۹۵	مسلمان کا قاتل جہنمی ہے	۲۱
۳۹۶	انبیاء اور علماء کا قاتل سب سے بڑا لعنتی ہے	۲۲
۳۹۷	خودکشی کرنا حرام ہے	۲۳
۳۹۸	خاندانی منصوبہ بندی حرام ہے	۲۴
۳۹۹	زنا لواطت اور متعہ بڑے گناہ ہیں	۲۵

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۰۰	ہر بے حیائی کا کام جرم ہے	۴۲۶
۴۰۱	زنا بڑی بے حیائی ہے	۴۲۷
	زانی کے لئے سخت سزا	
۴۰۲	بے حیائی پھیلانے والے جہنمی ہیں	۴۲۹
۴۰۳	لواطت سب سے بڑا جرم ہے	۴۳۰
۴۰۴	مساحقت اور جلق بھی بدکاری ہے	۴۳۱
۴۰۵	گانا رقص اور سینما	۴۳۲ ب
۴۰۶	متعہ بھی بدکاری اور بے حیائی ہے	۴۳۳
۴۰۷	شرابی اور جوئے باز شیطان کے چیلے ہیں	۴۳۵
۴۰۸	چوری اور ڈاکہ بڑے جرائم ہیں	۴۳۷
۴۰۹	چور کا ہاتھ کاٹ دو	۴۳۸
۴۱۰	ڈاکو کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دو	〃

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۱۱	جھوٹ چغلی اور خیانت	۴۳۹
۴۱۲	جھوٹا لعنتی ہے	۴۴۰
۴۱۳	جھوٹی قسم کھانے والا رُوسیاہ ہے	۴۴۱
۴۱۴	تہمت رکھنے والے کو اَسّی کوڑے مارو	۴۴۲
۴۱۵	خائن اور عہد شکن کا انجام	۴۴۳
۴۱۶	جہاد اور ہجرت سے اعراض کرنا	۴۴۴
۴۱۷	جہاد سے بھاگنا بڑا گناہ ہے	۴۴۵
۴۱۸	مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو اور جہاد کے دوران ظلم نہ کرو	۴۴۶ 〃
۴۱۹	ہجرت نہ کرنا کب جرم ہے؟	۴۴۷
۴۲۰	کفار و فساق سے دوستی مت رکھو	۴۴۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۲۱	کافروں کا درست اُن میں سے ہے	۴۴۹
۴۲۲	بدمعاشوں سے دوستی نہ رکھو	۴۵۱
۴۲۳	اسلام کے بڑے دشمن یہودی ہیں	〃
۴۲۴	کافروں سے مشابہت نہ کرو	۴۵۳
۴۲۵	ظلم، گالی اور توہین کرنا بڑے گناہ ہیں	۴۵۴
۴۲۶	ظالم کا انجام جہنم ہے	۴۵۵
۴۲۷	صحابہ کرام اور علماء اسلام کا دشمن جہنم ہیں	۴۵۶
۴۲۸	مذاق، غیبت اور طعنہ زنی کا انجام	۴۵۹
۴۲۹	محصول چونگی لینے والے کا انجام	۴۶۱
۴۳۰	کم تولنے تلنے والے کا انجام	۴۶۲

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۳۱	حرام دوا سے علاج کرنا گناہ ہے	۶۳
۴۳۲	پیشاب کے قطروں اور چغلی سے بچو	۶۵
۴۳۳	جانوروں کو داغنے اور تصویریں بنانے کا انجام	۶۶
۴۳۴	جانوروں کو داغنے والے شیطان کے چیلے ہیں	۶۶
۴۳۵	ماتم، گوندنا اور تصویریں بنانے کا خطرناک انجام	۶۸
۴۳۶	مرتد کی سزا موت ہے	۷۰
	باب چہارم	۷۱
	حصہ تصوف	
	اسلامی تصوف	
۴۳۷	یہ پُررونق دنیا اور وہ خوفناک قبرستان	۷۴
۴۳۸	دنیا میں مسافر بن کر رہو	۷۶
۴۳۹	فانی دُنیا خدا سے دُور کرنے والی ہے	۷۸

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۴۰	"تزکیہ باطن کے دس کام	۴۸۲
۴۴۱	استغفار کی اہمیت	۴۸۴
۴۴۲	روزی کی وسعت ہوگی	۴۸۵
۴۴۳	سید الاستغفار	۴۸۷
۴۴۴	استغفار کا طریقہ اور فائدے	۴۸۸
۴۴۵	ذکر اللہ اور اُس کے آداب اور فضائل	۴۹۰
۴۴۶	کثرت سے ذکر اللہ کرو	۴۹۲
۴۴۷	ذکر اللہ کرنے والوں کی رفاقت اختیار کرو	۴۹۳
۴۴۸	ذکر اللہ کے فائدے	۴۹۶
۴۴۹	عاجزی اور آہستہ سے ذکر اللہ کرو	۴۹۸
۴۵۰	غافلوں سے دُور رہو	۵۰۰
۴۵۱	صرف اللہ سے مانگو	۵۰۲
۴۵۲	ذکر اللہ کے مختلف طریقے	۵۰۳
	تلاوتِ قرآن افضل ترین ذکر اللہ ہے	"

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۴۵۳	آیت کریمہ کی فضیلت	۵۰۸
۴۵۴	تسبیح و تہلیل	۵۰۹
۴۵۵	قرآن مجید کی چند خاص دعائیں	۵۱۱
۴۵۶	دنیا اور آخرت کی کامیابی تقویٰ اختیار کرنے میں ہے	۵۱۳
۴۵۷	توکل کرنے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور	۵۱۵
۴۵۸	ہر مشکل سے نجات ملتی ہے	"
۴۵۹	صبر و شکر	۵۱۸
۴۶۰	صبر کرو اور نماز پڑھو	۵۱۹
۴۶۱	نمازِ حاجت	۵۲۰
۴۶۲	آفات و اموات کے وقت کیا کرے؟	۵۲۱
۴۶۲	درود شریف کی اہمیت اور فضائل	۵۲۵
۴۶۳	کامیابی کے دس اصول	۵۲۸

Marfat.com

حرفِ آغاز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اللھم صلّ علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید

اللھم بارک علیٰ محمد وعلیٰ اٰل محمد کما بارکت علیٰ ابراھیم وعلیٰ اٰل ابراھیم انک حمید مجید

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العٰلمین الرحمٰن الرحیم ملک یوم الدین ایاک نعبد وایاک نستعین اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین آمین

اما بعد!

۱۔ اگر آپ مسلمان ہیں۔ تو آپ کو جاننا چاہیئے کہ اسلام کے عقائد کیا ہیں۔ تاکہ دل و جان سے ان پر یقین و ایمان رکھیں

۲۔ اسلام نے کن باتوں کا سختی کے ساتھ حکم دیا۔ تاکہ ان کی پابندی کریں۔

۳۔ اسلام نے کن باتوں سے سختی کے ساتھ منع کیا تاکہ ان جرائم سے رُک جائیں۔

۴۔ اسلام میں تزکیہ نفس کا کیا طریقہ ہے جو انسانیت کی قوتیں فنا کئے بغیر اس میں خود ہی جرائم سے بچنے۔ اللہ کی عبادت کرنے اور ساری مخلوق کا سچا ہمدرد بننے کی تڑپ پیدا کرتا ہے۔

اگر آپ مندرجہ بالا چار کام کر لیں تو سمجھ لیجئے کہ آپ کے عقائد ایک مسلمان کے عقائد ہیں۔ اور آپ کے اعمال ایک مسلمان کے اعمال ہیں۔ اور آپ اسلامی برادری کے واقعی ایک فرد ہیں۔ اور اگر آپ غیر مسلم ہیں۔ تو بھی اس مختصر کتاب کا مطالعہ کیجئے جس میں اسلامی نظریات و اعمال اور تزکیہ نفس کی ایک فہرست موجود ہے۔ تاکہ آپ دنیا میں مروج تمام ادیان کے ساتھ اسلام کا مقابلہ آسانی سے کر سکیں۔

پھر دیکھئے کہ دوسرے ادیان کے مقابلہ میں اسلام کے نظریات اس قدر یقینی ہیں کہ اگر آپ نے وطن پرستی یا خواہشاتِ نفسانی کی پوجا کرنے کی بجائے ایسے آدمی کی طرح سوچا جو دیانتداری کے ساتھ سچائی کی تلاش کرنے والا ہے۔ تو آپ فوراً دوسرے غلط دین کو ترک کر کے اسلام میں داخل ہو جائیں گے۔

اور آپ یہ بھی دیکھیں گے کہ اسلام کی عبادات پاکیزگی کا درس دیتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق قائم کرتی ہیں کہ

Marfat.com

انسان دُکھ سُکھ کی ہر حالت میں مُطمئن ہو جاتا ہے۔ تجارت و سیاست میں اسلام کی تعلیمات انسان دوستی، دیانتداری اور بے لوث جذبۂ خدمت کی راہ پر چلاتی ہیں۔ اسلام کی اخلاقی تعلیمات انسان کو ظاہر و باطن میں بااخلاق بناتی ہیں۔ علاقائی حدود سے بالاتر ہو کر مخلوق کا سچا ہمدرد اور سب کے ساتھ شرافت کا سلوک کرنے کا درس دیتی ہیں۔ مگر یہ سب کچھ اس کے لئے ہے۔ کہ جس کے پاس دیانتدار دل ہو۔ وہ کان لگا کر سُنے اور وہاں موجود رہے۔

اِس کتاب کو ہم نے چار ابواب پر تقسیم کر دیا ہے۔ باب اوّل میں اسلامی عقائد بیان کئے جائیں گے۔ باب ثانی میں اسلامی احکام بیان کئے جائیں گے۔ اور باب ثالث میں ان کبائر کو بیان کیا جائے گا جن کو اسلام نے سخت ترین جرم قرار دیا ہے۔ اور جو سچے دل سے توبہ کئے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ اور باب رابع میں اسلام کے طریقۂ تزکیۂ نفس یعنی تصوّف پر بحث ہوگی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

محمد منظور الوجیدی لاہور

اِسلام و ایمان اِحسان

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ایک روز ہم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ خوب سفید لباس، خوب سیاہ بالوں والا آدمی آیا۔ جس پر سفر کی کوئی علامت نظر نہ آتی تھی۔ اور ہم میں سے کوئی اُسے پہچانتا بھی نہ تھا۔ آخر وہ حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھ گیا۔ اور اُس نے اپنے گھٹنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رانوں پر رکھ دیئے اور کہا

اے محمد مجھے اسلام کے متعلق بتائیے!

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے "اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور تو نماز قائم کرے، تو زکوٰۃ ادا کرے، اور تو رمضان کے روزے رکھے، اور اگر تجھے اس کی طاقت ہو تو بیت اللہ کا حج کرے"

اُس نے کہا آپ نے سچ فرمایا:

راوی بتاتے ہیں کہ ہمیں تعجب ہوا۔ کہ وہ پوچھتا ہے اور تصدیق کرتا ہے (کوئی مباحثہ وغیرہ نہیں کرتا فوراً ہی مان جاتا ہے۔)

اُس نے کہا! مجھے ایمان کے متعلق بتائیے۔

آپؐ نے فرمایا! ایمان یہ ہے) کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں اور

Marfat.com

اُس کی کتابوں اور اُس کے رسولوں اور آخرت کے دن (یعنی قیامت) پر ایمان لائے۔ اور بھلی و بُری تقدیر پر ایمان رکھے۔ (کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے) اُس نے کہا! آپ نے سچ فرمایا۔ اُس نے کہا! مجھے احسان کے متعلق بتائیے۔ آپؐ نے فرمایا! (احسان یعنی تزکیۂ نفس کا اسلامی طریقہ یہ ہے) کہ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے گویا تو اُسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تو اسے نہ دیکھے (یعنی اگر تیری ایسی حالت نہ ہو) تو (ایسی حالت پیدا کر) کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے۔ (صحیح مسلم جلد اوّل کتاب الایمان)

حدیث کے اس حصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بتا دیا کہ اسلام میں کچھ عقائد ہیں۔ جن پر ایمان لانا ضروری ہے۔ کچھ اعمال ہیں جو ایماندار ہونے کی علامات ہیں اور جن پر عمل کرنے والا مسلم ہے۔ اور قلبی گہرائی سے ظاہری سزا کے بغیر ہی نیک بننے کا ایک طریقہ ہے۔ کہ جس کو احسان کہا جاتا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ اگر انسان دوا کھائے مگر بدپرہیزی کرے تو اچھی سے اچھی دوا بھی شفا نہیں بخشتی اسی طرح اسلامی عقائد اور اعمال دوزخ سے بچنے اور تمام امراض کا علاج تو یقینی ہیں۔ مگر گناہ اور جرائم بدپرہیزی ہے۔ اگر ایک انسان گناہ کی گندگی بھی بدن پر لگائے اور اسلامی اعمال کی خوشبو بھی لگاتا جائے تو جو انجام ہوگا وہ سب کو معلوم ہے۔

اِس لئے ضروری ہے کہ ایسے بڑے جرائم سے بھی ضرور بچا جائے کہ جو توبہ کئے بغیر معاف نہیں ہوتے۔ اور جن کی گندگی شدید ترین گندگی ہے۔ ذرا اپنی قمیص پر ایک سیر پاخانہ اور ایک سیر عطر لگا کر انجام تو دیکھئے۔

شائد! اُتر جائے آپ کے دِل میں میری بات!

آنے والے صفحات میں اِسی اجمال کی تفصیل ملاحظہ کیجئے تاکہ آپ کے سامنے اسلام کا ایک واضح نقشہ آجائے۔ اور آپ کے لئے زندگی کا لائحہ عمل متعیّن کرنا آسان ہوجائے۔

Marfat.com

مسلمان کون ہے

مسلمان کا اجمالی تعارف قرآنِ مجید میں اِس طرح بیان کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کے آغاز میں فرمایا!

۱۔ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۙ وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْکَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِکَ وَبِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ یُوْقِنُوْنَ ؕ	جو کہ ایمان لاتے ہیں بے دیکھی چیزوں پر اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُس سے کہ جو ہم نے اُنہیں دیا خرچ کرتے ہیں۔ اور جو اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ جو تیری طرف اتارا گیا۔ اور جو تجھ سے پہلے اتارا گیا۔ اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔
۲۔ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ کُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ ۟ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِہٖ ۟ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ غُفْرَانَکَ رَبَّنَا وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ۝	رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کی طرف سے اتارا گیا۔ اور ایمان والے بھی، سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اُسکی کتابوں اور اُسکے رسولوں پر ایمان لائے۔ ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کو جدا نہیں کرتے۔ اور کہہ اٹھے کہ ہم نے سُنا اور قبول کیا تیری بخشش مانگتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے

Marfat.com

٣۔ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَ مَآ اُنْزِلَ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ مَآ اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ۝

تم کہہ دو، کہ ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف اُترا اس پر ایمان لائے۔ اور جو ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اُسکی اولاد پر اتارا گیا۔ اور جو مِلا موسٰی اور عیسٰی کو اور جو مِلا دوسرے نبیوں کو اُن کے رب کی طرف سے ہم اُن میں سے کسی ایک کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ اور ہم اُس کے فرمانبردار ہیں۔

٤۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ۠ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ۭ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

اے ایمان والو! اسلام میں داخل ہو جاؤ پورے اور شیطان کے قدموں پر مت چلو بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

٥۔ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ (الاحزاب)

محمدؐ نہیں ہیں تم مردوں میں سے کسی کے باپ اور لیکن اللہ کے رسول اور خاتم النبیین (آخری نبی ہیں)

Marfat.com

ان آیات کو پڑھئے۔ ان میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان باتوں پر ایمان رکھے۔

۱۔ جن غیب کی باتوں مثلاً اللہ تعالیٰ، سات آسمان، عرش، کرسی، جنت، دوزخ، فرشتے، قیامت وغیرہ کی خبر جو قرآن و حدیث میں دی گئی ہے۔ ان سب پر ایمان رکھے۔

۲۔ نماز قائم کرے۔

۳۔ زکوٰۃ دے اور اللہ کی راہ میں قربانی کرے۔ اور صدقہ کرے

۴۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر اور آپ پر اترنے والی وحی پر ایمان لائے۔

۵۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آنے والے انبیاء علیہم السلام اور ان پر اترنے والی وحی پر ایمان رکھے۔

۶۔ اور یہ ایمان رکھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ اور نہ ہی نئی وحی نازل ہوگی۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم کرے۔

۷۔ قیامت پر یقین رکھے۔

۸۔ فرشتوں پر ایمان لائے۔ کہ وہ واقعی ایک مخلوق ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتابوں پر ایمان لائے۔ کہ پہلے زمانہ میں صحیفے اور کتابیں اتریں۔ مگر وہ ایک مقررہ زمانہ تک کیلئے تھیں۔ بعد میں لوگوں نے انہیں تبدیل کر دیا۔ قرآنِ مجید آخری کتاب

Marfat.com

ہے۔ جس کا ایک ایک کلمہ اب تک محفوظ ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ اور اُسی پر عمل کیا جائے گا۔

۱۰۔ اسلام کے تمام احکامات پر یقین رکھے۔ مگر کچھ اسلام اور کچھ کفر پہ ایمان رکھنا کفر ہے۔

☆

Marfat.com

اسلام قبول کرنے کا طریقہ

یاد رکھئے۔ جس طرح بدن کی گندگی قابلِ نفرت ہے۔ اور ایک صفائی پسند انسان ظاہری گندگی سے بدن اور لباس کو پاک و صاف رکھتا ہے اسی طرح کفر و شرک اور گناہ، باطنی گندگی ہے۔ ایک طہارت پسند آدمی، کفر و شرک اور گناہوں سے بھی پاک رہنا چاہتا ہے۔

اسلام لاتے وقت جہاں آپ باطنی گندگیوں یعنی کفر و شرک اور جرائم سے توبہ کر کے پاک ہوں گے۔ بہتر ہوگا! کہ آپ غسل کر کے صاف لباس پہن لیں۔ مگر یاد رکھیں یہ ضروری نہیں البتہ بہتر ہے تاکہ ایک دم، ظاہر و باطن پاک ہو جائے اور پھر۔

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ	اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ	محمد اللہ کے رسول ہیں

دل کے ساتھ تصدیق و یقین کرتے ہوئے پڑھئے اور یہ اقرار کیجئے! کہ

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَ پر اور اُسکی کتابوں پر اور اُسکے رسولوں پر الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ اور آخرت (قیامت) کے دن پر اور اس خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ پر کہ بھلی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی جانب تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ سے ہے۔ اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے پر

Marfat.com

اور یہ فیصلہ کر لیجئے! کہ آج کے بعد اللہ اور اُس کے رسول کے تمام احکام جو قرآن وحدیث میں مذکور ہیں، اِن سب پر ایمان رکھوں گا۔ اور اِن سب پر عمل کرتا رہوں گا۔

لیجئے آپ مسلمان ہو گئے۔ اب آپ اسلامی برادری کے ایک فرد ہیں۔ آپ کے اور پرانے مسلمان کے درمیان کچھ فرق نہیں۔ آپ بھی مسلمانوں کے اِسی طرح بھائی ہیں۔ جیسے کہ قدیم سے قدیم مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

عجم کے جن شہروں کو صحابہ کرام فتح کرتے، وہاں کے عوام کا اسلام اسی طرح قبول کر لیتے۔ کہ وہ کلمہ پڑھ لیں۔ ضروریات دین کا اقرار کر لیں اور مسلمان ہو جائیں۔

اَب آپ پر لازم ہے کہ کلمہ طیبہ کا مطلب اور اسلام کے عقائد و اعمال پوری تفصیل سے معلوم کرنا شروع کر دیں۔ تاکہ اسلام پر مکمل طور پر عمل پیرا ہو سکیں۔ آئندہ صفحات آپ کے سامنے اسلام کی ضروری اور مکمل معلومات پیش کر رہے ہیں۔ پڑھتے جائیے اور عمل کرتے جائیے!

اللہ تعالیٰ ساری مخلوق کو راہِ ہدایت پر چلنے، اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے اور اس کے غضب وعذاب سے بچنے کی توفیق بخشے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

Marfat.com

باب اوّل

اسلامی عقائد

خدا موجود اور ہر چیز کا خالق ہے

یہ بلند آسمان جس کے نیچے اَن گنت ستارے روشن اور ایک ایسے انتظام کے ساتھ رواں دواں ہیں کہ باہم ٹکراتے نہیں، اور آج تک آسمان میں ٹوٹ پھوٹ نہیں ہوئی۔ یہ فراخ زمین جس میں شاہراہیں ہیں مخلوق کی روزی پیدا کرتی اور مر جانے والوں کو ایک مقررہ مدت تک اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔

یہ دن رات، سرما گرما کا بدل بدل کر آنا، کبھی آندھی کبھی پُرسکون موسم کبھی بارش کبھی دھوپ، اور چاند سورج کی حیات بخش روشنی اور ایک مقررہ انداز میں طلوع ہونا، کہ جس کے حساب سے شمسی اور قمری ماہ و سال اور صدیاں بنتی ہیں۔ یہ سمندر جس میں کہیں کھارا اور کہیں شیریں پانی ہے مگر کسی پردے کے بغیر بھی باہم مل کر نہیں رہ جاتے۔ اور پھر زمین سے انسانی خوراک، ہواؤں میں پرندوں کی خوراک، سمندروں میں مچھلیوں کی خوراک، اور اونچے اونچے رنگ برنگ پہاڑ، کہیں سبزہ ہی سبزہ، کہیں خشک پتھر، کہیں شدید سردی اور کہیں شدید گرمی، انسان

کے لئے طرح طرح کے پھل، ایک ہی پانی سے اور ایک ہی زمین سے کہیں انگور، کہیں کھجور، کہیں انار، کہیں زیتون پیدا ہو رہے ہیں۔ کہیں حیرت انگیز طریقہ سے شہد تیار ہو رہا ہے۔ پھر طرح طرح کے حیوانات کہ جن کی آپس میں پہچان ہو سکتی ہے۔ اور معمولی اختلاف ہونے کے باوجود کروڑوں کی تعداد میں ایک ہی جنس کے افراد ہیں۔

پھر یہ اربوں انسان، جن کی شکلیں، زبانیں، اور تمنائیں مختلف ہیں۔ پھر ہر مخلوق پر بچپن، جوانی اور بڑھاپے کی آمد اور ایک مقررہ مدت کے بعد موت کی آغوش میں چلے جانا۔ انسان کی یہ دیکھتی آنکھیں، بولتی زبان، سنتے کان اور سمجھتا دل و دماغ اور انسان کے لئے جانوروں کے تھنوں سے اِس انداز سے دودھ نکالنا کہ آس پاس کے گوبر پیشاب اور خون کی آمیزش نہ ہونے پائے۔

فضاؤں میں پرندوں کے تیرنے اور ٹھہرے رہنے کی قوت ملنا، ہواؤں کا وسیع گھیراؤ، متلاطم سمندر اور وسیع کائنات کو دیکھ کر ہر وہ شخص جس میں قلیل ترین، انسانی عقل بھی ہو، یقین کر لیتا ہے کہ اِس کائنات رنگ و بُو کا پیدا کرنے والا اور مالک خدا موجود ہے۔ اِس کے وجود کے بغیر کائنات اور اس میں انجام پانے والے تمام کام اِس نظم کے ساتھ ہرگز پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتے بلکہ جس یکسانیت اور ایک ہی مقررہ انداز پر طویل زمانہ سے یہ تمام جاندار وں کی پیدائش، حوادث کا ظہور، سیاروں کی رفتار اور سمس و قمر کا طلوع و غروب

جاری ہے۔ یہ صرف ایک اور ایک ہی خدا کی قدرت کی کارفرمائی ہے۔ اگر ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو ایک ہی انداز اور ایک ہی اسلوب پر ہر حادثہ کا جاری رہنا ناممکن ہوتا۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر کام صدیوں سے ایک ہی انداز پر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيلًا اور تو اللہ کے طریقہ میں ہرگز تبدیلی نہ پائے گا!

قرآنِ مجید نے وجودِ باری تعالیٰ کو کئی مثالوں سے سمجھایا اور وضاحت کے کئی انداز اختیار کئے۔ آیات ملاحظہ کرتے جایئے اور اگر آپ کے دل میں کچھ بھی عقل اور انصاف ہوا تو تسلیم بھی کرتے جایئے گا!

زمین و آسمان کی پیدائش

أَفَلَمْ يَنْظُرُوا إِلَى السَّمَاءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنَاهَا وَزَيَّنَّاهَا وَمَا لَهَا مِنْ فُرُوجٍ ق-۶

(کیا پس انہوں نے اپنے اوپر آسمان کی طرف نہیں دیکھا۔ کہ ہم نے اسے کیونکر بنایا۔ اور ہم نے اس کو زینت دی۔ اور نہیں واسطے اس کے کوئی شگاف (اس میں کوئی شگاف نہیں)

وَالْأَرْضَ مَدَدْنَاهَا وَأَلْقَيْنَا فِيهَا رَوَاسِيَ وَأَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ ۝ ق-۷

اور ہم نے زمین کو پھیلایا۔ اور ہم نے اس میں پہاڑ ڈالے۔ اور ہم نے اس میں ہر ایک قسم بارونق اگائی۔

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ (اس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر

Marfat.com

تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي پیدا کیا (کہ) دیکھتے ہو ان کو، اور زمین
الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ میں پہاڑ ڈالے، ایسا نہ ہو کہ تمہارے
بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ ساتھ ہل جائے۔ اور اس میں ہر طرح
دَآبَّةٍ ؕ کے جانور پھیلائے۔

اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ بے شک آسمان اور زمین کے پیدا کرنے
وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ میں اور رات اور دن کے بدلتے رہنے
وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ میں اور کشتیوں میں جو لوگوں کے کام کی
تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ چیزیں دریا میں لے کر چلتی ہیں اور پانی
النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ میں جس کو اللہ نے آسمان سے اتارا
مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ پھر اس سے زمین کو اسکی موت کے بعد
فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ زندہ کیا۔ اور اس میں سب قسم کے
مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ جانور پھیلائے۔ اور ہواؤں کے بدلنے
كُلِّ دَآبَّةٍ ۖ وَّتَصْرِيْفِ میں اور بادل میں جو کہ آسمان اور زمین
الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ کے درمیان اس کے حکم کا تابعدار ہے
الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ بے شک ان سب چیزوں میں عقلمندوں
لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ کے لئے نشانیاں ہیں،

هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ (وہی ہے جس نے تمہارے آگے زمین
الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِيْ کو پست کیا۔ اب اس کے کندھوں پر چلو
مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ پھرو اور کھاؤ کچھ اسکی دی ہوئی روزی)

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ۵ (الاعراف - ۵۴)

بے شک تمہارا رب اللہ ہے جس نے پیدا کئے آسمان اور زمین چھ دن میں۔

سورج چاند اور دن رات

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ وَجَعَلَ الَّیْلَ سَكَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ۵ (الانعام)

بے شک اللہ ہے پھوڑ نکالنے والا صبح کی روشنی کا اور اس نے رات بنائی آرام کو۔ اور سورج اور چاند حساب کے لئے، یہ اندازہ رکھا ہوا ہے۔ زور آور اور خبردار کا۔

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَیْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَیْهِ دَلِیْلًا ۙ ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَیْنَا قَبْضًا یَّسِیْرًا ۝ وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا ۝ (الفرقان ۴۵، ۴۶، ۴۷)

کیا تو نے نہیں دیکھا اپنے رب کی طرف کیسے دراز کیا سائے کو؟ اور اگر چاہتا تو اس کو ٹھہرا رکھتا۔ پھر ہم نے مقرر کیا سورج کو اس کا راہ بتلانے والا، پھر کھینچ لیا ہم نے اس کو اپنی طرف سہج، سہج سمیٹ کر، اور وہی ہے جس نے بنا دیا تمہارے لئے رات کو اوڑھنا اور نیند کو آرام اور دن کو بنا دیا اٹھ نکلنے کیلئے۔

یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَیُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ ۙ

رات گھساتا ہے دن میں اور دن گھساتا ہے رات میں۔ اور کام میں

Marfat.com

وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ لگا دیا سورج اور چاند کو، ہر ایک چلتا
كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ہے۔ ایک مقرّرہ وعدہ تک، یہ
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ اللہ ہے تمہارا رب، اُسی کے لئے
لَهُ الْمُلْكُ ؕ (الفاطر ۱۳) بادشاہی ہے۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الَّيْلُ ۚ اور ایک نشانی ہے اِن کے لئے
نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا واسطے رات، کھینچ لیتے ہیں ہم اُس پر
هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ۙ (یٰسین ۳۷) سے دن کو پھر اچانک وہ رہ جاتے ہیں اندھیرے میں۔

وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ اور سورج چلا جاتا ہے اپنے ٹھہرے
لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ ہوئے رستہ پر یہ سادھا (طے شدہ حکم کیا)
الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ؕ (یٰس ۳۸) ہے۔ اس زبردست باخبر نے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ اور چاند کو ہم نے بانٹ دی ہیں
مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ منزلیں۔ یہاں تک کہ پھر آ رہا جیسے
الْقَدِيْمِ ۝ (یٰسین ۳۹) ٹہنی پرانی۔

لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَا نہ سورج سے ہو کہ پکڑ لے چاند
اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ کو، اور نہ رات آگے بڑھے دن
لَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ سے۔ اور ہر کوئی ایک چکّر میں
وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ پیرتے ہیں (چلتے ہیں)
(یٰسین ۴۰)

Marfat.com

سمندر اور اُسکے عجائبات

وَهُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝

اور وہی ہے جس نے ملے ہوئے چلائے دو دریا۔ یہ میٹھا ہے پیاس بجھانے والا، اور یہ کھارا ہے کڑوا۔ اور رکھا ان دونوں کے درمیان پردا اور آڑ روکی ہوئی۔

(الفرقان ۵۴)

وَمَا یَسْتَوِی الْبَحْرٰنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِیًّا وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَی الْفُلْكَ فِیْهِ مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ (الفاطر ۱۲)

اور برابر نہیں دو دریا، یہ میٹھا ہے پیاس بجھاتا ہے۔ خوشگوار، اور یہ کھارا کڑوا۔ اور دونوں میں سے کھاتے ہو گوشت تازہ، اور نکالتے ہو گہنا (زیورات) جس کو پہنتے ہو، اور تو دیکھے جہازوں کو اس میں کہ چلتے ہیں پانی کو پھاڑتے تاکہ تلاش کرو اس کے فضل سے اور تاکہ تم حق مانو۔

Marfat.com

بادلوں کی آمد

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ط وَمِنَ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيْضٌ وَّحُمْرٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا وَغَرَابِيْبُ سُوْدٌ ۝ (الفاطر ۲۷)

کیا تُو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے اُتارا آسمان سے پانی۔ پھر ہم نے نکالے اُس سے میوے طرح طرح کے ان کے رنگ اور پہاڑوں میں گھاٹیاں ہیں سفید اور سُرخ طرح طرح کے اِن کے رنگ اور بھجنگ گالے۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَنْ مَّنْ يَّشَآءُ ط يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ

(النور ۴۳)

کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ ہانک لاتا ہے بادل کو۔ پھر ان کو مِلا دیتا ہے۔ پھر ان کو رکھتا ہے تہ بر تہ، پھر تو دیکھے مینہ نکالتا ہے۔ اس کے بیچ سے اور آسمان سے اُتارتا ہے۔ اُس میں جو پہاڑ ہیں اولوں کے پھر وہ ڈالتا ہے جس پر چاہے۔ اور بچا دیتا ہے جس سے چاہے۔ ابھی اس کی بجلی کی کوند آنکھوں کو لے جائے۔ اللہ بدلتا ہے رات اور دن کو۔ اِس میں

دھیان کرنے کی جگہ ہے آنکھ والوں کے لئے۔

پھل اور غلّے

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ — کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ — اتارا آسمان سے پانی، پھر چلایا وہ
مَآءً فَسَلَکَہٗ یَنَابِیْعَ فِی — پانی زمین کے چشموں میں، پھر نکالتا
الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ بِہٖ — ہے اس سے کھیتی، کئی کئی رنگ
زَرْعًا مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُہٗ — بدلتے ہیں اِس پر، پھر آئے تیاری
ثُمَّ یَہِیْجُ فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا — پر، تو تُو دیکھے اس کا رنگ زرد، پھر
ثُمَّ یَجْعَلُہٗ حُطَامًا اِنَّ فِیْ — کر ڈالتا ہے اِس کو چُورا چُورا، بیشک
ذٰلِکَ لَذِکْرٰی لِاُولِی الْاَلْبَابِ — اس میں نصیحت ہے عقلمندوں
(الزمر ۲۱) — کے واسطے۔

وَفِی الْاَرْضِ قِطَعٌ — اور زمین میں کھیت ہیں مختلف
مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ — ایک دوسرے سے متصل، اور باغ
اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِیْلٌ — انگور کے اور کھیتیاں ہیں، اور کھجوریں
صِنْوَانٌ وَّغَیْرُ صِنْوَانٍ — ہیں۔ ایک کی جڑ دوسری سے ملی ہوئی
یُّسْقٰی بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَنُفَضِّلُ — اور بعض بن ملی، ان کو پانی بھی ایک
بَعْضَہَا عَلٰی بَعْضٍ فِی — ہی دیا جاتا ہے۔ اور ہم ہیں کہ بڑھاوا
الْاُکُلِ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ — ہیں ان میں ایک کو ایک سے میووں

Marfat.com

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ ان چیزوں میں نشانیاں ہیں ان کو
(الرعد-۴) جو غور کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ اور اسی نے اُتارا آسمان سے
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا پانی، پھر نکالی ہم نے اس سے اُگنے
بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا والی ہر چیز، پھر نکالی اس میں سے سبز
مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا کھیتی، جس سے ہم نکالتے ہیں دانے
مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ ایک پر ایک چڑھا ہوا۔ اور کھجور
مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ کے گابھے میں سے پھل کے گچھے جھکے
دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ ہوئے۔ اور باغ انگور کے اور زیتون
اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَ کے اور انار کے آپس میں ملتے جلتے
الرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ اور جدا جدا بھی۔ دیکھو ہر ایک درخت
مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ کے پھل کو۔ جب وہ پھل لاتا ہے۔
اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ ؕ اور اُس کے پکنے کو۔ ان چیزوں
اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ میں نشانیاں ہیں۔ ایمان والوں
لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ کے لئے۔

(الانعام - ۱۰۰)

جانداروں کی پیدائش

وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ اور اللہ نے بنایا ہر پھرنے والے کو

2150

Marfat.com

مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ ایک پانی سے۔ پھر کوئی ہے کہ چلتا ہے
عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اپنے پیٹ پر، اور کوئی ہے کہ
يَّمْشِيْ عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ چلتا ہے دو پاؤں پر، اور کوئی ہے
مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰٓى کہ چلتا ہے چار پر، بناتا ہے اللہ
اَرْبَعٍ ۭ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ۭ اِنَّ جو چاہتا ہے۔ بے شک اللہ ہر
اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ چیز پر قدرت والا ہے۔

(النور - ۴۵)

انسان کی پیدائش

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وہی ہے جس نے بنایا تم کو
مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ خاک سے، پھر پانی کی بوند سے
نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ پھر خون جمے ہوئے سے، پھر تم
ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ کو نکالتا ہے بچہ، پھر پالتا ہے
لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ تم کو تاکہ پہنچو اپنے زور کو پھر تاکہ ہو
لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ جاؤ بوڑھے۔ اور کوئی تم میں ایسا
مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ ہے۔ کہ مر جاتا ہے پہلے اس سے
وَلِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّى اور تاکہ پہنچو لکھے وعدے کو
وَّلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝ اور تاکہ تم سوچو۔

(المومن - ۶۷)

Marfat.com

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ — اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد
مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ — اور ایک عورت سے پیدا کیا۔ اور
شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ — تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ
لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ — آپس کی پہچان کر لو۔ بے شک اللہ
عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ — کے یہاں اُس کی بڑی عزت
اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ (الحجرات ۱۳) — ہے جسکو ادب بڑا ہو۔ اللہ سب کچھ جانتا
ہے خبردار۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ — بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے
صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ — جیسے ٹھیکرا۔
(الرحمٰن ۱۴)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝ — پیدا کیا انسان کو۔ پھر سکھلایا
عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (الرحمٰن ۳۲) — اُس کو بات کرنا۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ — بھلا ہم نے نہیں دیں اُس کو
عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّ — دو آنکھیں۔ اور زبان اور
شَفَتَيْنِ ۝ (البلد ۸-۹) — دو ہونٹ۔

وَّ صَوَّرَكُمْ — اور صورت بنائی تمہاری،
فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ — تو اچھی بنائیں تمہاری
(المومن - ۶۴) — صورتیں۔

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ — اللہ ہے جس نے بنایا تم کو

مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّشَيْبَةً ط يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ج وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْقَدِيْرُ (الروم ۵۴)

کمزوری سے، پھر دیا کمزوری کے بعد زور، پھر دے گا زور کے بعد کمزوری اور سفید بال۔ بناتا ہے جو کچھ چاہے۔ اور وہ سب کچھ جانتا ہے۔ کر سکتا ہے۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ط وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ط وَمَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ ط اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ (الفاطر ۱۱)

اور اللہ نے تم کو بنایا مٹی سے، پھر بوند پانی سے۔ پھر بنایا تم کو جوڑے جوڑے، اور اُس کے علم کے بغیر نہ کسی مادہ کو پیٹ رہتا ہے۔ اور نہ وہ جنتی ہے۔ اور نہ عمر پاتا ہے کوئی بڑی عمر والا۔ اور نہ ہی گھٹتی ہے کسی کی عمر، مگر لکھا ہے کتاب میں، بیشک یہ اللہ پر آسان ہے۔

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ۝ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ۝ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ

ہم نے تم کو بنایا پھر کیوں نہیں سچ مانتے، بھلا دیکھو کہ جو پانی تم ٹپکاتے ہو اب تم اس کو بناتے ہو، یا ہم ہیں بنانے والے؟ ہم

Marfat.com

اَلْخَالِقُوْنَ ۝ نَحْنُ قَدَّرْنَا مٹھہرا چکے تم میں مرنا دموت مقدر کر
بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا چکے، اور ہم عاجز نہیں اِس بات
نَحْنُ بِمَسْبُوْقِيْنَ ۝ سے کہ بدلے میں لے آئیں تمہاری
عَلٰٓى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ طرح کے لوگ۔ اور اٹھا کھڑا
وَنُنْشِئَكُمْ فِيْ مَا لَا کریں تم کو وہاں جہاں تم
تَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے۔

(الواقعہ ۵۷ تا ۶۱)

وَاللّٰهُ اَخْرَجَكُمْ اور اللہ نے تم کو نکالا، تمہاری
مِّنْۢ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ماں کے پیٹ سے، نہ جانتے
لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّجَعَلَ تھے تم کسی چیز کو، اور
لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ دیئے تم کو کان اور آنکھیں
وَالْاَفْـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمْ اور دل، تاکہ تم احسان
تَشْكُرُوْنَ ۝ (النحل. ۷۸) مانو۔

فضا میں پرندے

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ کیا نہیں دیکھے اڑتے جانور
مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ حکم کے باندھے ہوئے آسمان
مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ کی ہوا میں، کوئی نہیں تھام رہا
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ اُن کو سوائے اللہ کے، اُس

Marfat.com

لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُوْنَ ۝ (النحل - ۷۹)

ہیں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو یقین لاتے ہیں۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّيَقْبِضْنَ ۛ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ۛ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَيْءٍۢ بَصِيْرٌ ۝ (الملک - ۱۹)

اور کیا نہیں دیکھتے ہو اُڑتے جانوروں کو اپنے اوپر، پر کھولے ہوئے، اور پر سمیٹتے ہوئے۔ ان کو کوئی نہیں تھام رہا رحمٰن کے سوا، اس کی نگاہ میں ہے ہر چیز۔

شہد اور اسکی مکھی

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا وَّمِنَ الشَّجَرِ وَمِمَّا يَعْرِشُوْنَ ۝ ثُمَّ كُلِيْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ فَاسْلُكِيْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ۛ يَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ۛ اِنَّ

اور حکم دیا تیرے رب نے شہد کی مکھی کو، کہ بنا لے پہاڑ میں گھر۔ اور درختوں میں جہاں ٹٹیاں باندھتے ہیں۔ پھر کھا ہر طرح کے میووں سے، پھر چل اپنے رب کی راہوں میں صاف پڑی ہیں۔ نکلتی ہے اس کے پیٹ سے پینے کی چیز جس کے مختلف رنگ ہیں۔ اس میں لوگوں

Marfat.com

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ کے لئے شفا ہے۔ اِس میں نشانی
یَتَفَکَّرُوْنَ ۝ (النحل-۶۸-۶۹) ہے اُن لوگوں کیلئے جو دھیان دیتے ہیں۔

دُودھ اور گوشت

وَاِنَّ لَكُمْ فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا فِیْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ كَثِیْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَعَلَیْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ (المومنون ۲۱-۲۲)

تمہارے لئے چوپاؤں میں دھیان کرنے کی بات ہے۔ پلاتے ہیں ہم تم کو اُن کے پیٹ کی چیز سے اور تمہارے لئے اُن میں بہت فائدے ہیں۔ اور بعضوں کو کھاتے ہو اور اُن پر اور کشتیوں پر لدے پھرتے ہو۔

اللہ ایک ہے

قرآنِ مجید نے واضح الفاظ میں فرمایا :-

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ کہہ دو وہ اللہ ایک ہے۔
(اخلاص ۱)

اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ (صٰفّٰت-۴) بے شک تمہارا معبود ایک ہے

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (محمد-۱۹) پس تو جان لے، کہ بے شک اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں۔

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ۚ (ص-۶۵) اور اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں، ایک زبردست۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ (بقرہ-۱۶۳) اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے۔ اس کے بغیر کوئی معبود نہیں بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ج (الانبیاء-۲۲) اگر ان دونوں آسمان و زمین میں اللہ کے سوا کوئی اور معبود ہوتا تو دونوں خراب برباد ہو جاتے۔

Marfat.com

خلاصہ

اللہ ایک ہے اللہ رحمٰن و رحیم ہے۔ ایک اللہ کے سوا کائنات میں دوسرے خدا کا وجود ناممکن ہے۔ اگر دو خدا ہوتے تو کائنات تباہ ہو جاتی۔ اس لئے کہ خدا وہ ہے جو مالک و مختار ہو۔ کسی کا محتاج اور غلام نہ ہو۔ جب دو خدا ہوتے اور دونوں ہی کسی کے محتاج نہ ہوتے۔ دونوں ہر قدرت کے مالک ہوتے۔ تو مخلوق کے بارے میں اختلاف کی صورت میں ہر خدا اپنا حکم نافذ کرتا۔ ایک خدا کہتا کہ میں دنیا کو مرید آباد کروں گا۔ دوسرا خدا کہتا کہ میں دنیا کے فلاں حصے کو یا ساری دنیا کو برباد کرتا ہوں۔ دونوں اپنے اپنے اختیارات استعمال کرتے۔ اور کائنات برباد ہو جاتی۔ مگر کائنات ایسے منظم انداز پر چل رہی ہے جیسے کہ ایک فرد کی پالیسی ہی ہمیشہ کارفرما ہو۔ اور اگر ایک خدا دوسرے کی قدرت کے سامنے شکست کھا جائے تو شکست کھانے والا خدا نہیں۔ باقی رہا ایک۔ چنانچہ اللہ ایک ہے۔

اللہ کی اولاد نہیں

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۙ بے نیاز ہے۔ نہ اُس نے وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَ کسی کو جنا، اور نہ وہ کسی سے

Marfat.com

لَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ (الاخلاص) جنا، اور نہیں اُس کے جوڑ کا کوئی۔

خلاصہ

اللہ ایک ہے، اللہ تعالےٰ کسی کا محتاج نہیں، اور ساری مخلوق اللہ کی محتاج ہے۔ اللہ تعالےٰ کی اولاد نہیں، اور نہ وہ خود کسی کی اولاد ہے۔ اور اُس کے مقابل کی کوئی ہستی یا بیوی بھی نہیں۔

ہر چیز کا پیدا کرنے والا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ (انعام - ۱۰۲)

اور اُس نے ہر چیز پیدا کی، اور وہ ہر چیز کی خبر رکھتا ہے۔

آسمان و زمین

اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ

اللہ ہے جس نے بنائے سات آسمان اور زمین بھی

اَلْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ (طلاق-۱۲) اتنی ہی۔
اَلَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ جس نے بنائے سات آسمان
سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا (ملک۔ ۱۲) اوپر تلے۔
وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ اور اللہ نے تمہارے لئے
الْاَرْضَ بِسَاطًا (نوح۔ ۲۰) زمین کو بچھونا بنایا۔
وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا (رحمٰن-۸) اور آسمان کو اونچا کیا۔
وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا اور زمین کو مخلوق (لوگوں کے
لِلْاَنَامِ ۝ (رحمٰن۔ ۱۰) چلنے پھرنے) کے لئے بچھایا۔
اَللّٰهُ الَّذِیْ رَفَعَ اللہ وہ ہے جس نے آسمان
السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ بلند کئے بغیر ستونوں کے، دیکھتے
تَرَوْنَهَا (رعد۔ ۲) ہو۔
اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ اللہ ہے جس نے بنائے
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے
مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ بیچ میں ہے۔ چھ دن میں۔
اَیَّامٍ ۝ (سجدہ-۴)
بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ نیا پیدا کرنے والا آسمان
وَالْاَرْضِ ؕ وَاِذَا قَضٰۤی اور زمین کا، اور جب کسی کام کو
اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ حکم کرتا ہے تو یہی فرماتا ہے اس کو
كُنْ فَیَكُوْنُ ۝ (بقرہ-۱۱۷) کہ ہو جا، پس وہ ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

سورج چاند ستارے

اِنَّ زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بے شک ہم نے آسمانِ دنیا کو
بِزِیْنَةِ نِ الْکَوَاکِبِ (صفت - ۶) زینت دی۔ زینت کیساتھ کہ ستارے ہیں
وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْھِنَّ اور چاند کو کیا اِن میں روشن
نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ اور سورج کو کیا چراغ۔
سِرَاجًا ہ (نوح - ۱۶)

دن رات

وَجَعَلْنَا الَّیْلَ وَ اور ہم نے بنائے رات اور
النَّھَارَ اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَآ دن دو نمونے، پھر مٹایا رات کا
اٰیَةَ الَّیْلِ وَجَعَلْنَا نمونہ اور دن کا نمونہ بنایا دیکھنے کو
اٰیَةَ النَّھَارِ مُبْصِرَةً تاکہ اپنے کا فضل تلاش کرو۔
لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ اور تاکہ معلوم کرو برسوں کی
رَّبِّکُمْ وَلِتَعْلَمُوْا عَدَدَ گنتی۔ اور حساب۔
السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ ط (بنی اسرائیل - ۱۲)

وَلَہُ اخْتِلَافُ اور اُس کا کام ہے
الَّیْلِ وَالنَّھَارِ ط بدلنا دن اور رات کا۔
(مومنون - ۸۰)

Marfat.com

خلاصہ

آسمان زمین اور ان سب میں جو کچھ ہے اللہ تعالےٰ نے چھ روز میں پیدا کیا۔ آسمان بلند کیا۔ زمین نیچے بچھا دی۔ ہر چیز اللہ نے پیدا کی۔ آسمان ستونوں کے بغیر قائم رکھا۔ اور عرش بھی پیدا کیا۔ ستارے سورج اور چاند پیدا کئے۔ پیدا کرتے وقت وہ مزدوروں کا محتاج نہیں۔ بس یہ فرما دے کہ ہو جا۔ تو وہ ہو جاتی ہے۔ دن روشن اور رات اندھیری بنا دی۔ تاکہ دن کو زندگی متحرک ہو اور رات کو آرام اور عبادت کریں۔ دن رات اِس انداز سے پیدا کئے کہ ہفتے مہینے سال اور صدی کا حساب بھی لگایا جا سکے۔

انسان کی پیدائش

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے بنایا۔ اور تمہاری ذاتیں اور قبیلے بنائے تاکہ آپس کی پہچان کرو۔ بے شک اللہ کے ہاں اسی کی عزت بڑی ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

Marfat.com

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۙ (رحمٰن-۱۴) — انسان کو پیدا کیا کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا۔

خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ (رحمٰن-۳،۴) — انسان کو پیدا کیا۔ پھر اُس کو بات کرنا سکھایا۔

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُوْرًا ۝ (الدھر) — تحقیق انسان پر زمانے میں ایک وقت گزرا ہے۔ کہ وہ الدھر کوئی چیز نہ تھا۔ جس کا ذکر کیا جاتا۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ۝ خُلِقَ مِنْ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ يَّخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَآئِبِ ۝ (طارق۔ ۵تا۷) — اب انسان دیکھ لے کہ وہ کس پیدا ہوا۔ اُچھلتے ہوئے پانی (منی) سے پیدا ہوا جو پیٹھ کے بیچ سے اور چھاتی کے بیچ سے نکلتا ہے۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ (بلد-۸) — کیا ہم نے اُس کے لئے دو آنکھیں نہیں بنائیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ۔

هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ — وہی ہے جس نے تم کو خاک سے پیدا کیا پھر پانی کی بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے، پھر تم نکالتا ہے بچہ، پھر جب تک

Marfat.com

لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ پہنچو اپنے زور کو، پھر جب تک کہ
ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا وَ ہو جاؤ بوڑھے۔ اور تم میں کوئی
مِنْكُمْ مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ ایسا ہے کہ اس سے پہلے مر جاتا
ہے۔ (مومن۔ ۶۷)

وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ اور تمہاری صورت بنائی تو اچھی
صُوَرَكُمْ۔ (مومن۔ ۶۴) بنائیں صورتیں تمہاری۔

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ پھر تم اِس کے بعد مرو
ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ۝ ثُمَّ اِنَّكُمْ گے۔ پھر تم قیامت کے دن
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اٹھائے جاؤ گے۔
تُبْعَثُوْنَ ۝ (مومنون۔ ۱۵، ۱۶)

هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ وہی تمہارا نقشہ بناتا ہے ارحام
فِي الْاَرْحَامِ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ (ماں کے پیٹ) میں جیسے چاہتا ہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ غالب
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (آلِ عمران۔ ۶) حکمت والا ہے۔

خلاصہ

اللہ تعالیٰ نے انسان یعنی مرد و عورت کو پیدا کیا۔ اِسے بولنے کی طاقت بخشی سماعت اور دیکھنے کی قوت دی۔ اچھی شکل عطا کی۔ بچپن جوانی اور بڑھاپا دیا۔ البتہ بعض کو پہلے ہی موت دی۔

Marfat.com

تاکہ خدا کی گرفت سے بے خوف نہ رہے۔ "کچھ نہ" سے انسان کو پیدا کیا۔ قبائل میں تقسیم کیا تاکہ پہچان میں آسانی رہے۔ ورنہ بہتر صرف وہ ہے جو خدا اور اُس کے رسول کا زیادہ وفادار ہے۔

بارش برسانے والا

بارش برسانے، غلّہ اگانے اور سب مخلوق کو روزی دینے کا بلاشرکت مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ج (انعام-۱۰۰) اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا۔

وَاَرْسَلْنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسْقَيْنٰكُمُوْهُ ج وَمَآ اَنْتُمْ لَهٗ بِخٰزِنِيْنَ ۝ (حجر-۲۲)

اور ہم نے اوس بھرے بادلوں سے بھرا ہوا، ہوائیں چلائیں پھر ہم نے آسمان سے پانی اُتارا۔ پس ہم نے تم کو وہ پلایا۔ اور تمہارے پاس اس کا خزانہ نہیں تھا۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يُزْجِيْ سَحَابًا ثُمَّ يُؤَلِّفُ بَيْنَهٗ ثُمَّ يَجْعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَى الْوَدْقَ

کیا تُو نے نہیں دیکھا اللہ ہانک لاتا ہے بادلوں کو۔ پھر اُن کو ملا دیتا ہے۔ پھر اُن کو رکھتا ہے

Marfat.com

يَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ سے مینہ نکلتا ہے۔ اور آسمان
وَيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ سے اُتارتا ہے اِس میں جو پہاڑ
مِنْ جِبَالٍ فِيْهَا مِنْ بَرَدٍ ہیں اولوں کے۔ پھر وہ ڈالتا ہے
فَيُصِيْبُ بِهٖ مَنْ جس پر چاہتا ہے۔ اور بچا
يَّشَآءُ وَيَصْرِفُهٗ عَمَّنْ دیتا ہے جس سے چاہے۔
يَّشَآءُ ط يَكَادُ سَنَا بَرْقِهٖ قریب ہے کہ اُسکی بجلی کی کوند،
يَذْهَبُ بِالْاَبْصَارِ ؕ آنکھوں کو لے جائے۔
وَهُوَ الَّذِيْ مَرَجَ اور وہی ہے جس نے ملے
الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ ہوئے دو دریا چلائے۔ یہ میٹھا
فُرَاتٌ وَّهٰذَا مِلْحٌ ہے پیاس بجھانے والا۔ اور
اُجَاجٌ ج وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا یہ کھارا ہے کڑوا۔ اور ان دونوں
وَّحِجْرًا مَّحْجُوْرًا ۝ کے بیچ میں پردہ اور آڑ ہے
(نور-۴۳)، (فرقان-۵۳) روکی ہوئی۔

روزی دینے والا

اَللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ اللہ جس کا رزق چاہے
لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ کشادہ کرتا ہے۔ اور تنگ
(الرعد-۲۶) کرتا ہے۔
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ اور کوئی نہیں چلنے والا زمین پر

فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ مگر اللہ پر ہے اُس کی روزی
رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا اور جانتا ہے جہاں وہ ٹھہرتا ہے
وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ فِيْ كِتٰبٍ اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے سب
مُّبِيْنٍ ۝ (ہود - ۶) کچھ کھلی کتاب میں موجود ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ بے شک اللہ وہی ہے روزی
ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْنُ ۝ دینے والا، زور آور، مضبوط
(ذریٰت - ۵۸)

هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ وہی ہے جس نے تمہارے
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ آسمان سے پانی اتارا، اِسی سے
مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ پیتے ہو۔ اور اسی سے درخت اُگتے
فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ ۝ يُنْۢبِتُ لَكُمْ ہیں جس میں چراتے ہو۔ تمہارے
بِهِ الزَّرْعَ وَالزَّيْتُوْنَ لئے اُس سے کھیتی اُگاتا ہے اور
وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ زیتون اور کھجوریں۔ اور انگور اور ہر
كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ قسم کے میوے اس میں البتہ ان
لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ لوگوں کے لئے نشانی ہے جو
(نحل - ۱۱-۱۰) غور کرتے ہیں۔

وَهُوَ الَّذِيْ سَخَّرَ الْبَحْرَ اور وہی ہے جس نے دریا
لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا کام میں لگا دیا۔ کہ اُس سے تازہ گوشت
وَّتَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْيَةً کھاؤ اور اس سے زیور نکالو

Marfat.com

تَلْبَسُوْنَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ اسے پہنتے ہو۔ اور تو کشتیوں کو
مَوَاخِرَ فِيْهِ وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ دیکھتا ہے چلتی ہیں اس میں
فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝ پانی پھاڑ کر اور اس لئے اس کے فضل
(نحل۔ ۱۴) سے تلاش کرو۔ اور تاکہ احسان مانو۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ط اور تمہارے لئے چوپاؤں میں
نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَ عبرت ہے۔ ہم تمہیں ان کے
لَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ پیٹوں سے چیز پلاتے ہیں۔ اور ان
وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝ وَعَلَيْهَا وَ میں تمہارے لئے بہت فائدے
عَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ۝ ع ہیں اور ان میں سے کھاتے ہو (بعضوں)
(مومنون۔ ۲۲) کو اور ان پر اور کشتیوں پر لدے پھرتے ہو۔

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ اور بے شک تمہارے لئے چوپاؤں
لَعِبْرَةً ط نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ میں عبرت ہے جو ان کے پیٹوں میں
بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَيْنِ فَرْثٍ وَّ ہے۔ گوبر اور خون کے درمیان سے ہم
دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا سَآئِغًا لِّلشّٰرِبِيْنَ خالص دودھ تم کو پلاتے ہیں۔ جو
(النحل۔ ۶۶) پینے والوں کے لئے خالص آسانی سے حلق
میں گرنے والا ہے۔

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ اور آسمان میں ہے تمہاری
مَا تُوْعَدُوْنَ ۝ روزی۔ اور جو تم سے وعدہ کیا گیا۔
(ذریٰت۔ ۲۲)

Marfat.com

معبود

قرآنِ مجید میں سب سے پہلا حکم یہی دیا گیا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرو! فرمایا

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا اے لوگو! اپنے رب کی عبادت
رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ کرو۔ جس نے تم کو اور اُن کو جو
وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ تم سے پہلے تھے پیدا کیا تاکہ تم بچ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ الَّذِیْ جاؤ۔ جس نے تمہارے لئے زمین
جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا کو بچھونا اور آسمان کو چھت بنایا
وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّاَنْزَلَ اور آسمان سے پانی اتارا، پس اُس
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ کے ذریعے تمہاری روزی کے لئے پھل
مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا نکالے۔ اب تم اللہ کے شریک
تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ نہ بناؤ اور تم جانتے بھی ہو کہ وہ
تَعْلَمُوْنَ ۝ لاشریک ہے۔)

(البقرہ۔ ۲۲)

ہر نبی اور رسول نے اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا!

حضرت نوح علیہ السلام نے فرمایا:۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی بیشک ہم نے نوحؑ کو اُسکی قوم

Marfat.com

قَوْمِهٖ فَقَالَ يٰقَوْمِ کی طرف بھیجا۔ پس اُس نے کہا
اُعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اے میری قوم! اللہ کی عبادت
اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ط کرو۔ اِسکے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں
(اعراف۔ ۵۹)

ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنے پر ناراض ہو کر فرمایا!

قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ کہا! کیا پھر تم اللہ کے سوا کی
اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْئًا وَّ عبادت کرتے ہو! ایسے کی! کہ
لَا يَضُرُّكُمْ ط جو تمہیں کچھ نفع نہ دے اور نہ
نقصان دے۔
(انبیاء۔ ۶۶)

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا!

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اُس نے حکم دیا کہ اِس کے
اِيَّاهُ ط (یوسف۔ ۴۰) سوا کسی کی عبادت نہ کرو)

حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا!

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ کہا، اے قوم، اللہ کی عبادت کرو
مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔
(اعراف۔ ۶۶)

حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا!

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا کہا! اے میری قوم اللہ کی

Marfat.com

اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ عبادت کرو۔ اِس کے سوا تمہارا
غَیْرُہٗ ط (اعراف۔ ۷۳) کوئی معبود نہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام نے فرمایا!

قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا کہا! اے میری قوم اللہ کی عبادت
اللّٰہَ مَا لَکُمْ مِنْ اِلٰہٍ غَیْرُہٗ ط کرو اِس کے سوا تمہارا کوئی
معبود نہیں۔
(اعراف۔ ۸۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا!

وَاِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ اور کہا! بیشک اللہ میرے رب میرا
فَاعْبُدُوْہُ ط ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ اور رب تمہارا پس اُس کی عبادت
کرو۔ یہ ہے سیدھی راہ۔
(مریم۔ ۳۶)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ کہہ دو! مجھ کو حکم ہوا کہ میں اللہ
اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ کی عبادت کروں۔ خالص کر
الدِّیْنَ ۔ (زمر۔ ۱۱) اُس کی عبادت۔

ہر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی حکم دیا!

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ اور ہم نے ہر اُمت میں رسول
رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ بھیجے یہ کہ اللہ کی عبادت کرو
وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ج اور سرکشی سے بچو۔
(نحل۔ ۳۶)

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے تاکید کرتے ہوئے فرمایا!

فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّيْنَ ۝ (زمر۔ ۲)

پس عبادت کرو اللہ کی خالص کرکے۔ اُسکے واسطے عبادت۔

انسان اور جنات کو عبادت ہی کے لئے پیدا کیا۔ مگر یہ کم بخت صرف دنیا کی زینت کرکے اور دنیا جمع کرکے مرجاتے ہیں۔

فرمایا! وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝ (ذٰریٰت۔ ۵۶)

میں نے نہیں پیدا کیا جن اور انسان کو مگر اس لئے کہ وہ میری عبادت کریں۔

عبادت کی تین اقسام

عبادت کی کئی اقسام ہیں۔ کبھی قیام کرکے اللہ کی عبادت کی جاتی ہے۔ کبھی رکوع و سجدہ کرکے اور کبھی خانہ کعبہ کا طواف کرکے۔ عبادت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

چنانچہ نماز میں اِس کا اقرار کرایا گیا۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ۔

تمام بدنی اور زبانی اور مالی عبادتیں صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں۔

بدنی عبادت

بدنی عبادت سے مراد اِس انداز سے کھڑا ہونا ہے جیسا کہ نماز

Marfat.com

ہیں کھڑے ہوتے ہیں۔ کہ انسان کا اِدھر اُدھر دیکھنا، کلام کرنا
کا جواب تک دینا بھی غلطی سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ عام کھڑا ہونا عبادت
نہیں جبکہ حرکت اور کلام بھی کیا جائے اور عبادت کی نیت نہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا!

فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ پس اللہ کے لئے سجدہ کرو
(نجم - ۶۲) اُس کی عبادت کرو۔

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝ اور رکوع کرنے والوں
(البقرہ - ۴۳) ساتھ رکوع کرو۔

وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ اور طواف کرو اس قد
الْعَتِيْقِ ۝ (الحج - ۲۹) گھر کا۔

مندرجہ بالا آیات میں واضح کر دیا کہ رکوع سجدہ صر
اللہ کے سامنے کیا جائے۔ بُت، درخت اور سمندر تو کیا
ہیں، کسی انسان بادشاہ بلکہ ولی اور نبی و رسول کے سامنے
رکوع اور سجدہ کرنا حرام اور کفر ہے۔

اور صرف خانہ کعبہ کا طواف کرو چنانچہ عام اولیاء کی قب
بلکہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک
بھی حرام ہے۔ کیونکہ طواف عبادت ہے۔ اور معبود صر
اللہ تعالیٰ ہے۔

Marfat.com

زبانی عبادت

زبانی عبادت سے مراد یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا ایسے الفاظ میں کرے جو دوسروں کے لئے جائز نہ ہوں مثلاً سبحان اللہ، لا اِلٰہَ الا اللہ، اللہ اکبر، کہنا۔ یا اللہ تعالےٰ سے دنیا و آخرت کی حاجات کی دعائیں کرنا۔ اور مدد مانگنا۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا!

هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ (مومن ۶۵) وہ زندہ ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں پس اُسکو خالص کر کے پکارو یعنی اُسکی عبادت کرتے ہوئے۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (مومن۔ ۱۴) پس اللہ کو پکارو خالص کر کے واسطے اُس کے عبادت کرو۔ اور اگرچہ بُرا لگے کافروں کو۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً (اعراف۔ ۵۵) اپنے رب کو عاجزی سے اور چُھپا کر پکارو۔

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۭ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ طمع سے بیشک اللہ کی رحمت نیکی مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ (اعراف۔ ۵۶) کرنے والوں کے قریب ہے۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى اور اللہ کے اچھے اچھے نام ہیں
فَادْعُوْهُ بِهَا (اعراف - ۱۸۰) اُس کو پکارو اُن کے ساتھ۔
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اور تیرے رب نے کہا، مجھ
اَسْتَجِبْ لَكُمْ اِنَّ الَّذِيْنَ دُعا کرو، میں تمہارے واسطے قبول
يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ کروں گا۔ بیشک جو لوگ میری
سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ عبادت سے تکبر کرتے ہیں
(مومن - ۶۰) داخل ہونگے دوزخ میں ذلیل ہوکر
لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ط اُسی کو پکارنا حق ہے اور جن
وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ وہ اُس کے سوا پکارتے ہیں۔
مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ اُن کے کچھ بھی کام نہیں آتے
لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ جیسے کسی نے دونوں ہاتھ پانی
اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَمَا کی طرف پھیلائے ہوں تاکہ اُس
هُوَ بِبَالِغِهٖ ط وَمَا دُعَآءُ کے مُنہ تک آپہنچے اور وہ کبھی اُس
الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ۝ تک نہ پہنچے گا۔ اور کافروں کی جو
(رعد - ۱۴) پکار ہے سب گمراہی ہے۔
اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ بے شک تم جن کو اللہ کے سوا
مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا پکارتے ہو وہ ہرگز ایک مکھی
ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ط پیدا نہیں کریں گے۔ اور اگر
وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ وہ اُسکے لئے اکٹھے ہو جائیں

شَيْئًا لَّا يَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ط اور اگر اُن سے مکھی کچھ چیز چھین
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ ۝ لے۔ وہ اِس سے چھُڑا نہ سکیں بودا
(حج - ۷۳) ہے مانگنے والا اور جو مانگتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اور اُس کے سوا جن کو تم
مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ پکارتے ہو وہ کھجور کے ایک چھلکے
مِنْ قِطْمِيْرٍ ۝ اِنْ تَدْعُوْهُمْ کے بھی مالک نہیں۔ اگر تم اُن کو
لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ پکارو تو وہ تمہارا پکارنا نہیں سُنیں
سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ط گے۔ اور اگر وہ سُنیں تو وہ تمہیں
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ جواب نہیں دیں گے۔ اور قیامت
بِشِرْكِكُمْ ط وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ کے دن تمہارے شرک کا انکار کریں
خَبِيْرٍ ۝ گے۔ اور (حق تعالیٰ) خبردار کی طرح
(احقاف - ۴، ۵) تجھے کوئی خبر نہ دے گا۔

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور تمہارے لئے اللہ کے
مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ۝ سوا کوئی حمائتی نہیں اور نہ مددگار
(بقرہ - ۱۰۷) ہے۔

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف
بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا پہنچا دے تو اُسے ہٹانے والا اُسکے
هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ سوا، اور اگر تجھے کچھ بھلائی پہنچانا
فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ ۝ (یونس - ۱۰۷) چاہے تو اُسکے فضل کو کوئی پھیرنیوالا نہیں۔

Marfat.com

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا (بنی اسرائیل - ۵۶)

کہہ! پکارو اُن کو اُس کے سوا جن کو تم سمجھتے ہو۔ سو وہ تم سے تکلیف کھولنے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ بدلنے کا اختیار رکھتے ہیں۔

اِس حصّہ میں واضح فرما دیا۔ کہ

۱۔ صِرف اللہ تعالیٰ سے ہی دعائیں مانگو۔

۲۔ دعا مانگنا عبادت ہے اِس لئے جس نے مشکلات میں اللہ تعالیٰ کے سوا کِسی بھی دوسرے کو پکارا وہ سب سے بڑا گمراہ ہے۔ وہ شرک کر رہا ہے۔ اور وہ دوزخ میں جائیگا۔

۳۔ اللہ کے سوا جس کو پکار رہا ہے وہ ذرّہ بھر بھی اختیار نہیں رکھتے۔ کہ ایک مکھی پیدا کر لیں۔ بلکہ مکھی کچھ چیز اُن سے چھین لے تو اُسے چھڑا نہیں سکتے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جس کو بھی پکارو گے وہ مشکل کشائی نہیں کر سکے گا۔ اِس لئے تم خدا کے سوا دوسروں کو پکار کر وقت ضائع کر رہے ہو۔ اور تمہاری چیخ و پکار سب برباد ہو رہی ہے۔

۵۔ اللہ تعالےٰ کے سوا مشکلات و حاجات میں دوسروں کو پکارنا کفر و شرک کا کام ہے۔ چاہے وہ وَلی ہو۔

Marfat.com

یا ابراہیم و موسٰی و عیسٰی و محمد صلوٰت اللہ علیہم وسلام کوئی بھی ہوں۔

۶۔ اللہ تعالٰے سے دعا مانگنا اللہ کی عبادت ہے۔ اور معبود صرف اللہ ہے۔ اِس لئے اِسکی عبادت کرنا حق ہے۔

Marfat.com

مالی عبادت

جس طرح انسان بدن اور زبان سے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنا بھی عبادت ہے۔

(۱) فرض: مالی عبادت جیسے کہ زکوٰۃ ادا کرنا۔ اللہ تعالےٰ نے بارہا حکم دیا

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

اور سب کے بارے میں فرمایا!

اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا زندگی اور میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ لہ

اللہ تعالےٰ نے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کی تعریف کی اور وضاحت کے ساتھ فرمایا!

اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَآ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَآ اَذًی لَّھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ (بقرہ - ۲۶۳)

جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ پھر خرچ کرنے کے بعد نہ احسان رکھتے ہیں۔ اور نہ ستاتے ہیں۔ انہیں کیلئے اپنے رب کے ہاں ثواب ہے اور اُن پر نہ کوئی ڈر ہے۔ اور نہ وہ غمگین ہوں گے

اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی دوسرے کے نام پر نذر و نیاز یا چڑھاوا دے یا کسی بزرگ کی قبر پر جانور ذبح کرے۔ تو اللہ تعالےٰ نے وہ مردار، خون اور خنزیر کے ساتھ ساتھ ذکر کرتے ہوئے اس کا کھانا حرام قرار دیا۔ اور فرمایا!

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ	سوائے اس کے نہیں کہ تم پر مردار اور
وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ	خون اور سؤر کا گوشت اور اس چیز کو
وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ج (البقرہ ۱۷۳)	کہ اللہ کے سوا اور کے نام سے پکاری گئی

حرام کیا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ	جو اللہ کے لئے سوائے کسی دوسرے

کے (حصولِ تقرب) کے لئے ذبح کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

حج کرتے ہوئے بھی بدنی اور زبانی عبادت کے لئے مالی عبادت کی جاتی ہے۔ چنانچہ فرمایا!

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ	اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا اللہ کا
مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا (آل عمران ۹۷)	حق ہے۔ جو شخص اس پر پہنچنے کی طاقت

رکھتا ہو۔

حضرت مریم علیہ السلام کی والدہ ماجدہ نے اللہ تعالےٰ کے نام پر نذر مانتے ہوئے کہا!

رَبِّ اِنِّيْ نَذَرْتُ لَكَ مَا	اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ

Marfat.com

فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۔ میں ہے سب سے آزاد کر کے میں تیری نذر کیا۔ سو تو مجھ سے قبول فرما حالانکہ اُس کے زمانے میں حضرت علیہ السلام موجود تھے۔ انہوں نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر نہیں مانی اس لئے کہ زکوٰۃ فرض مالی عبادت ہے اور قربانی کرنا اور نذر مان کر ادا کرنا واجب مالی عبادت ہے۔ اور تمام صدقات نفلی بھی مالی عبادت چاہے فرض عبادت ہو یا واجب ہو یا نفل ہو۔ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا اسلام اور نیکی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے سوا کسی بھی دوسرے کی عبادت کرنا کفر اور جرم ہے۔

Marfat.com

غیب داں

اللہ تعالےٰ ہی غیب داں ہے۔

غیب کا مفہوم یہ ہے "اُن چیزوں کا علم ہونا جو انسان اپنے مادی حواس آنکھ کان اور حِسّ کے ذریعہ معلوم نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی مادی وسائل مثلاً دُوربین خوردبین سے معلوم کر سکتا ہے۔ اور نہ ہی علمی تحقیق اور سوچ و بچار سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ بلکہ اِن کا علم صرف اسی صورت میں حاصل ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے نبی کو بتائے اور نبی لوگوں کو خبر دے"۔

ایسی اشیاء کا علم صرف اللہ تعالےٰ کو حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو علمِ غیب حاصل نہیں۔ ہاں! جس قدر اللہ تعالےٰ کسی کو خبر دے دے اُسی قدر خبر ہو جاتی ہے۔ اور خبر دینے کے بعد وہ اصطلاحی غیب نہیں رہتا۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں اِس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا!

وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ اور اللہ کے پاس ہے آسمانوں

Marfat.com

وَالْاَرْضِ ۝ اور زمین کا غیب۔ (چھپی بات)

(ھود۔ ۱۲۳)

عٰلِمِ الْغَيْبِ ۚ لَا يَعْزُبُ غیب جاننے والا، اس سے

عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي ذرہ بھر بھی غائب نہیں ہوسکتا

السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ آسمانوں میں اور نہ زمین میں

وَلَآ اَصْغَرُ مِنْ ذٰلِكَ وَلَآ اور نہ اس سے چھوٹی چیز اور

اَكْبَرُ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝ اس سے بڑی۔ مگر وہ کھلی کتاب

(سبا۔ ۳) میں ہے۔

يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ جانتا ہے جو کچھ زمین میں گھستا

وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنْزِلُ ہے۔ اور جو کچھ آسمانوں سے

مِنَ السَّمَآءِ وَمَا يَعْرُجُ اترتا ہے۔ اور جو اس سے

فِيْهَا ۭ وَهُوَ الرَّحِيْمُ الْغَفُوْرُ چڑھتا ہے اور وہی ہے رحم

(سبا۔ ۲) کرنے والا بخشنے والا۔

قُلْ لَّا يَعْلَمُ مَنْ فِي تو کہہ! نہیں جانتا جو آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اور زمین میں ہے غیب

اِلَّا اللّٰهُ ۭ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اللہ کے سوا۔ اور نہیں جانتے

اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ کہ کب جی اٹھیں گے۔

(النمل۔ ۶۵)

وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ اور تیرے رب کے لشکر

بِكَ اِلَّا هُوَ ط — کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ ہی۔
(المدثر۔ ۳۱)

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝
(انعام۔ ۵۹)

اور اس کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، ان کو اُسکے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ جنگل اور دریا میں ہے۔ اور کوئی پتا نہیں گرتا۔ مگر وہ اُسے جانتا ہے۔ اور نہ کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ کوئی تری چیز اور نہ کوئی سوکھی چیز مگر وہ سب کھلی کتاب میں ہے۔

اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ط
(رعد۔ ۸)

اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ پیٹ میں رکھتی ہے۔ اور جو سکڑتے ہیں پیٹ۔ اور جو بڑھتے ہیں۔

وَهُوَ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ (حدید۔ ۶)

اور وہ سینوں کی بات جاننے والا ہے۔

وَاِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا

اور بے شک تیرا رب جانتا ہے جو اُن کے سینوں میں چھپ

Marfat.com

يُعْلِنُوْنَ ۝	رہا ہے۔ اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔
(نمل۔ ۷۴)	
وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ (قٓ۔ ۱۶)	اور البتہ ہم نے انسان کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو باتیں اُسکے جی میں رہتی ہیں۔
عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ	جاننے والا چھپے اور کھلے کا۔
(حشر۔ ۲۲)	

مندرجہ بالا آیات میں واضح فرما دیا۔ کہ

۱۔ غیب دان صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے کوئی دوسرا غیب نہیں جانتا

۲۔ اللہ تعالےٰ آسمانوں کے اوپر اور زمین کے اندھیروں ہر چیز سے ہر وقت آگاہ ہے۔

۳۔ ماں کے پیٹ میں کیا ہے، قیامت کب آئے گی کیا ہوگا۔ وغیرہ سب چیزوں سے اللہ ہی آگاہ ہے۔

۴۔ اِنسان کے دِل کے خیالات اور ارادوں کو بھی اللہ تعالےٰ خُوب جانتا ہے۔ اِس لئے کوئی غلط ارادہ رکھے وہ طور پر درست رہے تو یہ نہ سمجھے کہ اُسے کوئی نہیں جانتا اِس کا پیدا کرنے والا خالق و مالک سب کچھ سے خُوب آگاہ ہے۔ اور مقررہ وقت میں اِس سے پُوچھ لے گا

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ہی حاضر و ناظر ہے

ہر غیب کو جاننے والا اور ہر جگہ حاضر و ناظر صرف اللہ تعالیٰ ہے۔
چنانچہ فرمایا!

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ شَہِیْدٌ ۝ (الحج - ۱۷)
بے شک اللہ ہر چیز پر حاضر ہے۔

وَ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ۝ (ق - ۱۶)
اور ہم اُس سے اسکی دھڑکتی رگ سے بھی قریب ہیں۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَا یَکُوْنُ مِنْ نَّجْوٰی ثَلٰثَۃٍ اِلَّا ھُوَ رَابِعُھُمْ وَ لَا خَمْسَۃٍ اِلَّا ھُوَ سَادِسُھُمْ وَ لَآ اَدْنٰی مِنْ ذٰلِکَ وَ لَآ اَکْثَرَ اِلَّا ھُوَ مَعَھُمْ اَیْنَ مَا کَانُوْا ثُمَّ (مجادلہ - ۷)
کیا تُو نے نہیں دیکھا کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے نہیں ہوتا مشورہ تین کا، جہاں وہ نہیں ہوتا اُن میں چوتھا۔ اور نہ پانچ کا۔ جہاں وہ نہیں ہوتا ان میں چھٹا۔ اور نہ اُس سے کم اور نہ زیادہ۔ جہاں وہ نہیں ہوتا اِن کے ساتھ جہاں کہیں ہوں۔

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ (قٓ - ۱۶)

اور ہم اُس سے اُسکی دھڑکتی رگ سے بھی قریب ہیں۔

حاجت روا
و
مشکل کشا

قرآنِ مجید میں یہ صاف طور پر بتا دیا گیا ! کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی ذات کسی مخلوق کی بھی حاجات پوری نہیں کر سکتی اور نہ ہی اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی دوسری ذات مخلوق کی مشکلات دُور کر سکتی ہے۔ ہر ایک کا حاجت روا اور مشکل کُشا صرف اور صرف اللہ تبارک و تعالےٰ ہی ہے کوئی ولی نبی اور بڑی سے بڑی شخصیت بھی کسی کی حاجت روا اور مشکل کُشا نہیں ہو سکتی۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا !

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ — اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی حمایتی نہیں اور نہ مددگار ہے

(بقرہ - ۱۰۷)

وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ — اور اگر تجھے اللہ کچھ تکلیف پہنچا دے تو اُسے کوئی ہٹانے والا نہیں اُس کے سوا، اور

Marfat.com

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ط اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

جس کو چاہے اور تو ذلیل کرے جس کو چاہے تیرے ہاتھ میں ہے سب خوبی بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے۔

Marfat.com

حُکم کا مالک

اللہ تعالےٰ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے جس سے چاہتا ہے منع کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے حلال بتاتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے حرام قرار دے دیتا ہے۔ کوئی اُسے روکنے والا نہیں۔ اور کوئی اُس سے زبردست نہیں۔

قرآنِ مجید میں فرمایا!

اِنِ الْحُکْمُ اِلَّا لِلّٰہِ ۰ (یوسف۔ ۴۰) نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے۔

اَلَا لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۰ (اعراف۔ ۵۴) خبردار اُسی کے لئے پیدا کرنا اور حکم کرنا۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْکٰفِرُوْنَ ۰ (مائدہ۔ ۴۴) اور جو کوئی اُس کے ساتھ حکم نہ کرے جو اللہ نے اتاری پس وہی ہیں کافر لوگ۔

وَمَنْ لَّمْ یَحْکُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۰ (مائدہ۔ ۴۵) اور جو کوئی اُس کے ساتھ حکم نہ کرے جو اللہ نے اتاری پس وہی لوگ ظالم ہیں۔

Marfat.com

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

اور جو کوئی اُس کے موافق حکم نہ کرے جو اللہ نے اتارا پس وہی لوگ فاسق ہیں

(مائدہ - ۴۷)

ان آیات میں صاف فرما دیا کہ پیدا کرنا اور جو چاہے دینا یہ صرف اللہ تعالےٰ کا کام ہے۔ اور اِس کے اگر دنیا کے کسی بادشاہ یا حکمران نے اللہ تعالےٰ کے احکام کے سوا دوسرے احکام جاری کئے۔ اِسلام کے سوا کوئی قانون نافذ کیا۔ شراب، جوا، سینما، بدکاری، اور گانا وغیرہ ایسے جرائم کو قانونی تحفظ دیا۔ اور ان کو ختم نہ کیا وہ تمام حکمران اور اِن کے ساتھی سب کے سب کافر، ظالم فاسق یعنی بدمعاش ہیں۔ اور قیامت کے دن اِن کے ایسا ہی برتاؤ کیا جائے گا۔ جیسا کافروں، ظالموں، اور بدمعاشوں کے ساتھ برتاؤ ہو گا۔ کیونکہ ان لوگوں نے اللہ کی زمین پر اللہ تعالےٰ کے احکام کی نہ صرف خلاف ورزی کی بلکہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی بجائے اسلام دشمن قوانین نافذ کئے اور خدا سے جنگ مول لے لی۔ تو اب اس کی سزا لازمی نتیجہ ہے۔ اور کسی کام کو اِس کے نتیجہ سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔ الا ماشاء اللہ۔

Marfat.com

ہر چیز کا مالک

ہر چیز کا مالک صرف اللہ ہی ہے۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مخلوق و مملوک ہے۔ اور کسی دوسرے کو اللہ کی اجازت کے بغیر اللہ کے سامنے سفارش کرنے کا بھی اختیار حاصل نہیں۔

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ

(بقرہ - ۲۸۴)

اللہ کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔

لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمَا تَحْتَ الثَّرٰى ۝

(طٰہٰ - ۶)

اُسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے۔ اور جو کچھ زمین میں ہے اور جو ان دونوں کے درمیان ہے اور جو کچھ گیلی زمین کے نیچے ہے۔

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

(حدید - ۱۰)

اور اللہ کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی میراث۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ

(الفاتحہ - ۳)

یدلے کے دن کا مالک ہے

قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝

(زمر - ۴۴)

کہہ دو! اللہ کے لئے سفارش ساری۔ اسی کی سلطنت آسمانوں اور زمین پھر اُسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے۔

Marfat.com

قادر و مختار

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ وہ سب سے
پرسش کرتا ہے۔ مگر کسی کی مجال نہیں کہ اُس کی پرسش کرے
کسی معاملہ میں عاجز نہیں۔ عاجز آجانا مخلوق کی صفت
ہے۔ اللہ تعالےٰ مخلوق کی ہر صفت سے پاک ہے۔ جو چاہے
حکم کرے کوئی اُسے ٹوکنے والا نہیں۔ وہ سب کا محاسبہ کرنے والا
ہے۔ فرمایا!

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ (البقرہ۔ ۱۴۸) بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ ۝ (حج۔ ۱۸) تحقیق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۝ (حج۔ ۱۴) تحقیق اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

وَاَنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یُّرِیْدُ ۝ (حج۔ ۱۶) اور یہ کہ اللہ جس کو چاہے ہدایت کرتا ہے۔

اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ ۝ (ھود۔ ۱۰۷) تحقیق تیرا رب کرنے والا ہے جو ارادہ کرتا ہے۔

Marfat.com

لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَ هُمْ يُسْئَلُوْنَ ۝ (الانبیاء - ۲۳) — جو وہ کرتا ہے اُس سے سوال نہیں کیا جاتا۔ اور اُن (مخلوق) سوال کیا جاتا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِیْبًا ۝ (نساء - ۸۶) — تحقیق اللہ ہر چیز پہ حساب لینے والا ہے۔

وَ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ (بقرہ - ۲۸۴) — اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے۔ یا اُسے چھپاؤ۔ اللہ تم سے اِس کا حساب لے گا۔

Marfat.com

زندہ
اور
زندگی اور موت کا مالک ہے

اللہ تعالےٰ زندہ ہے۔ اُس کے اِذن پر ہر چیز زندہ ہے۔ جب چاہے جس کو چاہے، زندہ کرے۔ اور جب چاہے اور جس کو چاہے موت دے دے۔

فرمایا!

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَيُّ الْقَيُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ۭ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۭ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۭ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَاۗءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا

اللہ اُسکے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہمیشہ قائم رہنے والا ہے۔ اُس کو نہ اُونگھ آتی ہے اور نہ نیند۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اِسی کا ہے۔ کون ہے جو اُسکے پاس اُس کے اِذن کے بغیر سفارش بھی کرے جو کچھ اُن کے سامنے ہے اور جو کچھ اُن کے پیچھے ہے (سب) جانتا ہے۔

Marfat.com

يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ۝ (البقرہ - ٢٥٥)

اور وہ کچھ اُسکے علم کا حصّہ بھی نہیں گھیرتے مگر جتنا وہ چاہے اُسکی کُرسی آسمانوں اور زمین کو وسیع ہوئی۔ اور اُن کی حفاظت اُس پر گراں نہیں گزرتی وہی سب سے برتر عظمت والا ہے۔

وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ (البقرہ - ١٤٨)

اور وہی ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (البقرہ)

تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تم کو لے آئے گا سب کو بیشک اللہ تعالےٰ ہر چیز قادر ہے۔

Marfat.com

تَوَّابٌ غَفَّارٌ

مخلوق کے گناہ بخشنے والا کریم ہے۔ جو گناہ گار سچے دل کے ساتھ گناہوں سے توبہ کرے اُس کی توبہ قبول کرنے والا ہے۔ اِسلام گناہ گار کو ناامید نہیں کرتا۔ بلکہ اُسے توبہ کرنے کی نصیحت کرتا ہے۔ اور جو مذہب گناہ گار کو توبہ کی راہ نہیں دکھاتا وہ انسانی فطرت سے جاہل مذہب ہے اور قابلِ اتباع نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا!

اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝

بے شک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

(بقرہ - ۵۴)

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

یہ کہ جو تم میں کوئی بُرا عمل کرے نادانی سے، پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اصلاح کرے۔ پس بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(انعام - ۵۴)

Marfat.com

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ
اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ
لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ
اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ
الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ
اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝
(زمر - ۵۳، ۵۴)

فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ
وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ۭ
(بقرہ - ۲۸۴)

کہہ! اے میرے بندو
جنہوں نے اپنی جانوں پر
زیادتی کی۔ تم اللہ کی رحمت
سے ناامید نہ ہو۔ بیشک
اللہ تمام گناہوں کو بخشتا ہے
بے شک وہی ہے بخشنے والا
مہربان۔

پس بخشے گا جس کو چاہے
اور عذاب کرے گا جس کو
چاہے۔

Marfat.com

ھدایت دینے والا

ہمیں ہر وقت اللہ تعالےٰ سے سیدھے راستے پر چلنے کی دُعا کرنی چاہیئے اِس لئے کہ اللہ تعالےٰ ہی ہدایت کا مالک ہے جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے ہدایت سے محروم کر دے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ اللہ تعالےٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے تو وہ خود اپنی ضد اور غنڈہ گردی کا نتیجہ حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ فرمایا!

وَيَهْدِيْ اِلَيْهِ مَنْ يُّنِيْبُ ۝ (الشوریٰ۔ ۱۳)	اور اپنی طرف راہ دکھاتا ہے۔ اُسے جو رجوع کرے۔
اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (القصص۔ ۵۶)	بے شک تو راہ پر نہیں لاتا جس کو چاہے۔ اور لیکن اللہ جس کو چاہے راہ پر لاتا ہے۔ اور وہ خوب جانتا ہے کہ جو راہ پر آئیں گے۔
اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ	بے شک اللہ تعالےٰ

Marfat.com

اَلْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ (المائدہ - ۶)	نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔
وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝ (ق - ۲۹)	اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ (الفاتحہ - ۵)	ہمیں سیدھی راہ پر چلا۔

دنیا کی زندگی میں اِن دنیاوی مادی نظریوں کے ساتھ اللہ رب العالمین کو دیکھنا ممکن نہیں۔ قیامت کو اور جنت میں اللہ تعالےٰ کا دیدار ہوگا۔ اور اِس کی کیفیت اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں۔ اور تفصیل اللہ کو معلوم ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا!

وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ	اور جب موسیٰ ہمارے وعدہ کو آیا۔ اور اُس سے اُس کے رب نے کلام کیا۔

اِلَیْکَ ط قَالَ لَنْ تَرَانِیْ ط (اعراف۔ ۱۴۳)

کہا! اے میرے رب مجھے دِکھلا دے تو مَیں دیکھوں تیری طرف کہا اللہ نے تو ہرگز نہیں دیکھ سکے گا مُجھ کو۔ جب ایک صاحب کتاب نبی بھی دنیا میں اللہ تعالےٰ کو اِن دنیاوی نگاہوں سے نہیں دیکھتا۔ تو دوسرا کون ہے جو ایسا دعویٰ کرے۔

البتہ عالم آخرت میں مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوگی جس کی مکمل کیفیت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ ہم جناب رسول اللہ کے پاس بیٹھے تھے آپؐ نے چودھویں کی رات کو چاند کی طرف دیکھا پھر فرمایا تم اپنے آپ کو دیکھو گے جیسے کہ اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس رویت میں تمہیں شُبہ نہ ہوگا۔ اگر تم ایسا کر سکو تو طلوعِ آفتاب سے پہلے اور غروبِ آفتاب کے بعد کی نماز سے غافل نہ ہو تو ضرور کرو پھر یہ آیت پڑھی۔

وسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس وقبل غروبہا

مشکوٰۃ ص۵

البتہ کفار آخرت میں اللہ تعالےٰ کی زیارت سے محروم رہیں گے۔

Marfat.com

فرشتے اور ان کے کام

(۱) اللہ تعالےٰ نے ایک نورانی مخلوق فرشتے بنائے جن کے دو دو، تین تین، چار چار پَر ہیں۔

(۲) اللہ کے حکم پر عمل پیرا ہیں اور نافرمانی نہیں کرتے۔

(۳) سجدے کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ

(سب تعریف اللہ کے لیے ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔ فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے جن کے دو دو، تین تین اور چار چار پَر ہیں۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے)

(۲) لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝

(وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں حکم دے۔ اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے۔)

۱؎ فاطر۔ ۱، ۲ ۲؎ تحریم۔ ۶

Marfat.com

④ وَلِلّٰهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ۝[1]

اور سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں - جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے چلنے والوں سے اور فرشتے، اور وہ تکبر نہیں کرتے)

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ

(اور سب فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں)

وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ۝

(اور سب فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کرتے ہیں - اور ان کے لیے جو زمین میں ہیں بخشش مانگتے ہیں)

اعمال لکھنے اور جان نکالنے والے فرشتے

④ ہر آدمی پر فرشتہ محافظ ہے تاکہ شرارتی جنات نقصان نہ پہنچائیں -

⑤ فرشتوں کی تعداد صرف اللہ کو معلوم ہے -

⑥ ہر آدمی کے دائیں کندھے پر نیکیاں لکھنے والا اور بائیں کندھے پر برائیاں لکھنے والا فرشتہ موجود ہے،

⑦ حاملینِ عرش فرشتے اپنے کام پر مامور ہیں -

④ اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ۝[1]

ایسی کوئی بھی جان نہیں کہ جس پر ایک محافظ مقرر نہ ہو -

---

[1] نحل - ۴۹ [2] الشوریٰ - ۵ [3] الشوریٰ - ۵ [4] طارق - ۴ -

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝[۲]

(اور تحقیق تم پر نگہبان ہیں، بزرگ لکھنے والے جو کچھ تم کرتے ہو وہ جانتے ہیں۔)

۵ وَمَا يَعْلَمُ جُنُوْدَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۝[۳]

(اور تیرے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا)

(۶) أَمْ يَحْسَبُوْنَ أَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَنَجْوٰهُمْ ۝ بَلٰى وَرُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ۝[۱]

(کیا وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم ان کا بھید اور مشورہ نہیں سنتے۔ یوں نہیں بلکہ ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں)

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝[۲]

(جب ضبط کرنے والے دائیں اور بائیں بیٹھے ہوئے ضبط کرتے جاتے ہیں۔ وہ منہ سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر اس کے پاس ایک ہشیار نگہبان ہوتا ہے)

حاملین عرش کی دعا ایمان والوں اور توبہ کرنے والوں کے لیے

(۷) اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ — جو (فرشتے) عرش کو اٹھائے ہوئے

---

[۱] الانفطار - ۱۰ تا ۱۲ - [۲] المدثر - ۳۱ - [۳] زخرف - ۸۵
[۴] ق - ۱۷، ۱۸ -

وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ
رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ
يَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا
وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً
وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا
وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ
عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝ رَبَّنَا
وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ
نِ الَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ
مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ
وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ
الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ وَقِهِمُ
السَّيِّاٰتِ ۚ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ
يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۚ
وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝[1]

اور جو اس کے گرد ہیں وہ اپنے رب کی
حمد کے ساتھ تسبیح کرتے رہتے ہیں۔
اور اس پر ایمان لاتے ہیں اور ایمان والوں
کے لیے بخشش مانگتے ہیں، کہ ہمارے
رب، تیری رحمت اور تیرا علم سب
پر حاوی ہے۔ پھر جن لوگوں نے توبہ
کی ہے اور تیرے راستہ پر چلتے ہیں۔
انہیں بخش دے اور انہیں دوزخ
کے عذاب سے بچا لے۔ اے
ہمارے رب اور انہیں بہشتوں میں
داخل کر جو ہمیشہ رہیں گی جن کا تو نے
ان سے وعدہ کیا ہے اور ان کے
جو ان کے باپ دادوں اور ان کی
بیویوں اور ان کی اولاد میں سے نیک
ہیں۔ بے شک تو ہی غالب، حکمت
والا ہے۔ اور انہیں برائیوں سے بچا،
اور جن کو تو اس دن برائیوں سے بچائے
گا سو اس پر تو نے رحم کیا اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

---

[1] المومن - ۷، ۸، ۹

Marfat.com

ملائکہ کے اہم فرائض اور چار بلند پایہ فرشتے

(۸) بعض فرشتے مسلمانوں کی مدد کے لیے اترتے رہتے چنانچہ غزوہ بدر اور غزوہ حنین میں بھاری تعداد میں فرشتے اترے۔

(۹) چار فرشتے بڑے درجے کے مالک ہیں۔ حضرت میکائیل علیہ السلام بارش برسانے پر، حضرت عزرائیل علیہ والسلام جانداروں کی جان نکالنے پر، حضرت اسرافیل قیامت کو صور پھونکنے پر مقرر ہیں جس کی آواز سے قیامت برپا ہوگی۔ اور حضرت جبرائیل علیہ السلام مختلف اوقات میں انبیاء علیہ السلام پر وحی لانے پر مقرر ہیں۔

(۱۰) جو حضرت جبرائیل علیہ السلام یا کسی دوسرے فرشتے کا دشمن ہے یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ ایسے کا دشمن ہے۔

(۱۱) غزوہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے فرشتے اتار کر مسلمانوں کی مدد فرمائی۔ بدر اور دوسرے غزوات میں کافروں کو ماردی۔ چنانچہ فرمایا

(۸) إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِأَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ ۝[1]

(جب تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے۔ اس نے جواب میں کہا میں تمہاری مدد کے لیے درپے ایک ہزار فرشتہ بھیج رہا ہوں)

[1] الانفال - ۹

Marfat.com

غزوہ احد میں بھی مسلمانوں کی مدد کرنے اور کافروں کو مار دینے کے لیے فرشتے اتارے۔

هٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ۝[1]

(تو تمہارا رب پانچ ہزار فرشتے نشان دار گھوڑوں پر مدد کے لیے بھیجے گا)

اور اسی طرح غزوہ حنین میں بھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی فرشتے اتار مدد فرمائی۔

ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۭ[2]

(پھر اللہ نے اپنی طرف سے اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر تسکین نازل فرمائی اور وہ فوجیں اتاریں کہ جن کو تم نے نہیں دیکھا اور کافروں کو عذاب دیا)

يُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰي مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝[3]

(وہ اپنے بندوں سے جس کے پاس چاہتا ہے، فرشتوں کو وحی دے کر بھیجتا ہے یہ کہ خبردار کر دو۔ کہ میرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، پس مجھ سے ڈرتے رہو۔)

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ

(تو کہہ دے، اسے تیرے رب کی طرف سے پاک فرشتے نے سچائی

---

[1] آل عمران - ۱۲۵ - [2] التوبہ - ۲۶ - [3] النحل ۲ -

Marfat.com

لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝

کے ساتھ اتارا ہے تاکہ ایمان والو
دل مضبوط ہو جائیں اور فرمانبرداروں کے لئے
ہدایت اور خوشخبری ہے)

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ ۝ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۝[۳]

(اور یہ (قرآن) رب العالمین کا اتارا ہوا
ہے۔ اسے امانت دار فرشتہ لے کر
آیا کرتا ہے تیرے دل پر، تاکہ تو
ڈر سنانے والوں میں سے ہو۔)

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ ذِيْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ ۝ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ۝[۴]

(بے شک یہ قرآن ایک رسول کریم کا
لایا ہوا ہے، جو بڑا طاقتور ہے
عرش کے مالک کے نزدیک بڑے
رتبہ والا ہے)

(۱۰) قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۝[۵]

(کہہ دو جو کوئی جبرائیل کا دشمن ہو
اسی نے اتارا ہے وہ قرآن اللہ کے
حکم سے آپ کے دل پر۔)

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝[۶]

(جو شخص اللہ اور اس کے فرشتوں
اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور
میکائیل کا دشمن ہو۔ تو بے شک اللہ
ان کافروں کا دشمن ہے)

---

[۳] النحل۔ ۱۰۲ [۴] الشعراء ۱۹۲ تا ۱۹۴ [۵] التکویر۔ ۱۹ تا ۲۱ [۶] البقرۃ۔ ۹۷

Marfat.com

موت کے وقت فرشتوں کا سلوک

۱۔ مسلمان کی جان نکالتے وقت فرشتہ اُسے جنت کی خوشخبری دیتا ہے۔
۲۔ کافر کی جان نکالتے فرشتہ کافروں کے چہروں پر تھپیڑ مارتا ہے۔ اور
پر خوب سختی کرتا ہے۔ تاکہ کافر کو کفر اور تکبر کی سزا دیں۔

اَلَّذِیْنَ تَتَوَفّٰهُمُ	جن کی جان فرشتے قبض کرتے ہیں
الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ	ایسے حال میں کہ وہ پاک ہیں۔ فرشتے
السَّلٰمُ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا	کہیں گے، تم پر سلامتی ہو، بہشت
الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ	میں داخل ہو جاؤ، بسبب ان کاموں کے
تَعْمَلُوْنَ ۝[1]	جو تم کرتے تھے۔
فَكَيْفَ اِذَا تَتَوَفَّتْهُمُ	پھر کیا حال ہوگا جب اُن کی روحیں
الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ	فرشتے قبض کریں گے۔ ان کے چہروں
وُجُوْهَهُمْ وَاَدْبَارَهُمْ ۝[2]	اور پیٹھوں پر مار رہے ہوں گے۔
وَلَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ	اور اگر تو دیکھے، جس وقت ظالم،
غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِكَةُ	موت کی سختیوں میں ہوں گے اور فرشتے
بَاسِطُوْٓا اَيْدِيْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا	اپنے ہاتھ بڑھانے والے ہوں گے،
اَنْفُسَكُمْ ۔	کہ اپنی جانوں کو نکالو۔

۱۔ نحل۔ ۳۲ (۲) محمد۔ ۲۷

Marfat.com

اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ ... آج تمہیں ذلت کا عذاب ملے
الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ ... اسی سبب سے کہ تم اللہ پر جھوٹ
عَلَى اللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ وَكُنْتُمْ ... کہتے تھے اور اس کی آیتوں کے
عَنْ اٰيٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ۝[1] ... سے تکبر کرتے تھے)

عذاب کے فرشتے

(۱۳) بعض اقوام کو تباہ کرنے کے لیے بھی فرشتے اتارے گئے۔

(۱۴) جہنم پر سخت فرشتے مقرر ہیں۔ انیس بڑے بڑے فرشتے ہیں کافروں کو طرح طرح کی سزائیں دیتے ہیں۔

(۱۳) مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِكَةَ ... (ہم فرشتے تو فیصلہ ہی کے لیے
اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا كَانُوْٓا ... کرتے تھے اور اس وقت
اِذًا مُّنْظَرِيْنَ ۝[2] ... مہلت نہیں ملے گی)

قوم عاد قوم ثمود قوم لوط اور کئی دوسری اقوام پر عذاب کے فرشتے گئے جنہوں نے اقوام پر چیخ ماری اور وہ سب مر گئے۔ یا زمین اٹھا کر دی ظالمانہ کے باعث ہم ان کے بارے میں آیات نہیں لکھیں۔

(۱۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا ... (اے ایمان والو! اپنے آپ
اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ۝ ... اپنے گھر والوں کو دوزخ سے

---

[1] الانعام - ۲۳ [2] حجر - ۸

Marfat.com

وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ
عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ
لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَآ اَمَرَهُمْ
وَيَفْعَلُوْنَ مَا
يُؤْمَرُوْنَ ۝۱

جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، اس پر
فرشتے سخت دل، قوی ہیکل مقرر ہیں
وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے جو وہ انہیں
حکم دے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں
حکم دیا جاتا ہے۔)

وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ۝
لَا تُبْقِيْ وَلَا تَذَرُ ۝ لَوَّاحَةٌ
لِّلْبَشَرِ ۝ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝
وَمَا جَعَلْنَآ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا
مَلٰٓئِكَةً ۙ وَّمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ
اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ

(اور آپ کو کیا خبر ہے کہ دوزخ کیا ہے،
نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے، آدمی
کو جھلس دے، اس پر انیس (فرشتے)
مقرر ہیں اور ہم نے دوزخ پر فرشتے
ہی رکھے ہیں اور ان کی تعداد کو کافروں
کے لیے آزمائش بنائی ہے)

وَنَادَوْا يٰمٰلِكُ لِيَقْضِ
عَلَيْنَا رَبُّكَ ۭ قَالَ اِنَّكُمْ
مّٰكِثُوْنَ ۝۲

(اور وہ پکاریں گے، اے مالک تیرا
پروردگار ہمارے کام تمام کر دے،
وہ کہے گا، تمہیں تو ہمیشہ رہنا ہے)

۳ وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ
لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا
رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ

(اور دوزخی، جہنم کے داروغہ سے
کہیں گے، کہ تم اپنے رب سے عرض
کرو، کہ وہ ہم سے کسی روز تو عذاب

۱؎ التحریم۔ ۶ ۲؎ المدثر۔ ۲۷ تا ۳۱ ۳؎ زخرف۔ ۷۷

Marfat.com

الْعَذَابِ ۝ قَالُوْٓا اَوَلَمْ تَكُ
تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ
قَالُوْا بَلٰى ؕ قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا
دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ
ضَلٰلٍ ۝ [1]

ہلکا کر دیا کرے، وہ کہیں گے، کیا تمہارے
پاس تمہارے رسول نشانیاں لے کر نہ
آئے تھے، کہیں گے، ہاں! آئے تھے،
کہیں گے، پس پکاروں، اور کافروں
کا پکارنا محض بے سود ہوگا۔)

---

[1] المومن - ۴۹، ۵۰

قرآن مجید

اللہ تعالےٰ نے مخلوق کی رہنمائی کے لیے مختلف اوقات میں چھوٹی اور
ی کتابیں اتاریں تاکہ مخلوق کے عقائد، حقیقت کے مطابق اور ان کے اعمال،
ہ تعالےٰ کے بنائے ہوئے اور پسندیدہ قانونِ زندگی کے مطابق رہیں،
مخلوق کا پیدا کرنے والا ہی خوب جانتا ہے، کہ مخلوق کے لیے کون سا
لقہ زندگی، دنیا میں اطمینان، عزت اور ترقی کا ذریعہ ہے اور مرنے کے
د انہیں ابدی اور آرام دہ زندگی سے ہمکنار کر سکتا ہے،

چنانچہ آسمانی کتابوں کے بارے میں اللہ تعالےٰ کے دین یعنی اسلام نے
وضاحت کی۔

(۱) اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید نازل کیا۔ قرآن مجید کے نظریات ایک روشن
حقیقت ہیں اور قرآن مجید کا نازل کرنے والا تمام جہانوں کا خالق و رب ہے،

(۲) اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور دوسرے انبیاء علیہ السلام
پر صحیفے نازل کیے۔ اور حضرت داؤد علیہ السلام پر زبور، حضرت موسیٰ علیہ السلام
پر تورات اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل کی۔ قرآن مجید کی تعلیمات پہلی
آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہیں۔

(۱۳) قرآن مجید رمضان المبارک کے مہینہ میں ایک مبارک رات میں عرش سے آسمانِ دنیا پر نازل کیا گیا پھر ۲۳ برس میں تھوڑا تھوڑا کر کے حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

(۱۴) قرآن مجید کی وحی حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے رہے جو ایک طاقتور اور امانت دار فرشتہ ہے۔ اور قرآن مجید عربی زبان میں نازل ہوا۔

(۱۱) اِنَّا اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ۔۔۔ (بے شک ہم نے تیری طرف سچی کتاب اتاری ہے)

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ ۔۔۔ (اور مجھ پر یہ قرآن اتارا گیا ہے، تاکہ

لِاُنْذِرَكُمْ وَمَنْۢ ۔۔۔ تمہیں اس کے ذریعہ سے ڈراؤں اور

بَلَغَ ط (انعام - ۱۹) جس جس کو یہ قرآن پہنچے)

الٓمّٓ ۚ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا ۔۔۔ (اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہ کتاب

رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔۔۔ جہان کے پالنے والے کی طرف سے

نازل ہوئی ہے۔

---

(۱۲) اِنَّ هٰذَا لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۔۔۔ (بے شک یہی پہلے صحیفوں میں ہے

صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۔۔۔ یعنی ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں

وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۔۔۔ (اور ہم نے داؤد کو زبور دی)

لہ نساء - ۱۰۵ ۲ انعام - ۹۲ ۳ سجدہ - ۲ - ۴ اعلیٰ - ۱۸، ۱۹

۵ النباء ۱۶۳ -

Marfat.com

وَاٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ
جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۵
وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ
الْاِنْجِيْلَ ۙ۲
(۳) شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ
فِيْهِ الْقُرْاٰنُ ۙ۳
حٰمٓ ۚ وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ
اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ
مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ۙ۴
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ
فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۙ۵
وَقُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ
عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ
نَزَّلْنٰهُ تَنْزِيْلًا ۙ۶
(۴) وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ
الْعٰلَمِيْنَ ۙ نَزَلَ بِهِ

اور ہم نے موسیٰ کو کتاب دی اور اسے
بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا،
(اور اسی نے اس کتاب (قرآن) سے پہلے
تورات اور انجیل اتاری)
(رمضان کا وہ مہینہ ہے جس میں قرآن
نازل کیا گیا)
(روشن کتاب کی قسم ہے ہم نے اسے
مبارک رات میں نازل کیا ہے بیشک
ہمیں ڈرانا مقصود تھا۔)
(بلکہ وہ قرآن ہے بڑی شان والا۔
لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)۔
(اور ہم نے قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے
اتارا تاکہ تو مہلت کے ساتھ اسے
لوگوں کو پڑھ کر سنائے اور ہم نے
اسے آہستہ آہستہ اتارا ہے۔ اور
یہ قرآن رب العالمین کا اتارا ہوا ہے۔

---

۲۲ ۵۱ بنی اسرائیل - ۲ ۵۲ آل عمران - ۳ ۵۳ بقرۃ ۱۸۵ ۵۴ دخان آتا ۳ ۵۵ برمنہ
۵۶ بنی اسرائیل - ۱۰۶ -

الرُّوحُ الْاَمِيْنُ ۙ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ۙ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ ۙ [1]

اے امانت دار فرشتہ لے کر آیا ہے تیرے دل پر تاکہ تو ڈرانے والوں میں سے ہو صاف عربی زبان میں)

قرآن مجید کو بدلنا ممکن نہیں

(۵) پہلی آسمانی کتابیں ایک مقررہ وقت تک کے لیے تھیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کا وعدہ نہیں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج کی تورات و انجیل اور زبور یا دوسری آسمانی کتابیں آسمان سے نازل شدہ الفاظ و مفاہیم پر مشتمل نہیں ہیں بلکہ لوگوں نے انہیں اپنی اغراض کے مطابق بدل دیا۔ مگر قرآن مجید قیامت تک کے لیے ہر قوم کی طرف کتاب ہدایت ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا۔ کہ قرآن مجید ہم نے نازل کیا ہے اور ہم اس کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کرینگے اور کوئی طاقت بھی قرآن مجید کو نہیں بدل سکتی۔ اور چونکہ قرآن مجید حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اس لیے قرآن مجید کے پہلے شارح خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اور شرح یقیناً متن قرآن سے زائد ہوتی ہے یہ شرح حدیث کہلاتی ہے۔ آپ نے کلام و افعال کے ذریعہ قرآن مجید کی تشریح کی۔ اللہ تعالیٰ نے حدیث کی حفاظت کا ذمہ بھی لیا ہے چنانچہ محدثین کرام نے حدیث کی حفاظت کرنے کا حق ادا کر دیا

---

[1] الشعراء ۱۹۲ تا ۱۹۵۔

چاہیے اسلام دشمن عناصر کو برا لگے۔

(۶۱) اگر تمہیں قرآن مجید کے کتاب اللہ ہونے میں شک ہو۔ تو تم عربی زبان کے ماہرین ہو۔ آؤ اس جیسی فصاحت و بلاغت پر مشتمل ایک سورت ہی بنالو۔ مگر تم قیامت تک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ انسان اور جنات بھی مل کر ایسا نہیں کر سکے۔ چنانچہ عربی زبان میں ڈکشنریاں لکھنے والے اور بڑے بڑے غیر مسلم عربی شعراء بھی قرآن مجید کا مقابلہ نہ کر سکے۔

(۶۲) لوگ پہلی آسمانی کتابوں کو آسمانی تسلیم نہیں کرتے تھے۔ مگر قرآن مجید نے ان کو آسمانی کتابیں تسلیم کیا۔ البتہ پہلی آسمانی کتابیں غیر مسلم مذہبی خود غرض لیڈروں کی سازشوں کا شکار ہو کر تبدیل ہو چکی ہیں۔ چنانچہ فرمایا

(۵) اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝[1]

(بے شک ہم نے یہ نصیحت اتاری ہے اور بے شک ہم اس کے نگہبان ہیں)

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ؕ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝

(آپ (وحی ختم ہونے سے پہلے) قرآن پر اپنی زبان نہ ہلایا کریں تاکہ آپ اسے جلدی جلدی لیں۔ بیشک اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے۔

---

[1] الحجر-۹۔

Marfat.com

فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۚ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ؕ[1]

پھر جب ہم اس کی قرأت کر چکیں تو اس کی قرأت کا اتباع کیجئے۔ پھر بے شک اس کا کھول کر بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے

وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۝[2]

(اور ہم نے تیری طرف ذکر (قرآن) نازل کیا، تاکہ تو لوگوں کے لیے واضح کرے جو ان کی طرف نازل کیا گیا۔ اور تاکہ وہ غور کریں)

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝[3]

(اور اپنے رب کی کتاب سے تیری طرف وحی کی گئی ہے پڑھا کر اس کے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں، اور تو اس کے سوا کوئی پناہ کی جگہ نہیں پائے گا۔

(۶۱) وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ص وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ

(اور اگر تمہیں اس چیز میں شک ہے جو ہم نے اپنے بندے پر نازل کی ہے، تو ایک سورت اس جیسی لے آؤ اور اللہ کے سوا جس قدر

---

[1] قیمۃ - ۱۶ تا ۱۹ [2] نحل - ۴۴ [3] کہف - ۲۷ -

Marfat.com

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝

تمہارے حمایتی ہوں، بلکہ ہو، تم اگر سچے ہو!

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓى اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ۝

کہ دو، اگر سب آدمی اور سب جن مل کر بھی ایسا قرآن لانا چاہیں، تو ایسا نہیں لا سکتے اگرچہ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا مددگار کیوں نہ ہو۔

(اس نے تجربہ بھی کتاب نازل فرمائی جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے)

نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ۝

قرآن مجید کتاب ہدایت ہے

(۸) جو شخص اللہ تعالےٰ کا ہی خوف لے کر قرآن مجید پڑھے گا۔ اس کے سامنے سیدھی راہ یعنی اسلام کی صداقت کھل کر آجائے گی۔ ائمہ ضلالت اور مبتدعین یا بدنیتی سے کتاب اللہ کا مطالعہ انسان کو راہ پر نہیں لایا کرتا۔ اگر راہ ہدایت کا واقعی متلاشی ہوا۔ تو قرآن مجید پڑھتے ہوئے راہ پائے گا۔ اور یہ کتاب ہدایت وشفا ہے۔

(۹) اس کتاب کا یہ اثر ہے۔ کہ پڑھنے والا کلام اللہ کی تاثیر سے متاثر ہوتا ہے، اور کفر کے اندھیروں سے نکل کر اسلام کی روشنی کی طرف آجاتا ہے،

سلہ بقرۃ ۲۲ سلہ بنی اسرائیل ۸۸ سلہ آل عمران ۳۔

Marfat.com

(۱۰) جس قدر قرآن مجید پڑھ سکو روزانہ تلاوت کرو اور ترتیل کے ساتھ اطمینان کے ساتھ پڑھو۔ اور معانی پر بھی غور کرو۔ اور جب اس کے معانی جانتا ہو گا۔ تو غور کرنے کے حصے سے محروم رہے گا

(۱۱) اس کتاب کے کئی نام ہیں۔ مثلاً قرآن مجید۔ قرآن حکیم۔ قرآن مبین۔ قرآن ذکر۔ تذکرہ۔ رحمت۔ شفاء، فرقان۔ صدی۔ برہان۔ نورِ مبین وغیرہ۔

(۱۲) قرآن مجید آسان کر دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو

(۱۳) کسی بے وضو شخص کے لیے قرآن مجید کو چھونا حرام ہے، اور قرآن مجید سے پہلے اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم پڑھ لینا چاہیئے۔

قرآن مجید پڑھنے کی آواز آرہی ہو۔ تو تلاوت سننا ضروری ہے بات وقت باتیں کرنا سخت جرم ہے،

(۱۴) جو لوگ قرآن مجید کے احکامات کے مطابق زندگی نہیں گزارتے حکمران اور قاضی کتاب و سنت کے مطابق احکامات جاری نہیں کرتے وہ کافر ظالم اور فاسق ہیں۔

اب نمبر وار آیات پڑھتے جایئے اور مفہوم سمجھتے جایئے

(۸) الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى

(یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں کوئی نہیں، ڈر والوں کے لیے ہدایت کر دو یہ ایمان داروں کے

لہ بقرۃ - ۱ تا ۲ -

وَّشِفَآءٌ ۙ[1]

ہدایت اور شفا ہے)

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ

بے شک یہ قرآن وہ راہ بتاتا ہے جو

لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ ۙ[2]

سب سے سیدھی ہے)

(۹) اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ

اللہ ہی نے بہترین کلام نازل کیا ہے

كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيَ ۖ

یعنی کتاب باہم ملتی جلتی ہے (اس کی

تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ

آیات) دہرائی جاتی ہیں جس سے خدا

يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ

ترس لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے

تَلِيْنُ جُلُوْدُهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ

ہیں پھر ان کی کھالیں نرم ہو جاتی ہیں

اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ[3]

اور دل یاد الٰہی کی طرف راغب ہو

جاتے ہیں)

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

(یہ ایک کتاب ہے ہم نے اسے

اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ

تیری طرف نازل کیا ہے، تاکہ تو لوگوں

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ

کو اندھیروں

بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ

سے روشنی کی طرف۔ ان کے رب کے

الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ[4]

حکم سے نکالے، غالب، تعریف کیے

ہوئے کے راستہ کی طرف)

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ۚ

(پس پڑھو جتنا قرآن میں سے آسان ہو)

---

[1] حم السجدۃ ۴۴۔ [2] بنی اسرائیل ۹۔ [3] زمر ۲۳۔ [4] ابراہیم ۱۔ [5] مزمل ۲۰۔

Marfat.com

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴ (اور قرآن کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کرو)

اسمار القرآن الکریم !

(۱۱) ہم قرآن مجید کے چند اسماء کا ذکر کرتے ہیں ورنہ اسماء ان کے علاوہ اور بھی مذکور ہیں۔

ق تقف وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ..... ق - ۱

يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ..... يٰسٓ - ۲

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ..... يٰسٓ - ۶۹

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ.. يوسف - ۲

اِلَّا تَذْكِرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ..... طٰهٰ - ۳

هُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُحْسِنِيْنَ ..... لقمٰن - ۲

وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ۔

(بنی اسرائیل ---- ۸۲) وانزل الفرقان ---- آل عمران - ۴ ؛

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا - النساء - ۱۷۵ !

(۱۲) وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ۝۱۷

(اور البتہ ہم نے سمجھنے کے لیے قرآن مجید کو آسان کر دیا پھر کوئی ہے سمجھنے والا

۱؎ مزمل - ۴ ۲؎ قمر - ۱۷ -

اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ ۙ۱ فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ۙ۲ لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ؕ۳	(کہ بے شک یہ قرآن بڑی شان والا ہے ایک پوشیدہ کتاب میں لکھا ہوا ہے جسے بغیر پاک (لوگوں) کے اور کوئی نہیں چھوتا)
فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ۲ وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ؕ۳	(سو جب تو قرآن پڑھنے لگے، تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ لے) (اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے)

کافر، فاسق اور ظالم کون ہے

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ؕ۴	(اور جو کوئی اسکے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ کافر ہیں)
وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ	(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ

---

۱ واقعہ ۷۷، ۷۸، ۷۹ نمل ۹۲ اعراف ۲۰۴ مائدہ ۴۴۔

الظّٰلِمُوْنَ ۝[۱]

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ
اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ
الْفٰسِقُوْنَ ۝[۲]

ظالم ہیں)

(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ
کرے جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ
نافرمان (غنڈے) ہیں)

---

[۱] مائدہ - ۴۵ [۲] مائدہ - ۴۷

Marfat.com

ایمان بالرسل والانبیاء۔

ہر حالت میں اطاعتِ رسول ضروری ہے

(۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی بلا شرط اطاعت کرنا ضروری ہے۔ جو شخص نبی اور رسول کے حکم کو تسلیم نہ کرے وہ کافر ہے۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ دل و جان سے بخوشی اطاعتِ رسول کرے۔ اور نبی کے حکم کے بعد کسی مسلمان کو اختیار نہیں کہ وہ نبی کے حکم کی بجائے اپنی رائے اور مرضی کو ترجیح دے۔

(۲) اگر مسلمان حکمران اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا تابعدار ہو۔ اور اسلام کے خلاف احکام نہ دے تو اس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ مگر خدا اور اس کے رسول کے باغی حکمران کی اطاعت حرام ہے۔ اگر حکمران اور رعایا میں اختلاف ہو جائے یا مسلمانوں کا باہم اختلاف ہو جائے۔ تو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر اتفاق کرنا مسلمان ہونے کی علامت ہے۔ اور اسلام کے فیصلے کو رد کرنا کفر کی علامت ہے۔

(۳) اللہ اور اس کے رسول دونوں پر ایمان اور دونوں کی اطاعت ضروری

Marfat.com

ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھے اور خدا تعالیٰ کی اطاعت کرے۔ مگر رسولوں پر ایمان اور ان کی اطاعت سے سرکشی کرے وہ قطعی کافر ہے۔ اسی طرح کسی زمانے کے ایک نبی یا رسول کا انکار بھی کفر ہے۔ البتہ عملی اطاعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہوگی کیونکہ ہم نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پایا ہے۔

(۴) ہر قوم کی طرف اللہ تعالےٰ نے نبی اور رسول مبعوث فرمائے۔ نبی اور رسول کے ہر ثابت شدہ حکم کی اطاعت کرنا اور اس پر ایمان لانا ضروری ہے۔ جو شخص نبی کے حکم کو تسلیم نہ کرے وہ کافر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

(۱) مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ج [1]

(جس نے رسول کا حکم مانا اس نے اللہ کا حکم مانا)

[1] فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝ [2]

سو تیرے رب کی قسم ہے یہ کبھی مومن نہیں ہوں گے جب تک اپنے اختلاف میں تجھے منصف نہ مان لیں پھر تیرے فیصلے پر کوئی تنگی نہ پائیں۔ اور خوشی سے قبول کریں۔

وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ [3]

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر تم ایماندار ہو۔

---

[1] نساء، ۸۰، [2] نساء، ۶۵، [3] انفال، ۱،

Marfat.com

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝[1]

کہہ دو، اگر تم اللہ کی محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو تاکہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ۭ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا ۝[2]

اور کسی مومن مرد اور مومن عورت کو لائق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی کام کا حکم دے تو انہیں اپنے کام میں اختیار باقی رہے۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو وہ صاف گمراہ ہوا۔

وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ڰ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ[3]

اور جو کچھ تمہیں رسول دے اسے لے لو اور جس سے منع کرے اس سے رک جاؤ۔

حاکم کی اطاعت مشروط ہے اختلاف کی صورت میں فیصلہ نبوت تسلیم کرنا چاہیے

(۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ

اے ایمان والو، اللہ کی فرمانبرداری کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں، پھر اگر آپس میں کسی چیز میں

---

[1] آل عمران ۳۱، [2] احزاب ۳۶، پ۲۲، ع۲، [3] حشر ۷،

Marfat.com

فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ
إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ
كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَّ
أَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۝[1]

جھگڑا کرو تو اسے اللہ اور اس کے رسول
کی طرف پھیرو۔ اگر تم اللہ اور قیامت
کے دن پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی بات
اچھی ہے اور انجام کے لحاظ سے
بہت بہتر ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ
اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ
يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ
وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا ۝[2]

اور البتہ تمہارے لیے رسول اللہ
میں اچھا نمونہ ہے۔ جو اللہ اور قیامت
کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت
یاد کرتا ہے۔

ہر نبی پر ایمان ضروری ہے

(۳) إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللَّهِ
وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا
بَيْنَ اللَّهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ
نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَكْفُرُ
بِبَعْضٍ لا وَيُرِيدُونَ أَنْ
يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذَٰلِكَ
سَبِيلًا ۝[1]

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے
رسول کے ساتھ کفر کرتے ہیں۔
اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں
کے درمیان فرق رکھیں اور کہتے
ہیں کہ ہم بعضوں پر ایمان لائے ہیں
اور بعضوں کے منکر ہیں اور چاہتے
ہیں کہ کفر اور ایمان کے درمیان ایک

---

[1] النساء ۵۹، [2] الاحزاب ۲۱۔

Marfat.com

راہ نکالیں۔

أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝[1]

ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں۔ اور ہم نے کافروں کے واسطے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّن رُّسُلِهِ قف[2]

ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔

قُولُوا آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ ۝[3]

کہ دو، ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس پر جو ہم پر اتارا گیا اور جو ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد پر اتارا گیا۔ اور جو موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کو دیا گیا اور جو دوسرے نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا۔ ہم کسی ایک میں ان میں سے فرق نہیں کرتے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔

۴۔ وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا ۝[4]

اور البتہ تحقیق ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا۔

---

[1] نساء ۱۵۱، ۱۵۲ پ ۶، ع ۱، [2] بقرہ ۲۸۵، [3] البقرۃ ۱۳۶، [4] نحل ۳۶،

Marfat.com

اللہ جس کو چاہتا ہے نبوت اور رسالت عطا کرتا ہے

(۵) اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے نبی اور رسول بناتا ہے۔ اور جس پر چاہتا ہے اپنا پیغام اتارتا ہے۔ کوئی شخص خود ریاضت کر کے نبی اور رسول نہیں بن سکتا۔

نبوت اور رسالت عطا کرنیوالا

(۵) اَللّٰهُ يَصْطَفِيْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّمِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ۝[1]

فرشتوں اور آدمیوں میں سے رسول چنتا ہے بے شک اللہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

وَاللّٰهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ ۝[2]

اور اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ مخصوص کرتا ہے

وَاِذَا جَاۗءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ رُسُلُ اللّٰهِ ۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ ۭ

اور جب ان کے پاس کوئی آیت آتی ہے تو کہتے ہیں ہم نہیں مانیں گے جب تک کہ وہ چیز خود ہمیں نہ دی جائے جو اللہ کے رسولوں کو دی گئی اللہ بہتر جانتا ہے کہ اپنی پیغمبری کس سے لے یعنی کس کو رسول بنائے

---

[1] الحج ۷۵۔ [2] البقرہ ۱۰۵ [3] الانعام ۱۲۴،

خصوصیاتِ نبی و رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۶) سب سے اعلیٰ اخلاق رسول کا ہی ہوتا ہے۔ اس لیے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ زندگی اور اخلاق پر ہی عمل پیرا ہونا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ زندگی پر عمل چھوڑ کر کافروں کے طریقۂ زندگی پر عمل کرنے والا سخت درجہ کا جاہل اور مجرم ہے۔

(۷) نبی اور رسول کا از حد احترام کرنا، ایمان کی علامت ہے۔ نبی اور رسول کے سامنے با ادب رہے۔ اسے عام آدمی کی طرح نہ ملے۔ ورنہ اپنے اعمال برباد کر بیٹھے گا۔

(۸) نبی کی طرف اللہ تعالیٰ وحی کرتا ہے اور اپنا پیغام پہنچاتا ہے، پہلے زمانہ میں بھی مختلف انبیاء علیہم السلام کی طرف اللہ تعالےٰ نے اپنا پیغام فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا۔

(۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبی امی ہیں۔ یعنی آپؐ نے کسی انسان سے لکھنا پڑھنا نہیں سیکھا اور آپ کی قوم بھی زیادہ امی لوگوں پر مشتمل تھی۔ اپنی امت کو کتاب اللہ اور حکمت سکھائی۔ اور انہیں پاکیزگی کا درس دیا۔

(۱۰) نبی کا کام یہ ہے۔ کہ امت کو اسلام کی طرف بلائے۔ لیکن اگر لوگ دھیان نہ کریں۔ تو نبی نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ اور بری الذمہ ہوگیا۔

(۱۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلیغ کا اجر نہیں مانگتے۔ اور آپ تکلفات سے دور رہتے ہیں۔

(۱۲) عام طور پر ہر نبی جس قوم میں مبعوث ہوتا ہے اس قوم کی زبان میں پیغام خدا کرتا ہے۔ البتہ آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے عرب قوم کو یہ شرف بخشا کہ قیامت تک کی ہر قوم کے لیے رسول عربی ہی رہنما ہیں۔ اور عربوں کو یہ شرف اللہ تعالیٰ نے عطا کیا۔ آخر عربوں میں کچھ خوبی تھی۔ تو ہی یہ شرف عطا کیا۔ دلو کرہ الکافرون۔

(۱۳)۔ نبی کا کلام وحی کا درجہ رکھتا ہے۔ اور کلام و فعل نبی کو حدیث کہتے ہیں انمیں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے وہ کافر ہے اور اس نے قرآن مجید کا انکار کر دیا۔

(۱۴) نبی اور رسول ہر گناہ سے پاک ہوتا ہے۔ اور یہ درجہ نبی کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں۔

(۱۵) نبی، اللہ کا پیغام پوری امانت داری کے ساتھ پہنچاتا ہے اور اس میں خیانت نہیں کرتا۔

(۱۶) شاعری، مقام نبوت کے مناسب نہیں۔ اس لیے شاعری جیسی فضول چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں سکھائی گئی۔

(۱۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر از حد مہربان ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ لوگ خدا کے دین میں داخل ہو کر دوزخ سے بچ جائے

سیرت حسنہ

(۶) لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُوْلِ — البتہ تمہارے لیے رسول اللہ میں

لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝[1]

اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے۔ اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝[2]

اور بے شک آپ تو بڑے عظیم اخلاق پر ہیں (اور بے شک آپ تو بڑے ہی خوش خلق ہیں۔

احترام رسول

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝[3]

اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پہل نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بیشک اللہ سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝[4]

اے ایمان والو، اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو جیسے کہ تم ایک دوسرے سے کرتے ہو کہیں تمہارے اعمال برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔

---

[1] احزاب ۲۱۔ [2] قلم ۴۔ [3] حجرات ۱۔ [4] حجرات ۲ تا ۵۔

Marfat.com

وحی کرنا اللہ کا کام ہے

(۸) اِنَّآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ كَمَآ اَوْحَيْنَآ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ۝

ہم نے تیری طرف وحی بھیجی جیسے کہ نوحؑ پر وحی بھیجی اور ان نبیوں پر جو اس کے بعد آئے۔ اور ہم نے ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور اسحاقؑ اور یعقوبؑ اور اس کی اولاد اور عیسیٰؑ اور ایوبؑ اور یونسؑ اور ہارونؑ اور سلیمانؑ پر وحی بھیجی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔

خصائصِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(۹) لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۝[۲]

اللہ نے ایمان والوں پر احسان کیا ہے جو ان میں انہیں میں سے رسول بھیجا ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔

(۱۰) وَمَنْ تَوَلّٰى فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ۝[۳]

اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تجھے ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا۔

---

[۲] نساء ۱۶۴

[۳] آلِ عمران۔ ۱۶۴

Marfat.com

مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ	کہہ دو، میں اس پر تم سے کوئی مزدوری نہیں
مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ ۝ ۱	مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والوں میں ہوں
وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ	اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم کی زبان
اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ لِيُبَيِّنَ	میں بھیجا ہے تاکہ انہیں کے لیے کھول کر بیان
لَهُمْ ۲	کرے، تاکہ انہیں سمجھا سکے،
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ	اور وہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا
هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ۳	بلکہ یہ تو وحی ہے جو اس پر آتی ہے۔
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝	بے شک ہم نے آپ کو کھلم کھلا فتح دی۔
لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ	تاکہ آپ کے اگلے اور پچھلے گناہ
مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ ۝ ۴	معاف کر دے۔
وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ۝	اور اللہ تجھے لوگوں سے بچائے گا
مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ۝ ۵	اور کسی نبی کو لائق نہیں کہ وہ خیانت کرے
وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا	اور ہم نے نبی کو شعر نہیں سکھایا اور نہ یہ
يَنْۢبَغِيْ لَهٗ ۝ ۶	اس کے مناسب ہی تھا۔
لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ	البتہ تحقیق تمہارے پاس تم ہی میں سے
اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا	رسول آیا ہے اسے تمہاری تکلیف گراں
عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ	معلوم ہوتی ہے تمہاری بھلائی پر وہ حریص

---

۱ پ۲۳ ص۔ ۲ پ۱۳ ابراہیم ۴۔
۳ پ۲۷ النجم ۳۔ ۴ پ۲۶ الفتح ۲۔ ۵ پ۴ ماندہ ۶۷۔
۶ پ۱۹ الشعراء ۶۹۔ پ۲۲ یٰسین ۶۹۔

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ [1]

ہے ایمانداروں پر نہایت شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ [2]

اور تجھ کو ہم نے تمام جہانوں کے رحمت بنا کر بھیجا۔

(۱۸) جو اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے یا کسی بھی رسول یا نبی کو تکلیف دیتا ہے وہ اور بے ایمان ہے اسی طرح وارث رسول یعنی علماء کرام جو رسول اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ انکا دشمن بھی بے ایمان ہے۔

(۱۹) اکثر انبیاء علیہم السلام نے معجزات پیش کیے۔ معجزہ کا مفہوم یہ کسی نبی کے ہاتھ پر ایسا کام صادر ہو۔ جو انسانی قوتوں اور انسانی سے بالاتر ہو۔ مثلاً انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہو جانا کروڑ ہا انسان وضو کرے اور پانی پیئے۔ بغیر دوا کھلائے مردے کو ہاتھ لگا وہ زندہ ہو جائے۔ بغیر پانی یا دوا ڈالے آگ کا بجھ جانا زمین کے اندر درخت کا چل کر آنا اور گواہی دے کر واپس چلے جانا، چاند کا ٹکڑے ہو کر آنا واپس جا کر مل جانا وغیر ذلک،

اور اگر ایسا کام کسی نیک مسلمان کے ہاتھ پر صادر ہو۔ تو اسے کرامت کہا جاتا ہے۔ اور اس سے ملتا جلتا کام بدمعاش یا کافر کے ہاتھ صادر ہو، تو اسے استدراج یعنی شعبدہ بازی کہا جاتا ہے البتہ شعبدہ باز مخفی اسباب ضرور ہوتے ہیں۔ اور ایک شعبدہ باز یقیناً معجزہ یا کرامت

---

[1] التوبہ، ۱۲۸ [2] الانبیاء، ۱۰۷،

Marfat.com

م صادر نہیں کرسکتا. بلکہ اس سے ملتا جلتا ایک دھوکہ پر مشتمل کام صادر
ہے کہ لوگ اسے دیکھ کر بے وقوف بن جائیں۔
معجزہ نبی کے ذاتی اختیار میں نہیں ہوتا. جب اللہ تعالیٰ چاہے
تب ہی معجزہ صادر ہوتا ہے، اور کرامت کا بھی یہی حال ہے. مگر شعبدہ
بازی ایک فن ہے. جو ہر وقت دکھایا جاسکتا ہے۔
حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے زمین پر ایسا سیلاب آیا کہ زمین
کے ہر سوراخ سے پانی بہ نکلا تنوروں سے پانی ابلنے لگا. آخر کار مسلمانوں
کے سوا سب کافر ڈوب کر مر گئے۔
حضرت ہود علیہ السلام کی دعا سے اس قدر بڑی اونٹنی پیدا ہوئی۔
کہ وہ تنہا ہی چشمے کا سارا پانی پی جاتی۔
حضرت ابراہیم علیہ السلام پر جلتی ہوئی زبردست آگ اچانک ٹھنڈی پڑ گئی
اور کافروں کو اپنے منصوبے میں نامرادی حاصل ہوئی۔
حضرت داؤد علیہ السلام آگ میں ڈالے بغیر لوہے کی سلاخیں اور
زرہیں بنا لیتے تھے۔ جیسے لوہا نہ ہو بلکہ گندھی ہوئی مٹی ہو۔
حضرت سلیمان علیہ السلام ہواؤں پر اڑتے پھرتے اور انسان، جن
اور چرند، پرند پر حکمران تھے۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا مارنے سے سمندر میں بارہ خشک
راستے بن گئے۔ چٹان سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور روزانہ من وسلویٰ
کھانے کے لیے اترتا۔

- حضرت عیسٰی علیہ السلام نے پہلے دن ہی لوگوں سے کلام کیا۔ مٹی کا پرندہ بنا کر پھونک لگاتے تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنے لگتا۔ مردے کو کہتے کہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا تو وہ زندہ ہو جاتا۔
- حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات شمار سے باہر ہیں آپ کے حکم سے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ اور عرب کے پہاڑ کے دونوں طرف سے ایک ایک حصہ گذر کر دونوں حصے پھر مل گئے۔ درخت نے قریب آکر آپؐ کی رسالت کی گواہی دی اور پھر اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ صلح حدیبیہ میں آپؐ نے پانی کے پیالہ میں ہاتھ رکھا۔ تو انگلیوں سے پانی جاری ہوا۔ اور ڈیڑھ ہزار مسلمانوں نے وضو کیا اور پانی پیا۔ آپ ایک ہی رات میں مسجد اقصٰی تک تشریف لے گئے اور پھر آسمانوں کی سیر کر کے اس رات واپس دنیا میں تشریف لے آئے۔ اور خود قرآن مجید ایک معجزہ ہے کہ آج تک کوئی بڑے سے بڑا عربی دان اس کا مقابلہ نہ کر سکا۔ معجزہ کا انکار دراصل قرآن مجید کا انکار یعنی کفر ہے۔

دشمنِ نبیؐ ملعون ہے

(۸) اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ عَذَابًا مُّھِیْنًا ۝[1]

جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لیے ذلت کا عذاب تیار کیا ہے۔

---

[1] الاحزاب ۵۷

معجزات انبیاء علیہم السلام

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے گاہے گاہے معجزے ظاہر ہوتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کے سامنے ایک ایسی عاجز کرنے والی دلیل آجائے کہ پیغمبر کی رسالت کا ثبوت ان کے سامنے آجائے اور وہ رسول اللہ پر ایمان لاکر دوزخ سے بچ جائیں۔

چنانچہ فرمایا:-

وَمَا نُرْسِلُ بِالْاٰيٰتِ اِلَّا تَخْوِيْفًا[1]

اور یہ معجزات تو ہم محض ڈرانے کے لیے بھیجتے ہیں۔

معجزہ سے مراد یہ ہے۔ کہ نبی و رسول کے ہاتھ پر ایسا کام صادر ہو جو انسانی قوتوں اور وسائل سے بالاتر ہو اور وہ نبی کے ہاتھ پر صادر ہو۔ مثلاً مردہ کا زندہ کرنا۔ آگ کا پانی ڈالے بغیر بجھ جانا وغیرہ۔

لیکن یہ بھی یاد رہے کہ معجزہ صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہوتا ہے۔

چنانچہ فرمایا:-

(۱۱) وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ[2]

اور کسی رسول کے اختیار میں نہ تھا کہ وہ اللہ کے حکم کے سوا کوئی معجزہ لاتا۔

چند پیغمبروں کے معجزات کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

---

[1] بنی اسرائیل، ۵۹ [2] مومن ۷۸

حضرت نوح علیہ السلام کا معجزہ

حَتّٰٓى اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ[1]

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آپہنچا اور تنور نے جوش مارا ہم نے کہا کشتی میں ہر قسم کے جوڑا نر مادہ چڑھا لے اور اپنے گھر والوں کو بھی مگر وہ جن کے متعلق (غرق کرنیکا) فیصلہ ہو چکا ہے اور سب ایمان والوں کو بھی کشتی پر بٹھالو)

حضرت ہود علیہ السلام کا معجزہ

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّ لَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ۚ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ؕ[2]

کہا یہ اونٹنی ہے اس کے پینے کا ایک دن ہے اور ایک دن معین تمہارے پینے کے لیے ہے اور اسے برائی سے ہاتھ نہ لگانا ورنہ تمہیں بڑے دن کا عذاب پکڑ لے گا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا معجزہ

قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْٓا

انہوں نے کہا کہ اگر تمہیں کچھ کرنا ہے

[1] ہود ۴۰، پ ۱۲، ع ۴، [2] الشعراء ۱۵۵، ۱۵۶،

Marfat.com

اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝
قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ
سَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ ۝[1]

تو اسے جلا دو اور اپنے معبودوں کی مدد
کرو، ہم نے کہا اے آگ، ابراہیم پر سرد
اور راحت ہو جا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کا معجزہ

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا
فَضْلًا ۭ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ
وَالطَّيْرَ ۚ وَاَلَنَّا لَهُ
الْحَدِيْدَ ۝ اَنِ اعْمَلْ
سٰبِغٰتٍ وَّقَدِّرْ فِي السَّرْدِ
وَاعْمَلُوْا صَالِحًا ۭ[2]

اور بے شک ہم نے داؤد کو اپنی
طرف سے بزرگی دی تھی، اے پہاڑو
ان کی تسبیح کی آواز کا جواب دیا کرو۔ اور
پرندوں کو تابع کر دیا تھا۔ اور ہم نے ان کے
لیے لوہا نرم کر دیا تھا۔ کہ کشادہ زرہیں بنا
اور اندازے سے کڑیاں جوڑو اور تم
سب نیک کام کرو۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ

وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَ
قَالَ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا
مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا مِنْ
كُلِّ شَيْءٍ ۭ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

اور سلیمان، داؤد کا وارث ہوا اور
کہا اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی
گئی ہے اور ہمیں ہر قسم کے ساز و سامان
دیے گئے ہیں بے شک یہ صریح فضیلت ہے،

---

[1] الانبیاء ۶۸، ۶۹ [2] سبا ۱۰،

Marfat.com

الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ
فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ۝

اور سلیمان کے پاس اس کے لشکر جن اور انسان اور پرندے جمع کیے جاتے پھر ان کی جماعتیں بنائی جاتیں۔

وَلِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ غُدُوُّهَا
شَهْرٌ وَّرَوَاحُهَا شَهْرٌ ج
وَاَسَلْنَا لَهٗ عَيْنَ الْقِطْرِ ط
وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَّعْمَلُ
بَيْنَ يَدَيْهِ بِاِذْنِ
رَبِّهٖ ط وَمَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ
عَنْ اَمْرِنَا نُذِقْهُ مِنْ
عَذَابِ السَّعِيْرِ ۝ يَعْمَلُوْنَ
لَهٗ مَا يَشَآءُ مِنْ
مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ وَجِفَانٍ
كَالْجَوَابِ وَقُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ط

ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا تھا جس کی صبح کی منزل مہینے بھر کا سفر اور شام کی منزل مہینے بھر کا سفر تھی۔ اور ہم نے اس کے لیے تانبے کا چشمہ بہا دیا تھا اور کچھ جن اس کے آگے اس کے رب کے حکم سے کام کیا کرتے تھے۔ اور جو کوئی ان میں سے ہمارے حکم سے پھر جاتا تھا تو ہم اسے آگ کا عذاب چکھاتے تھے۔ جو وہ چاہتا اس کے لیے بناتے تھے۔ قلعے اور تصویریں اور حوض جیسے لگن اور جمی رہنے والی دیگیں،

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ

وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ط فَلَمَّا
رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ
وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ط

اور یہ کہ اپنی لاٹھی ڈال دے پھر جب اسے دیکھا، کہ سانپ کی طرح لہرا رہا ہے تو منہ پھیر کر الٹا بھاگا، اور

Marfat.com

مُوْسٰٓى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ قف اِنَّكَ
مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝ اُسْلُكْ يَدَكَ
فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ
مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ زَوَّاضْمُمْ
اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ
الرَّهْبِ فَذَانِكَ بُرْهَانٰنِ
مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ
وَمَلَا ئِهٖ ط[1]

پیچھے مڑ کر نہ دیکھا۔ اے موسیٰؑ! سامنے آ
اور ڈر نہیں، بے شک تو امن والوں
سے ہے۔ اپنے گریبان میں دہنا ہاتھ
ڈال دے جو بغیر کسی عیب کے چمکتا ہوا
نکلے گا اور دفع خوف کے لیے اپنا
بازو اپنی طرف ملا۔ سو تیرے رب کی طرف
سے فرعون اور اس کے سرداروں کے
لیے یہ دو سندیں ہیں۔

فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ
اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ط فَانْفَلَقَ
فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ۝[2]
وَنَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى ۝[3]

پھر ہم نے موسیٰ کو حکم بھیجا کہ اپنی
لاٹھی کو دریا پر مار پھر پھٹ گیا پھر ہر
ٹکڑا ایک بڑے ٹیلے کی طرح ہو گیا،
اور ہم نے تم پر من اور سلویٰ اتارا،

وَاِذِ اسْتَسْقٰى عَلَيْكُمُ الْمَنَّ
وَالسَّلْوٰى ۝ وَمُوْسٰى لِقَوْمِهٖ
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ط
فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ط
قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ط[4]

پھر جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لیے
پانی مانگا تو ہم نے کہا اپنے عصا کو پتھر پر
مار۔ سو اس سے بارہ چشمے بہ نکلے۔
ہر قوم نے اپنا گھاٹ پہچان لیا۔

---

[1] القصص ۳۱-۳۳۔ [2] الشعراء ۶۳۔ [3] طٰہٰ ۸۰۔
[4] بقرہ ۶۰۔

Marfat.com

حضرت عیسٰی علیہ السلام کا معجزہ

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ	جب فرشتوں نے کہا۔ اے مر
اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ	اللہ تجھ کو ایک بات کی اپنی طرف
اسْمُهُ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ	بشارت دیتا ہے اس کا نام مسیح
وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	بیٹا مریم کا ہوگا۔ دنیا اور آخرت
وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ وَيُكَلِّمُ	مرتبے والا اور اللہ کے مقربوں میں
النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ	ہوگا۔ اور جبکہ وہ ماں کی گود میں ہو گ
كَهْلًا وَّمِنَ	لوگوں سے باتیں کرے گا اور جبکہ وہ
الصّٰلِحِيْنَ ۝	عمر کا ہوگا نیکوں میں سے ہوگا۔
اَنِّيْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ	بے شک میں تمہارے رب کی طر
مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّيْٓ اَخْلُقُ لَكُمْ	سے تمہارے پاس نشانیاں لے کر آیا
مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْـَٔةِ الطَّيْرِ	کہ میں تمہیں مٹی سے ایک پرندہ کی شکل
فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ	دیتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہو
طَيْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَاُبْرِئُ	تو وہ اللہ کے حکم سے اڑتا جانور ہو جا
الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ	اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا
وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ	دیتا ہوں۔ اور اللہ کے حکم سے مرد
اللّٰهِ ۚ	زندہ کرتا ہوں۔

سلہ آل عمران ۴۶۔ سے آل عمران ۴۹۔

Marfat.com

مگر یہ بات یاد رکھئے۔ کہ آج کا مسلمان ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے دین کا وارث ہے۔ یہودیوں نے آسمانی دین کو بدل دیا۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بعد میں آنے والے نبیوں کا انکار کر کے کفر اور جہنم کی راہ اختیار کی۔ اور عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف اسی قدر بڑھا کر کی۔ کہ انہیں انسان کی بجائے خدا کا بیٹا کہہ کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر جھوٹ بولا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا انکار کیا۔ دین مسیح کو بدلا۔ یہودیوں نے تورات کو اور عیسائیوں نے انجیل کو بدل ڈالا۔ آج دونوں کا من گھڑت نظریات اور من گھڑت دین ہے۔ صرف مسلمان ہی ایسی قوم ہے۔ کہ جنہوں نے ہر نبی پر ایمان رکھا۔ اور اسلام ہی خدا تعالیٰ کا واحد اور ہر زمانے کا سچا دین ہے

آج ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں کی نیم برہنہ اور دلچسپ عورتیں بازاروں میں کھڑی ہو کر فلمی نقاب پر یا نسوانی نظارہ دکھاتے ہوئے عیسائیت کا لٹریچر تقسیم کرتی ہیں۔

مالی امداد، مفت تعلیم، مفت علاج اور ملازمتوں کی رشوت پیش کی جاتی ہے ایسا مذہب جو دلیل کی قوت کی بجائے بازاری عورتوں کے نظاروں، اور مالی و دنیاوی رشوتوں کا محتاج ہو۔ وہ آسمانی اور صحیح مذہب کیسے ہو سکتا ہے؟! مگر اسلام اس بات میں

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات

سُبْحَانَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی — وہ پاک ہے جس نے راتوں رات
بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ — اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ

Marfat.com

اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِىْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ط[1]

تک سیر کرائی جس کے گرداگرد ہم نے برکت رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی کچھ نشانیاں دکھا

(۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دل زمزم کے پانی سے دھوکر ایمان و حکمت سے بھر دیا گیا۔ پھر براق پر مسجد اقصیٰ تک لے جایا گیا۔ اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر سیر کرائی گئی۔ اور اس سے بلند ہو کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوئی اور پچاس نمازیں روزانہ پڑھنا فرض ہوئیں مگر بار بار کی درخواست کے بعد پانچ نمازیں رہ گئیں۔ اب جو پانچ نمازیں پڑھے گا اسے پچاس نماز کا ثواب ملے گا۔ ملخصاً من مشکوٰۃ ص ۵۲۶۔

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا اہل مکہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معجزہ دکھانے کے لیے کہا۔ آپؐ نے انہیں دکھا دیا کہ چاند دو ٹکڑے ہوا حتیٰ کہ دونوں ٹکڑوں کے درمیان حرا کا پہاڑ تھا۔ متفق علیہ مشکوٰۃ ص ۵۲۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب سفر ہجرت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلاش میں لوگ غار پر گذرے۔ تو اس کے دروازے پر مکڑی کا جالا تنا ہوا دیکھا۔ کہنے لگے: اگر یہاں کوئی اندر گیا ہوتا۔ تو دروازے کا مکڑی کا جالا ٹوٹا ہوتا ہے۔ آپؐ تین رات یہاں رہے۔ مشکوۃ ص ۵۴۳۔

(۴) ایک درخت جو وادی کے کنارے تھا۔ زمین کو پھاڑتا ہوا چلا اور آپؐ کے سامنے کھڑا ہوا۔ اور آپؐ (کی رسالت) کی تین بار گواہی دی

---

[1] بنی اسرائیل - ۱

جگہ واپس چلا گیا (مشکوٰۃ ۵۴۱) ملخصا

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں مکہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ جس طرف جاتے۔ تو پہاڑ اور درخت جو سامنے آتا وہ یہ کہتا: اے اللہ کے رسول آپ پر سلام ہو یعنی پہاڑ اور درخت بھی سلام عرض کرتے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے ایک ستون کے قریب کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹھاسنا لگا کر خطبہ دیتے جب آپ کے لیے منبر بنایا گیا اور آپ اس پر بیٹھے۔ تو وہ کھجور بلند آواز سے اس قدر روئی کہ قریب تھا کہ اونٹ کے مارے پھٹ جاتا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اترے اسے پکڑ کر ساتھ لگایا۔ تو وہ ایسے رو رہا تھا۔ جیسے کہ بچے کو چپ کرایا جاتا ہو۔ آخر خاموش ہوا (آپ نے فرمایا: وہ ذکر و نصیحت، سنتا تھا اس کے فراق پر رویا۔

(مشکوٰۃ ص ۴۶۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ حدیبیہ کے دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پانی کے برتن میں ہاتھ رکھا۔ تو انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے۔ فرمایا: ہم نے پیا اور وضو کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا:

آپ کتنے تھے؟

فرمایا: اگر ہم لاکھ ہوتے تو بھی کافی ہوتا، ہم اس دن ڈیڑھ ہزار تھے (مشکوٰۃ ۵۴۲) ملخصا

Marfat.com

(۸) غزوہ خندق میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سخت فاقہ تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کچھ کھانا لے کر حاضر ہوئے۔ اور خاموشی سے آپؐ نے فرمایا! اے اہل خندق، جابرؓ نے کھانا تیار کیا۔ اس لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آٹے میں لعاب مبارک اور برکت کی دعا کی۔ پھر (گوشت والے) برتن میں لعاب مبارک ڈالا برکت کی دعا کی۔ ایک ہزار آدمی کھانا کھا گیا۔ برتن میں سالن و آٹا ایسے ہی تھا۔ (مشکوٰۃ ملخصاً ص ۵۳۲۔

(۹) حضرت اسید اور حضرت عباد رضی اللہ عنہما ایک شب کو اپنی کسی ضرورت کے متعلق حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس باتیں کرتے رہے۔ سخت اندھیری رات تھی۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے نکلے۔ تو ہر ایک کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ ایک کی لاٹھی روشن ہو گئی۔ جب (اپنے گھروں کو جانے والے) راستوں پر الگ ہوئے تو دوسرے کی لاٹھی بھی روشن ہو گئی۔ آخر وہ اپنے گھر آ پہنچے (مشکوٰۃ ص ۵۴۴۔

نبی کا کام دعوت اسلام ہے

(۲۰) نبی کا کام یہ ہے۔ کہ جو لوگ اسلام کی دعوت قبول کر کے دنیا میں شریف زندگی گزاریں اور اللہ کی عبادت کریں انبیاء علیہم السلام کی اطاعت انہیں جنت کی خوشخبری دے اور جو خدا اور اس کے رسول کے نافرمان ہیں۔ کفر اور گناہ کی زندگی گزارنے پر اصرار کرتے ہیں انہیں جہنم

اگر وہ ڈر جائیں تو ٹھیک ورنہ نبی کا کام صرف دعوت دینا ہے۔ اور بس!
اور اسلام کا روشن چراغ قرار دیا گیا بشرطیکہ دل زندہ ہو اور دیانت داری
سے غور کرے۔

دعوتِ اسلامی

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ	بے شک ہم نے آپ کو سچا دین
وَنَذِيْرًا [1]	دیکر خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا بنا کر بھیجا ہے
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ	اے نبی ہم نے آپ کو بلا شبہ گواہی دینے
شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا	والا اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور
وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا	اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا
مُّنِيْرًا [2]	اور چراغ روشن بنا کر بھیجا ہے۔

کوئی نبی نفع یا نقصان کا مالک نہیں

کوئی نبی اپنے یا کسی دوسرے کے نفع و نقصان کا مالک نہیں اور نہ ہی کسی کو ہدایت دینے کے اختیارات کا مالک ہے۔ وہ صرف تبلیغ کرنیوالا داعی ہے۔ نفع و نقصان اور ہدایت کا مالک صرف اللہ تعالےٰ ہے کسی نبی و رسول کو یہ حق بھی حاصل نہیں کہ وہ کسی چیز کو حلال اور کسی کو حرام قرار دے۔ چنانچہ آج جو حکمران شراب اور دوسرے حرام

---

[1] الاحزاب ۴۵ [2] الاحزاب ۴۶

Marfat.com

کاموں کی اپنے اپنے ممالک میں اجازت دیتے ہیں یعنی سرکار
اُسے جرم قرار نہیں دیتے وہ انسانیت کے بھی دشمن اور
پیدا کرنے والے کے بھی دشمن ہیں۔

(۲۱) قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا
وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ[1]
قُلْ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ
ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝[2]
اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ
وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ
يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ
بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝[3]
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ
مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ[4]

کہہ دو، میں اپنی ذات کے
کا بھی مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے
کہہ دو، میں نہ تمہارے کسی
رکھتا ہوں اور نہ کسی بھلائی کا
بے شک تو ہدایت نہیں کر
تو چاہے اور لیکن اللہ ہدایت
جسے چاہے۔ اور وہ ہدایت
خوب جانتا ہے۔
اے نبی آپ کیوں حرام
جو اللہ نے آپ کے لیے

ہر نبی اور رسول بشر اور انسان ہوتا ہے

(۲۲) ہر نبی اور رسول انسانوں میں سے ایک انسان ہوتا ہے۔ سب
علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے ہوتا ہے اور عام انسان
انسانی حالات آتے ہیں نبی و رسول پر بھی آتے ہیں یعنی نبی کھا

---

[1] اعراف ۱۸۸ [2] جن ۲۱۔ [3] قصص ۵۶ [4] تحریم ۱۔

جاگتا ہے نکاح کرتا ہے۔ صدمہ سے دکھ اٹھاتا اور انسانی احساسات کا مالک ہوتا ہے نبی کو کبھی مرد کہا۔ کبھی بشر کہا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کے بارے میں وضاحت فرمادی:

وَمَآ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝ ع ۱	اور ہم نے تم سے پہلے بھی تو آدمیوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا تھا ان کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے۔ اگر تم نہیں جانتے تو علم والوں پوچھ لو۔ اور ہم نے انکے ایسے بدن بھی نہیں بنائے تھے کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ ہی وہ ہمیشہ رہنے والے تھے۔
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً ط ۲	اور البتہ تحقیق ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسول بھیجے اور ہم نے انہیں بیویاں اور اولاد بھی دی تھی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم بشر تھے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید کے الفاظ میں کہیں بشر فرمایا۔ کہیں رجل (مرد) فرمایا اس کے علاوہ کہیں فرمایا کہ وہ تم میں سے ہیں۔ کہیں امی (بے پڑھا) فرمایا۔

---

۱ انبیاء ۷، ۸ پ ۱۷ ع ۱۔ ۲ رعد ۳۸ پ ۱۳ ع ۲۔

Marfat.com

فرمایا: لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ۔[۱]

اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنْ اَوْحَيْنَا اِلٰى رَجُلٍ مِّنْهُمْ ۔[۲]

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ۔[۳]

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں صاف وضاحت کرتے ہوئے اعلان کیا۔

قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰى اِلَيَّ اَنَّمَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ج[۴]

کہہ دو، کہ میں بھی تمہارے جیسا آدمی ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا معبود ایک معبود ہے۔

نبی غیب دان نہیں ہوتا

(۴) نبی کا معنیٰ خبر دینے والا ہے۔ مگر اس سے مراد صرف وہ خبر ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ اسے دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی نبی کسی خبر پر مطلع نہیں ہو سکتا۔ ساری مخلوق میں سب سے بلند درجہ نبی اور رسول کا ہے۔

---

[۱] آل عمران ۱۶۵ پ ۴۔ ع ۱۰ [۲] یونس ۲ پ ۱۱۔ ع ۱ [۳] بنی اسرائیل ۳ ۹ پ ۱۵، ع ۱۰ [۴] کہف ۱۱۰

مگر نبی اور رسول بھی غیب دان نہیں ہوسکتا۔ اگر نبی اور رسول غیب دان نہ ہو، تو چھوٹے درجہ کے لوگ اور اولیاء کرام کیسے غیب جان سکتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

حضرت آدم علیہ السلام غیب دان نہیں

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی بیوی کو پیدا فرما کر جنت میں بھیج دیا البتہ حکم دیا۔ کہ فلاں درخت کا پھل نہ کھانا محض ایک آزمائش تھی۔ شیطان ان کو سجدہ نہ کرنے کی وجہ سے مردود ہوا۔ مردود شیطان نے ان سے انتقام لینے کی تدبیر سوچی۔ ان کے پاس جاکر قسمیں کھانے لگا۔ میں تمہارے فائدے کی بات بتاتا ہوں۔ کہ اس درخت کا پھل کھالو گے ہمیشہ جنت میں رہو گے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے سوچا۔ کہ ایسا کون بدبخت ہے، جو آسمان پر یا جنت کے دروازے پر خدا کی جھوٹی قسم کھائے۔ مغالطے میں آکر پھل کھا لیا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی فرما دیا۔ فَنَسِيَ آدَمُ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا۔ آدم بھول گئے۔ ہم نے ان کے دل میں گناہ کا ارادہ بھی نہیں پایا یہ سب بھول کر ہوا۔ اگر آدم علیہ السلام غیب دان ہوتے تو شیطان کی سازش سے مطلع ہوتے اور جنت سے نکلنے کا کام نہ کرتے۔

چنانچہ فرمایا:

(۲۳) فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُرِيَ

پھر انہیں شیطان نے بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی

Marfat.com

عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَقَالَ
مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ
هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ اَنْ
تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ اَوْ
تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝ وَقَاسَمَهُمَآ
اِنِّيْ لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝
فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ج[1]

گئی تھیں، ان کے سامنے کھول دے۔ اور
کہا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت
سے نہیں روکا مگر اس لیے کہ کہیں تم فرشتے
ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ۔ اور
ان کے روبرو قسم کھائی کہ البتہ میں تمہارا
خیر خواہ ہوں۔ پھر انہیں دھوکہ سے
مائل کر گیا۔

حضرت نوح علیہ السلام غیب دان نہیں

فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ[2]
وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ
اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ
اَقُوْلُ اِنِّيْ مَلَكٌ[3]

سو مجھ سے مت پوچھ جس کا تجھے علم نہیں
اور میں تمہیں نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے
خزانے ہیں۔ اور نہ یہ کہ میں غیب دان ہوں
نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام غیب نہیں جانتے

وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ
بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا ط
قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ

اور ہمارے بھیجے ہوئے ابراہیم کے
پاس خوشخبری لے کر آئے انہوں نے
سلام۔ پس دیر نہ کی کہ ایک بھنا ہوا بچھڑا

---

[1] اعراف ۲۰، ۲۱، ۲۲۔ [2] ہود ۴۶۔ [3] ہود ۳۱۔

فَجَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ط قَالُوْا لَا تَخَفْ اِنَّآ اُرْسِلْنَآ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ۝ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلَامًا ط قَالَ سَلَامٌ ج قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ۝ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ط قَالُوْا لَا تَخَفْ ط وَبَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ۝[1]

لے آیا۔ پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ اس تک نہیں پہنچتے تو انہیں اجنبی سمجھا۔ اور ان سے ڈرا۔ انہوں نے کہا خوف نہ کرو ہم تو لوطؑ کی طرف بھیجے گئے ہیں۔ جب کہ وہ اس پر داخل ہوئے۔ پھر انہوں نے سلام کیا۔ ابراہیم نے سلام کا جواب دیا (خیال کیا) کچھ اجنبی لوگ ہیں۔ پس چپکے سے اپنے گھر والوں کے پاس گیا اور ایک موٹا بچھڑا (تلا ہوا) لے آیا۔ پھر ان کے سامنے لا رکھا۔ فرمایا کیا تم کھاتے نہیں؟ پھر ان سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا، تم ڈرو نہیں، اور انہوں نے اسے ایک دانش مند لڑکے کی خوشخبری دی۔

فرشتوں سے نہ ڈرتے۔ آخر فرشتوں نے بتایا۔ تو طبیعت کو سکون آیا

حضرت لوط علیہ السلام غیب نہیں جانتے۔

وَلَمَّآ اَنْ جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوْطًا۔ اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوطؑ کے

---

[1] ہود ۶۹، ۷۰۔ [2] ذریٰت ۲۵، ۲۸۔

Marfat.com

سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا
وَّقَالُوْا لَا تَخَفْ وَلَا
تَحْزَنْ قف[1] ؕ
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا
لُوْطًا سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ
ذَرْعًا وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ
عَصِيْبٌ ۝ وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ
يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ ؕ وَمِنْ
قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ
السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ
هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ
لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ
وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ
ضَيْفِيْ ؕ اَلَيْسَ مِنْكُمْ
رَجُلٌ رَّشِيْدٌ ۝ قَالُوْا لَقَدْ
عَلِمْتَ مَا لَنَا فِيْ بَنٰتِكَ مِنْ
حَقٍّ ج وَاِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا
نُرِيْدُ ۝ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ

پاس آئے تو اسے ان کا آنا برا معلوم ہوا اور
تنگ دل ہوئے فرشتوں نے کہا خوف نہ کر
اور غم نہ کھا۔

اور جب ہمارے بھیجے ہوئے لوط
پاس پہنچے تو ان کے آنے سے غمگین ہوا اور
دل میں تنگ ہوا اور کہا آج کا دن بڑا سخت ہے
اور اس کے پاس اس کی قوم بے اختیار
دوڑتی ہوئی آئی۔ اور یہ لوگ پہلے ہی سے
برے کام کیا کرتے تھے۔ کہا اے میری
قوم یہ میری بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے
پاک ہیں سو تم اللہ سے ڈرو اور میرے
مہمانوں میں مجھے ذلیل نہ کرو۔ کیا تم میں
کوئی بھی بھلا آدمی نہیں۔ انہوں نے
کہا البتہ تحقیق تو جانتا ہے کہ ہمیں تیری
بیٹیوں سے کوئی غرض نہیں اور تجھے
معلوم ہے جو ہم چاہتے ہیں۔ کہا،
کاش کہ مجھے تمہارے مقابلہ کی طاقت
ہوتی یا میں کسی زبردست سہارے کی

[1] عنکبوت ۳۳۔

Marfat.com

قُوَّةً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ ۝ قَالُوْا یٰلُوْطُ اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْکَ ۝[1]

پناہ جا لیتا۔ فرشتوں نے کہا۔ اے لوط بے شک ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں یہ تم تک ہرگز نہ پہنچ سکیں گے۔

● حضرت لوط علیہ السلام غیب جانتے۔ تو فرشتوں کی آمد پر اس قدر پریشان نہ ہوتے۔ فرشتوں نے تسلی دی اور بتایا کہ ہم عذاب کے فرشتے ہیں تو خیر ہوئی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام غیب نہیں جانتے۔

وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ ۝[2]

اور اللہ سے ہی مدد مانگتا ہوں اس بات پر جو تم بیان کرتے ہو۔

وَتَوَلّٰی عَنْھُمْ وَقَالَ یٰٓاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ وَابْیَضَّتْ عَیْنٰہُ مِنَ الْحُزْنِ فَھُوَ کَظِیْمٌ ۝[3]

اور اس نے ان سے منہ پھیر لیا اور کہا اے یوسف! اور غم سے اس کی آنکھیں سفید ہو گئیں پس وہ سخت غمگین ہوا۔

● اگر حضرت یعقوب علیہ السلام غیب دان ہوتے تو رو رو کر نابینا نہ ہوتے بلکہ کہتے کہ بھائی میں غیب دان ہوں، جاؤ مصر میں، فلاں جگہ یوسف بیٹھے ہیں انہیں لے آؤ۔

---

[1] ہود ۷۷، ۸۱۔ [2] یوسف ۱۸۔ [3] یوسف ۸۴۔

Marfat.com

اخوان یوسف غیب دان نہیں

اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ۝[1]

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ جاؤ اور کہو، اے ہمارے باپ! تیرے بیٹے نے چوری کی اور ہم نے وہی کہا ہے جس کا ہمیں علم تھا۔ اور ہمیں غیب کی خبر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام غیب نہیں جانتے

وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَاُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَلَآ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝[2]

اور جب اللہ فرمائے گا مریم کے بیٹے کیا تو نے لوگوں کو کہ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو دو خدا بنا لو؟۔ وہ عرض کرے گا، تو پاک ہے، مجھے لائق نہیں کہ ایسی بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں۔ اگر میں نے کہی ہو تو تجھے ضرور معلوم ہوگا۔ جو میرے دل میں ہے تو جانتا ہے۔ اور جو تیرے دل میں ہے وہ میں نہیں جانتا۔ بے شک تو ہی تمام غیبوں

---

[1] یوسف ۸۱۔ [2] المائدہ ۱۱۶،

Marfat.com

کوئی رسولؑ بھی غیب نہیں جانتا

اللہ تعالےٰ نے فرمایا!

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ۭ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝

(جس روز اللہ تعالےٰ تمام رسولوں کو جمع کرے گا پھر پوچھے گا تمہیں اِن امتوں کی طرف سے کیا جواب ملا ہے۔ وہ عرض کریں گے (ان کے دِل) کا ہمیں علم نہیں، بے شک تمام غیبوں کو آپ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔)

ابنِ کثیرؒ فرماتے ہیں! یعنی ہمارا علم آپ تعالےٰ کی ہر چیز پر حاوی علم کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اگرچہ ہمیں جواب ملا اور جو جواب ملا ہم اُسے سمجھے، مگر ہم تو اِن کے صرف ظاہر سے واقف تھے اور ان کے باطن کا علم ہمیں نہیں اور ہر چیز کا علم تو (اے اللہ) صرف تجھ کو ہے۔ تیرے علم کے مقابلہ میں ہمارا علم، نفی کے برابر ہے۔ کیونکہ تمام غیبوں کا جاننے والا صرف تو ہی ہے۔ ابن کثیر جلد ۲ صـ ۱۱۴

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غیب نہیں جانتے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق وضاحت کے ساتھ یہ فرمایا گیا ہے آپ کی عظمت شان کو دیکھ کر کوئی شخص اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جائے آپ غیب دان نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ غیب دان ہونا اللہ کی صفت مخصوصہ ہے۔ اور اللہ کی صفات اسی انداز پر مخلوق میں نہیں پائی جا سکتیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جن غیب کی خبروں کی اطلاع دی ہے وہ غیب دان ہونے پر نہیں۔ اس لیے کہ ان کی خبر اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ آپ کو دی ہے اور غیب دانی دونوں الگ الگ چیزیں ہیں دونوں کو گڈ مڈ کر کے فتنہ برپا صرف ایک بد دیانت جاہل کا کام ہے۔

قرآن مجید نے صاف فرما دیا۔

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِيْ خَزَآئِنُ اللّٰهِ وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ وَلَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ؕ[1]	کہہ دو، میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔ اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر نازل کی جاتی ہے
وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۚ وَمَا	اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائیاں حاصل کر لیتا۔ اور

---

[1] الانعام ۵۰۔

Marfat.com

مَسَّنِيَ الشُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا
اِلَّا نَذِيْرٌ وَّ بَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ
يُّؤْمِنُوْنَ ۝[1]

"تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو محض ڈرانیوالا اور خوشخبری دینے والا ہوں ان لوگوں کو جو ایمان دار ہیں۔

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ
الرُّسُلِ وَمَآ اَدْرِيْ مَا
يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ ۖ اِنْ
اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ ۝[2]

کہہ دو میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائیگا اور نہ تمہارے ساتھ۔ میں نہیں پیروی کرتا مگر اس وحی کی جو میری طرف وحی کیا جاتا ہے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ
نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ
وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝[3]

یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تیرے پاس بھیجتے ہیں۔ اور تو ان کے پاس نہیں تھا جبکہ انہوں نے اپنا ارادہ پکا کر لیا اور وہ تدبیریں کر رہے تھے۔

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ
اِلَيْكَ ۭ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ
اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ
يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۠ وَمَا كُنْتَ
لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ ۝[4]

یہ غیب کی خبریں ہیں ہم بذریعہ وحی تمہیں اطلاع دیتے ہیں اور تو ان کے پاس نہیں تھا جب اپنا قلم ڈالنے لگے تھے کہ مریمؑ کی کون پرورش کرے اور تو ان کے پاس نہیں تھا جبکہ وہ جھگڑ رہے تھے۔

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ
اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَلَا

یہ غیب کی خبریں ہیں جنہیں ہم آپ کی طرف وحی کر رہے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تو

---

[1] اعراف ۱۸۸، [2] احقاف ۹۔ [3] یوسف ۱۰۲، [4] آل عمران ۴۴۔

Marfat.com

قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ط[1]
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ
الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
هٰذَا الْقُرْاٰنَ ق وَاِنْ كُنْتَ
مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝[2]

آپ ہی جانتے تھے اور نہ آپ کی قو
ہم تیرے پاس بہت اچھ
کرتے ہیں اس واسطے کہ ہم نے
یہ قرآن بھیجا ہے۔ اور تو اس سے
البتہ بے خبروں میں سے تھا۔

وَمِمَّنْ حَوْلَكُمْ مِنَ الْاَعْرَابِ
مُنٰفِقُوْنَ ز وَمِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ق
مَرَدُوْا عَلَى النِّفَاقِ ق لَا
تَعْلَمُهُمْ ط نَحْنُ نَعْلَمُهُمْ ط[3]

اور تمہارے گرد و نواح
گنوار منافق ہیں اور بعض مد
نفاق پر اڑے ہوئے ہیں تم انہ
ہم انہیں جانتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ
رُوْحًا مِّنْ اَمْرِنَا ط
وَمَا كُنْتَ تَدْرِيْ مَا
الْكِتٰبُ وَلَا الْاِيْمَانُ ۝[4]

اور اسی طرح ہم نے آپ
اپنے حکم سے قرآن نازل کیا
نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے
ایمان کیا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کی باہمی افضلیت

(۲۰) اگرچہ اللہ تعالیٰ نے بعض رسولوں کو بعض پر افضلیت بخشی
امر واقعہ ہے مگر ہمیں یہ جائز نہیں کہ انبیاء علیہم السلام کا باہم ایسا تقا
کہ جس سے بعض کی عزت ہو اور بعض کی توہین ہو جائے کسی نبی اور

---

[1] ہود ۴۹۔ [2] یوسف ۳، ۵۳ توبہ ۱۰۱، [3] شوریٰ ۵۲۔

توہین کرنا کفر ہے۔

(۴) تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ [1]

یہ سب رسول ہیں ہم نے ان میں بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ [2]

اور ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ [3]

کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی و رسول تھے اور زندہ آسمان پر اٹھائے گئے

(۵)۔ بعض جاہل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا بیٹا سمجھتے ہیں اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے رسول ہیں۔ وہ خود اور ان کی والدہ دونوں انسان ہیں بازار میں چلتے تھے، کھاتے پیتے تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔ اور یہ کوئی محال نہیں اللہ تعالیٰ کسی کو پیدا کرنے میں ماں یا باپ کا محتاج نہیں۔ اگر باپ کے بغیر پیدا ہونے سے کوئی خدا کا بیٹا بن جاتا ہو۔ تو آدم علیہ السلام بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے۔ وہ خدا کے بیٹے کیوں نہیں؟

(۶)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کسی نے سولی پر نہیں چڑھایا۔ بلکہ لوگوں کو مغالطہ ڈال دیا گیا۔ اور انہیں زندہ سولی پر چڑھے بغیر آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ آخر زمانہ میں

---

[1] بقرہ ۲۵۳۔ [2] بنی اسرائیل ۵۵۔ [3] بقرہ ۲۸۵۔

دمشق میں نازل ہوں گے۔ یہودیوں کو ختم کر دیں گے۔ اور یہودی حضرت علیہ علیہ السلام کی سخت توہین کرتے ہیں۔ ایسی بدکار قوم کی مذمت کرنے والے عیسائیوں بھی سخت سزا دیں گے اور اسلام کے مطابق چالیس سال حکومت کر کے فوت ہونگے اور مدینہ منورہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار میں دفن ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور رسول ہیں مگر اللہ کے بیٹے نہیں ہیں

(۲۵) مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ج قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ط كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ط انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝[1]

مریم کا بیٹا مسیح تو صرف ایک رسول ہی ہے۔ جس سے پہلے اور بھی رسول گزر چکے ہیں۔ اور اس کی ماں سچی ہے۔ دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھ ہم انہیں کیسی دلیلیں بتاتے ہیں پھر دیکھ وہ کہاں اُلٹے جاتے ہیں

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِنْدَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝[2] إِنَّمَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ ج أَلْقَاهَا إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ ن فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ج ق

بے شک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر اسے کہا کہ ہو جا، پھر وہ ہو گیا۔ بے شک مسیح، مریم کا بیٹا، اللہ کا رسول ہے، اور اللہ کا کلمہ ہے۔ جسے اللہ نے مریم تک پہنچایا اور اللہ کی طرف سے ایک جان ہے سو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان

---

[1] المائدہ ۷۵، ۷۶، ۷۷، [2] آل عمران ۵۹۔

Marfat.com

لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ط اِنْتَهُوْا
خَيْرًا لَّكُمْ ط اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ
وَّاحِدٌ ط سُبْحٰنَهٗ اَنْ يَّكُوْنَ
لَهٗ وَلَدٌ ۘ

اور نہ کہو کہ "خدا تین ہیں"۔ اس بات کو چھوڑ دو
تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ بے شک اللہ اکیلا
معبود ہے۔ وہ اس سے پاک ہے کہ اس کی
اولاد ہو۔

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ
اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ط
قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا
اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ
وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ط

بے شک وہ کافر ہوئے جنہوں نے کہا
کہ اللہ تو وہی مسیح، مریم کا بیٹا ہے کہہ دے
پھر اللہ کے سامنے کس کا بس چل سکتا ہے۔
اگر وہ چاہے کہ مسیح، مریم کے بیٹے اور اسکی
ماں اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کر دے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے امر کُن سے پیدا ہوئے

اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ
اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ
اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
وَجِيْهًا فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَ
مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۙ وَيُكَلِّمُ
النَّاسَ فِى الْمَهْدِ وَكَهْلًا
وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تجھ کو
ایک بات کی اپنی طرف سے بشارت دیتا ہے۔
اس کا نام مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا ہوگا۔ دنیا
اور آخرت میں مرتبے والا اور اللہ کے مقربوں
میں سے ہوگا۔ اور جبکہ وہ ماں کی گود میں
ہوگا تو لوگوں سے باتیں کرے گا اور جبکہ
وہ ادھیڑ عمر کا ہوگا اور نیکوں میں سے ہوگا۔

---

۱۷۱ النساء ۱۷۱۔ ۲ المائدہ ۱۷۔

Marfat.com

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِىْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِىْ بَشَرٌ ۭ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۭ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝

(آل عمران - ۴۵ تا ۴۷)

مریمؑ نے کہا اے میرے رب! مجھے بیٹا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا۔ فرمایا: اسی طرح اللہ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ جب کسی کام کا ارا کرتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا، تو ہو جاتا ہے۔

لیکن سورۃ مریم میں یہ واقعہ دوبارہ ذکر کرتے ہوئے یہ وضاحت کر دی کہ بن باپ کسی کے پیدا کرنے سے وہ اللہ کا بیٹا نہیں ہوتا۔

مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ يَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ۭ (مریم-۳۵)

اللہ کی شان نہیں کہ وہ کسی کو بیٹا بنائے وہ پاک ہے۔

چنانچہ یہودی جو حضرت مریم علیہ السلام پر تہمت رکھتے ہیں۔ اور عیسائی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہیں دونوں ہی جھوٹے بہتان تراش کافر ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر نہیں چڑھایا گیا

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِيْهِ لَفِيْ

حالانکہ انہوں نے نہ اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا لیکن ان کو اشتباہ ہو اور جن لوگوں نے اس کے بارے میں ا

لہ آل عمران ۴۵، ۴۷۔ ۲ مریم ۳۵۔

مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ
عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ
قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ بَلْ
رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ
اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝[1]

کیا ہے وہ بھی دراصل شک میں مبتلا ہیں۔ ان کے پاس بھی اس معاملہ میں کوئی یقین نہیں محض گمان ہی کی پیروی ہے۔ انہوں نے یقیناً مسیح کو قتل نہیں کیا۔ بلکہ اسے اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں ان کے بارے میں تورات وانجیل میں بھی پیشین گوئیاں موجود ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے تاکہ کافروں کو شبہ نہ ہو۔ کہ وحی ان کی اپنی اختراع ہے۔ اب بھی اگر کوئی ضدی اور بددیانت شبہ کرے تو اس کا علاج جہنم ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ[2]

محمد اللہ کے رسول ہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تورات وانجیل میں بشارت ہے

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا
عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ

یہ اللہ کی آیتیں ہیں ہم تمہیں ٹھیک طور پر پڑھ کر سناتے ہیں اور بے شک تو ہمارے

---

[1] نساء ۱۵۸۔ [2] الفتح ۲۹۔

Marfat.com

وَاِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝[1]
اَلَّذِيْنَ يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ
النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ يَجِدُوْنَهٗ
مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وَاِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ
مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا
لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ
وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ
بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ[3] (الصف-۶)

رسولوں میں سے ہے۔
وہ لوگ جو اس رسول کی پیروی کر
ہیں اور جو نبی امی ہے۔ جسے اپنے ہاں تورا
اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔
اور جب عیسیٰ بن مریم نے کہا، اے
بنی اسرائیل، بے شک میں اللہ کا تمہاری طر
رسول ہوں تورات جو مجھ سے پہلے ہے
تصدیق کرنے والا ہوں۔ اور ایک رسو
کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد
آئے گا اور اس کا نام احمد ہوگا۔

امی نبی اور امی امت

(۲۸) وَمَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ
قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّلَا تَخُطُّهٗ
بِيَمِيْنِكَ اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ۝[4]
هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ
رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ۝[5]

اور اس سے پہلے نہ تو کوئی کتاب
پڑھتا تھا اور نہ اسے اپنے دائیں ہاتھ
سے لکھتا تھا اس وقت البتہ باطل پرست شک کر
وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک
رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا۔

---

[1] بقرہ ۲۵۲ [2] اعراف ۱۵۷۔ [3] الصف ۶۔ [4] عنکبوت ۴۸۔ [5] جمعہ ۲۔

Marfat.com

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور تمام جن وانس کی طرف رسول ہیں

(۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہان کے لوگوں کے لیے سراپا رحمت ہیں۔ اگر کوئی اس رحمت سے دور بھاگے اور کفر اختیار کرے تو اس کی اپنی مرضی ہے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے ہر زمانہ اور ہر علاقہ کے جن و انسان کی طرف اللہ کے رسول بن کر مبعوث ہوئے۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں آپ کی امت آخری امت ہے اور قرآن مجید آخری کتاب ہے۔ آپ کے بعد جو نبی ہونے کا دعویٰ کرے وہ کافر اور دجال ہے۔ جیسے کہ اس دور میں قادیانی دجال اور اس کے امتی ہیں یا ایران کا دجال گروہ بھائی فرقہ ہے۔

(۴۴) سب انبیاء علیہم السلام پہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا چاہیے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر اس امت کے افراد کو صلاۃ و سلام پڑھتے رہنا چاہیے۔ کہ جن کی محنت کے نتیجہ میں آج ہم مسلمان ہیں۔ اور اسلام سب سے بڑا انعام خداوندی ہے۔

(۲۹) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝[1]
اور ہم نے تو تمہیں تمام جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(۳۰) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّ
اور ہم نے جو آپ کو بھیجا ہے تو صرف سب لوگوں کو خوشخبری سنانے اور ڈرانے

---

[1] الانبیاء ۱۰۷۔

Marfat.com

نَذِيرًا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ	کے لیے بھیجا ہے، اور لیکن اکثر لوگ
لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱	نہیں جانتے۔
قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ	کہہ دو، اے لوگو! میں تم سب کی طر
رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۝۲	اللہ کا رسول ہوں۔
(۴۱) وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ	محمد، تم میں سے کسی مرد کے باپ
رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ	اور لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور
اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۭ وَكَانَ	نبیوں کے آخر میں ہیں اور اللہ کو
اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝۳	جانتا ہے۔

ختم نبوت حدیث کی نظر میں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا۔ اور مجھ پر انبیاء کی بعثت کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں رسولوں کا قائد ہوں اور فخر نہیں کرتا اور آخری اور فخر نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۲)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ

---

[1] سبا ۲۸۔ [2] اعراف ۱۵۸، [3] الاحزاب ۴۰۔

Marfat.com

جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۵۱۵)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بنی اسرائیل کی سیاسی (قیادت) انبیاء کرتے تھے۔ جب کوئی نبی وفات پا جاتا۔ تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہوتا مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ البتہ خلفاء ہوں گے۔ (بخاری کتاب المناقب)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

رسالت اور نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی ہے۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ابن خطاب ہوتے۔ (ترمذی کتاب المناقب)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا:۔

میرے ساتھ تمہاری وہی نسبت ہے جو موسیٰؑ کے ساتھ ہارونؑ کو تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (بخاری، مسلم کتاب فضائل الصحابہؓ)

اب اگر حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نبی نہیں۔ تو ایران کا بھائی دجال اور قادیان کا غلام احمد دجال، کیسے نبی ہو سکتے ہیں۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

اور یہ کہ میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک نبی ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ (ابوداؤد کتاب الفتن)

اس حدیث میں آپؐ نے دو باتیں بتائیں۔

(۱) میرے بعد بڑے بڑے تیس کذاب دجال ہوں گے۔ جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔

(۲) میں خاتم النبیین ہوں اور پھر خود ہی خاتم النبیین کا مطلب واضح کر دیا کہ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

جہاں تک میرا گمان ہے۔ غلام احمد قادیانی دجال نمبر ۲۹ ہے اور یہ اسرائیل میں ظاہر ہونے والے بڑے دجال کا چیلا ہو سکتا ہے اس کے تین دلائل ہیں۔

(۱) اسرائیلی دجال کا فتنہ بین الاقوامی سطح پر ہوگا قادیانی دجال کا فتنہ بھی بین الاقوامی درجہ حاصل کر چکا ہے۔

(۲) اسرائیلی دجال کے مددگار یہودی اور نصرانی ہوں گے اسی طرح قادیانی دجال کے حامی بھی برطانیہ اور امریکہ کے نصرانی اور اسرائیل بھی ہیں۔

(۳) اسرائیلی دجال دائیں آنکھ سے کانا ہوگا قادیانی دجال کی ایک آنکھ تصویر میں صاف سکڑتی نظر آتی ہے۔ اس موضوع پر انشاء اللہ ہم کسی دوسری تصنیف میں مکمل روشنی ڈالیں گے۔

صلاۃ وسلام

(۳۲) وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ [1] — اور تمام رسولوں پر سلامتی ہو۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط يَا أَيُّهَا الَّذِينَ — بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی

---

[1] الصفت - ۱۸۱

اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا[1] اس پر صلوٰۃ اور سلام بھیجو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں فرمائے گا، اس کے دس گناہ معاف کرے گا اور اس کے دس درجات بلند کریگا۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶)

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درود شریف کے الفاظ معلوم کئے گئے آپ نے یہ درود شریف بتایا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اگرچہ احادیث میں دوسرے الفاظ بھی مذکور ہیں مگر یہ درود افضل ہے۔ اسی کا ثواب زیادہ ہے۔

---

[1] الاحزاب ۵۶۔

Marfat.com

اتباعِ صحابہ کرام

مقام صحابہ کرام

اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک

ان آیات میں اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام کے بارے میں صاف فرمادیا۔

(۱) صحابہ کرام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اللہ کا تعاون کافی ہے۔

(۲) آپ کو ان کے لیے دعا کرنے اور ان سے مشورہ لینے کا حکم دیا۔

(۳) اللہ تعالےٰ نے گواہی دی، کہ صحابہ کرام کے دلوں میں ایمان محبوب ہے اور کفر سے ان کو نفرت ہے۔

اللہ تعالےٰ نے فرمایا)

(۱) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝[1]	(اے نبی! تجھے اور ایمانداروں کو جو تیرے تابعدار صحابہؓ ہیں اللہ کافی ہے)
(۱) فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۝[2]	(پس انہیں معاف کردے اور ان کے لیے بخشش مانگ اور کام میں ان سے مشورہ لیا کر)
.....	
(۳) وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ	(اور لیکن اللہ نے تمہارے دلوں میں

---

[1] الانفال - ۶۴ [2] ال عمران - ۱۵۹ -

Marfat.com

الْاِیْمَانَ وَزَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْیَانَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ۙ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝[1]

ایمان کی محبت ڈال دی ہے اور اس کو تمہارے دلوں میں اچھا کر دکھایا ہے اور تمہارے دل میں کفر اور گناہ اور نافرمانی کی نفرت ڈال دی ہے۔ (یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ کے فضل اور احسان سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)

اللہ تعالیٰ صحابہ کرام پر راضی ہو چکا ہے

④ بعض صحابہ کرام مکہ سے آنے والے یعنی مہاجرین تھے اور بعض مدینہ کے رہنے والے یعنی انصار تھے۔ دونوں کے بارے میں فرمادیا۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ راضی ہو چکا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہو چکے ہیں اب جو بدبخت صحابہ کرام پر غصہ دکھائے وہ اپنے غصہ میں مرے۔

⑤ جن صحابہ کرام نے صلح حدیبیہ میں بیعت کی تھی ان کی تعداد چودہ سو تھی ان کے بارے میں دوبارہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو چکا۔ اور صحابہ کرام کے ہاتھ پر مزید بے شمار فتوحات کی خوشخبریاں دیں۔

---

[1] الحجرات - ۷، ۸،

Marfat.com

اللہ تعالےٰ نے فرمایا،

(۴) وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ لا رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ط ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝[1]

(۵) لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝[2]

(اور جو لوگ قدیم ہیں پہلے ہجرت والوں اور مدد دینے والوں میں اور وہ لوگ جو نیکی میں ان کی پیروی کرنے والے ہیں اللہ ان سے راضی ہو وہ اس سے راضی ہوئے ان کے ایسے باغ تیار کیے ہیں جن کے نہریں بہتی ہیں۔ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے)

(بے شک اللہ مسلمانوں سے ہوا جب وہ آپ سے درخت کے نیچے بیعت کر رہے تھے پھر اللہ نے جان لیا جو کچھ ان کے دلوں میں تھا۔ پس اس نے ان پر اطمینان نازل کر دیا اور انہیں جلدی سے فتح دے دی، اور بہت سی غنیمتیں دے گا جنہیں وہ لیں گے اور اللہ زبردست حکمت والا ہے،

---

[1] التوبۃ - ۱۰۰ [2] الفتح ۱۸،

Marfat.com

دشمنِ صحابہ کافر ہے؟

(۱۶) صحابہ کرام کو ایسا بھرپور پھل لانے والا فصل قرار دیا۔ کہ جس کو کاشتکار دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کو دیکھ کر خوش تھے کہ بہترین قوم پیدا ہوئی۔ البتہ کافر لوگ صحابہ کرام کو دیکھ غصہ سے جل اٹھتے ہیں۔ صحابہ کرام کا دشمن ہونا کافر کی ایک علامت ہے مسلمان کبھی بھی صحابہ کرام کا دشمن نہیں ہوتا،

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ۡ سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْــَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰي سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ

(محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور جو لوگ آپ کے ساتھ (صحابہ کرام) ہیں۔ کفار پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں تو انہیں دیکھے گا کہ رکوع سجود کر رہے ہیں، اللہ کا فضل اور اسکی خوشنودی تلاش کرتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں سجدہ کا نشان ہے۔ یہی وصف ان کا تورات میں ہے اور انجیل میں ان کا وصف ہے، مثل اس کھیتی کے جس نے اپنی سوئی نکالی پھر اسے قوی کر دیا پھر موٹی ہو گئی

بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝[1]

پھر اپنے تنہ پر کھڑی ہو گئی۔ کسانو کو خوش کرنے لگی تاکہ اللہ ان کی وجہ سے کفار کو غصہ دلائے اللہ نے ان میں سے ایمانداروں اور نیک کرنے والوں کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے۔)

وعدۂ استخلاف

(۷) اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام سے وعدہ کیا، کہ اگر تم ایمان لائے اور اچھے عمل کیے۔ تو تمہیں دنیا میں بھی سب سے بڑی حکومت ملے گی، اور کافر تم سے ڈرتے ہوں گے۔ اور چار دانگِ عالم پر اسلام کا غلبہ ہوگا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ فاروق اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین رضی اللہ عنہم کے عہد میں اس قدر فتوحات ہوئیں۔ کہ روئے زمین پر سب سے بڑی حکومت مسلمانوں کی تھی۔ اور کافروں کی دو بڑی سلطنتیں تباہ و برباد کر دی گئیں اور مسلمان روئے زمین پر ایک ہزار برس تک اطمینان کے ساتھ حکومت کرتے رہے فرمایا۔

---

[1] الفتح - ۲۹۔

Marfat.com

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي
ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا ؕ[1]

اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے
جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک
عمل کئے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت
عطا کرے گا جیسا کہ ان سے پہلوں
کو عطا کی تھی، اور ان کے لیے جس
دین کو پسند کیا ہے، اسے ضرور
مستحکم کر دے گا۔ اور البتہ ان کے
خوف کو امن سے بدل دے گا۔

اتباعِ صحابہ کرام ہی ہدایت یافتہ کی علامت ہے

اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا۔ نہ صرف وہ لوگ ہدایت پر ہیں کہ جو صحابہ کرام کا اسلام قبول کریں، اور جو لوگ طریقۂ صحابہ کرام سے دور ہیں وہ بدبخت یعنی جہنمی ہیں،

اہلِ بیت کے بارے میں بھی صاف فرما دیا۔ کہ اللہ تعالیٰ تمہیں برائی سے محفوظ رکھے گا۔ چنانچہ اگر کسی منافق نے اہلِ بیت کے کسی فرد پر زبان درازی کی۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکیزگی بیان کی۔ جیسے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی شان میں قرآن مجید

---

[1] النور - ۵۵

Marfat.com

میں ایک رکوع نازل ہوا۔ جس میں ان کی پاکیزگی بیان کی گئی انکے کو سزا سنائی۔

فرمانِ خداوندی ہے کہ

فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ ۚ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝[1]

پس اگر وہ بھی ایمان لے آئیں تم ایمان لائے ہو، تو وہ بھی ہدایت گئے اور اگر وہ نہ مانیں تو وہی ضد پڑے ہوئے ہیں سو تمہیں اللہ کافی ہے اور وہی سننے جاننے والا ہے)

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ۝[2]

(اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے گھر والو، تم سے ناپاکی دور کرے تمہیں خوب پاک کرے)

---

[1] البقرہ ۱۳۷ [2] الاحزاب - ۳۳ -

Marfat.com

صحابہ کا اتباع ہدایت ہے

صحابہ کا دشمن رسول اللہ کا دشمن ہے

ب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
میری بہترین امت، میرے زمانہ (کی) ہے (یعنی صحابہ کرام) پھر
ن کے بعد آنے والے ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان کے بعد آنے
لے ہیں (یعنی تبع تابعین) مشکوٰۃ ص۵۵۳

ب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
میرے صحابہ ستاروں کی طرح ہیں۔ تم ان میں سے جس کی اتباع
وگے تم ہدایت پاؤ گے۔ مشکوٰۃ ص۵۵۴۔

ایک حدیث میں آپؐ نے فرمایا:
ن نے ان (صحابہ) سے محبت کی۔ اس نے میری محبت کے
ث ان سے محبت کی اور جس نے ان (صحابہ) سے بغض رکھا۔
نے میرے ساتھ بغض کے باعث بغض رکھا۔۔۔۔
مشکوٰۃ ص۵۵۴

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
رے صحابہ کو گالی نہ دو اگر تم میں سے کوئی احد کے (پہاڑ)
برابر بھی سونا خیرات کرے تو بھی وہ (صحابی) کی ایک مد

Marfat.com

(گندم یا جَو) کے صدقہ کے برابر اور اس کے نصف کے ثواب میں) نہیں پہنچ سکے گا۔

مشکوٰۃ ص ۵۵۳

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو گالی دیتے "تمہارے اس بُرے کرتوت پر اللہ کی لعنت ہو"
مشکوٰۃ ص ۵۵۴

مندرجہ بالا احادیث میں تمام صحابہ کرام کو ہدایت یافتہ کو ہدایت قرار دیا گیا۔ صحابہ کرام کے ساتھ دشمنی رکھنے کو باعث وغضب بتایا۔ اگر صحابہ کرام پر اعتماد نہ رہے۔ تو یہ قرآن مجید اور تمام احکاماتِ عبادت وغیرہ سب صحابہ کرام کے بتائے ہوئے سب سے اعتماد اٹھ جائے گا۔ بلکہ اہل بیت کے گواہ بھی صحابہ اگر صحابہ کرام پر اعتماد نہ ہو۔ تو اہل بیت کہاں سے ثابت ہونگے

Marfat.com

خلفائے راشدین مہدیین

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے فضائل بیان کرتے ہوئے فرمایا:

- تو غار میں میرا ساتھی ہے، اور حوضِ (کوثر) پر میرا ساتھی ہے، مشکوٰۃ ص۵۵۵
- تو اللہ تعالےٰ کا آگ سے آزاد کردہ (عتیق) ہے۔ مشکوٰۃ ص۵۵۶
- اے ابوبکرؓ تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا۔ مشکوٰۃ ص۵۵۶
- جس قوم میں ابوبکرؓ ہو اس کے سوا کسی دوسرے کو اسی کا امام نہیں ہونا چاہیئے۔ مشکوٰۃ ص۵۵۵

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

- اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کی زبان اور دل پر حق (جاری اور ظاہر) کر دیا۔

Marfat.com

مشکوٰۃ ص ۵۵۷

● اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمرؓ بن خطاب ہوتے۔ مشکوٰۃ ص ۵۸۸

● ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ عمر بن خطاب کو چار باتوں سے ہم پر افضلیت حاصل ہے (۱) بدر کے قیدیوں کے متعلق ان کے فیصلے اللہ نے درست فرمایا (۲) پردے کی آیات ان کی خواہش ظاہر کرنے پر ہوئیں۔ (۳) حضور نے ان کے لیے اسلام لانے کی دعا کی۔ (۴) سب سے پہلے حضرت ابوبکر کی بیعت کی۔ ص ۵۵۸ ملحضا من مشکوٰۃ

● میں نے (جنت میں) ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک لڑکی۔ میں نے پوچھا، یہ کس کا ہے؟ تو (فرشتوں) نے جواب دیا: خطاب کا ہے، مشکوٰۃ ص ۵۵۷

● ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر آئے۔ اور مسجد میں ہوئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ میں سے ایک آپؐ کے دائیں جانب اور دوسرے بائیں جانب تھے، اور آپؐ دونوں کا ہاتھ تھامے (داخل) ہوئے، آپؐ نے فرمایا:۔

ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔

مشکوٰۃ ص ۵۶۰

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

● غزوہ عسرہ میں سخت تنگی کا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تین اونٹ بمع سازوں سامان کے اللہ کی راہ میں دیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے ان کے بارے میں فرمایا:

● عثمان آج کے بعد جو عمل بھی کرے اسے کوئی خطرہ نہیں عثمان آج کے بعد جو عمل بھی کرے اسے کوئی خطرہ نہیں۔

(یعنی وہ پکا جنتی ہے)

ص ۵۶۱ مشکوٰۃ

● بیعت رضوان میں جب صحابہ کرام بیعت کر چکے تو حضور خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عثمان اللہ تعالیٰ کے کام میں اور اس کے رسول کے کام میں ہے، پھر اپنا ایک ہاتھ اپنے دوسرے ہاتھ پر رکھا۔

(اس طرح حضرت عثمان کی طرف سے خود ہی بیعت کر لی۔) حضرت عثمان کے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ (دوسرے) صحابہ کے اپنے ہاتھوں سے بہتر ہے۔

● جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کا رفیق ہوتا ہے، اور میرا رفیق یعنی جنت میں عثمان ہے

ص ۵۶۱ مشکوٰۃ

● حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اُحد پر چڑھے۔ ابوبکرؓ، عمرؓ اور عثمان رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے۔ پہاڑ (خوشی سے ہلنے لگا) آپؐ نے پاؤں مارا اور فرمایا: اے احد، تھم جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

ص ۵۶۳ مشکوٰۃ

حضرت علی رضی اللہ عنہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

● تو مجھے ایسے ہے جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہارون علیہ السلام تھے البتہ میرے بعد نبی نہیں ص ۵۶۳ مشکوٰۃ

● جس کا میں مولیٰ (سردار) ہوں اس کا علی بھی مولیٰ ہے۔ (اس کا مطلب حضرت علی کی فضیلت ظاہر کرنا ہے۔ اس سے مراد خلافت نہیں ہے جیسے کہ بعض رافضی من گھڑت مفہوم نکالتے ہیں۔ اور حقیقت دیکھی جائے۔ کہ تو رافضیوں سے زیادہ عام مسلمان حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عزت کرتے ہیں)

● تیرے اندر عیسیٰ علیہ السلام کی مشابہت ہے۔ یہودیوں نے ان سے بغض رکھا حتیٰ کہ ان کی والدہ پر تہمت رکھی اور نصرانیوں نے ان سے (ناجائز) محبت کی۔ کہ انہیں اس درجہ پر لے گئے جو ان کا ہے نہیں۔

● پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

میرے متعلق دو آدمی تباہ ہوں گے۔ ایک از حد محبت رکھنے والا میرے بارے میں وہ گمان کرتا ہے جو میرے اندر نہیں ہے۔ اور دوسرا بغض رکھنے والا میرا بغض اس کو ہر تہمت پر آمادہ کرتا ہے۔

(یعنی حضرت علی کے دشمن خارجی اور ان سے محبت کی آڑ میں ص ۵۶۵ مشکوٰۃ دوسرے صحابہ کے دشمن رافضی دونوں ہی تباہ ہونگے)

❖ ❖ ❖

Marfat.com

بشرہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (دس صحابہ کرام کو دنیا میں جنت کی خوشخبری عطا کی) فرمایا:

ابوبکرؓ جنت میں ہیں اور عمرؓ جنت میں ہیں اور عثمانؓ جنت میں ہیں اور علیؓ جنت میں ہیں اور طلحہؓ جنت میں ہیں اور زبیرؓ جنت میں ہیں اور عبدالرحمٰنؓ بن عوف جنت میں ہیں اور سعد بن ابی وقاصؓ جنت میں ہیں اور سعید بن زیدؓ جنت میں ہیں اور ابو عبیدہؓ بن جراح جنت میں ہیں۔

ص ۵۶۶ مشکوٰۃ

Marfat.com

موت کا بیان

ہر انسان اور قوم پر موت ضرور آئیگی

(۱) اللہ تعالیٰ کے سوا ہر جاندار پر موت آئے گی۔ تم کہیں بھی ہو۔ موت آکر رہے گی۔

(۲) مالی اور جانی نقصانات بھی آزمائش کی ایک قسم ہے، ایسے وقت میں لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۵ کہنا چاہیئے۔

(۳) موت اپنے مقررہ وقت پر ہی آتی ہے اور صرف اللہ کے حکم سے آتی ہے۔

(۴) ہر انسان ہر قوم کی زندگی اور موت کا وقت مقرر ہے،

(۵) نیند موت کی بہن اور ہمارے لیے قابلِ عبرت ہے کہ ہر رات کو نیند یعنی موت طاری ہو جاتی ہے اور بستیاں خاموش اور ویران ہو جاتی ہیں اور صبح کو اٹھ اٹھ کر چلنے پھرنے لگتے ہیں۔ اسی طرح قیامت کو موت سے اٹھنے کا منظر ہوگا۔

(۱) كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ق ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۵[1] (اور ہر جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے پھر ہماری ہی پاس پھر کر آؤ گے)

---

[1] العنکبوت ۔ ۵۷

Marfat.com

نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ	ہم ہی نے تمہارے درمیان موت
الْمَوْتَ [۴۱]	مقرر کر رکھی ہے۔
كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ [۴۲]	(جو کوئی زمین پر ہے فنا ہو جانے والا
وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ	ہے اور آپ کے پروردگار کی ذات
ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ [۴۳]	باقی رہے گی جو بڑی شان اور عظمت
	والا ہے)
أَيْنَ مَا تَكُونُوا يُدْرِكْكُمُ	(تم جہاں کہیں ہو گے، موت تمہیں آ
الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِي	ہی پکڑے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں
بُرُوجٍ مُشَيَّدَةٍ [۴۴]	میں ہی ہو)
وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ	(اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور
مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَ	مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان
نَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَ	سے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے
الْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَ	والوں کو خوشخبری دے دو وہ لوگ
بَشِّرِ الصَّابِرِينَ ۝ الَّذِينَ	کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے
إِذَا أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ	تو کہتے ہیں ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم
قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ	اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے
رَاجِعُونَ ۝ أُولَٰئِكَ عَلَيْهِمْ	ہیں۔ یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی

---

[۴۱] الرحمٰن - ۲۶، ۲۷ [۴۲] النساء - ۷۸ [۴۳] الواقعہ - ۶۰

صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۵[1]

طرف سے مہربانیاں ہیں
اور یہی ہدایت پانے والے

(۳) تخلیق انسانی کے بعد فرمایا:

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ
لَمَيِّتُوْنَ ۟ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ۵[2] وَاِنَّا نَحْنُ
نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ۵[3]
هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ
تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ
ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ
يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ
لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ
لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَمِنْكُمْ
مَّنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَلِتَبْلُغُوْٓا
اَجَلًا مُّسَمًّى وَّلَعَلَّكُمْ
تَعْقِلُوْنَ ۵[4]

پھر تم اس کے بعد مرنے
پھر تم قیامت کے دن اٹھا
اور بے شک ہم ہی زندہ کر
مارتے ہیں اور اخیر مالک ہمیں
وہی ہے جس نے تمہیں مٹی
سے پھر خون جمے ہوئے
پھر وہ تمہیں بچہ بنا کر نکالتا
باقی رکھتا ہے۔ تاکہ تم اپنی
پہنچو۔ پھر یہاں تک کہ تم بوڑھے
ہو۔ کچھ تم میں اس سے پہلے
ہیں (بعض کو زندہ رکھتا ہے
تم وقتِ مقرر تک پہنچو۔ اور
تم سمجھو)

---

[1] البقرہ - ۱۵۵ تا ۱۵۷ [2] المومنون - ۱۵، ۱۶ [3] الحجر - ۲۳
[4] المومن ۶۷، ۶۸

Marfat.com

وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ
تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ
كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا ؕ

(اور اللہ کے حکم کے سوا کوئی مر
نہیں سکتا۔ ایک وقت مقرر لکھا
ہوا ہے)

فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ
لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا
يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۲

(پھر جب ان کا وقت آتا ہے تو نہ
ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکتے ہیں۔
اور نہ آگے بڑھ سکتے ہیں)

لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ اِذَا
جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ
سَاعَةً وَّلَا
يَسْتَقْدِمُوْنَ ۝۳

ہر امت کا ایک وقت مقرر ہے۔
جب وہ وقت آتا ہے تو ایک گھڑی
بھی دیر نہیں کر سکتے ہیں اور نہ جلدی
کر سکتے ہیں)

(۵) وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ
بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ
بِالنَّهَارِ ۝۴

(اور وہی ہے جو تمہیں رات کو اپنے
قبضہ میں لے لیتا ہے اور جو کچھ تم دن
میں کر چکے ہو وہ جانتا ہے،

۱؎ آل عمران - ۱۴۵ ۲؎ النحل - ۶۲ ۳؎ یونس - ۴۹ ۴؎ الانعام
- ۶۰

Marfat.com

ہر چیز فنا ہو جائے گی

الا

صرف اللہ ہی باقی رہے گا

(۶۱) پہلی اقوام تباہ کر دی گئیں ۔ اور اللہ تعالےٰ ہی کو دوام حاصل ہے ،

(۷۱) زمین آسمان اور سورج و چاند الغرض ہر چیز ایک مقررہ مدت تک کے لیے
پھر ایک مقررہ مدت تک کے لیے موت ہے

(۸۱) آخر کار اللہ ہی باقی اور آخری وارث ہوگا ۔

(۹۱) وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝[1]

(اور ہم ان سے پہلے کئی جماعتیں ہلاک چکے ہیں ۔ کیا تو ان میں سے آہٹ پاتا ہے یا ان کی بھنک سنتا ہے)

وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا ؕ وَكُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ ۝[2]

(اور ہم نے بہت سی بستیوں کو ہلاک ڈالا جو اپنے سامانِ عیش پر نازاں سو یہ ان کے گھر ہیں کہ ان کے بعد نہیں ہوئے مگر بہت کم ۔ اور ہم وارث ہوئے)

---

[1] مریم ۔ ۹۸ [2] القصص ۔ ۵۸ ۔

Marfat.com

(۷) مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَآ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ[1]

(ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان دونوں کے درمیان ہے کسی مصلحت ہی سے اور ایک خاص وقت تک کے لیے پیدا کیا ہے)

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ[2]

(حالانکہ آسمانوں اور زمین کا ورثہ تو اللہ ہی کے لیے ہے)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۚ[3] كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ[4]

(وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے، اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے، اور اسی نے سورج اور چاند کو کام میں لگا رکھا ہے ہر ایک وقت مقرر تک چل رہا ہے)

اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝[5]

(کیا وہ یہ نہیں دیکھتے، کہ بے شک ہم زمین کو ہر طرف سے گھٹاتے چلے جاتے ہیں سو کیا یہ لوگ غالب آنے والے ہیں۔

(۸) اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ۝[6]

(بے شک ہم ہی زمین کے وارث ہوں گے اور ان کے بھی جو اس پر ہیں اور ہماری طرف لوٹائے جائیں گے)

---

[1] احقاف-۳ [2] الحدید - ۱۰ [3] فاطر-۱۳ -
[4] الانبیاء-۳۳ [5] مریم ۴۰ -

Marfat.com

علاماتِ قیامت

قیامت اور اس کے احوال کا ذکر کرنے سے پہلے مختصر طور پر چند علامات قیامت لکھی جاتی ہیں۔ قیامت کا علم تو صرف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ کب آئیگی؟ البتہ قُربِ قیامت کی چھوٹی علامات یہ ہیں۔ قُربِ قیامت کو فتنے ظاہر ہونگے علم اُٹھ جائیگا۔ جہالت زیادہ ہوگی۔ زنا کی کثرت ہوگی۔ شراب عام ہو جائیگی مرد کم اور عورتیں زیادہ ہو جائیں گی۔ امانتیں نااہلوں کے سپرد کی جائیں گی۔ (یعنی نکمے اور نالائق لوگ حکمران ہوں گے) لوگ زکوٰۃ کو جرمانہ سمجھیں گے زکوٰۃ دینے میں بُخل کریں گے، غیر دینی تعلیم عام ہوگی۔ باپ پر ظلم کریں اور دوست کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے۔ ماں کی نافرمانی کریں اور بیوی کی تابعداری کریں گے۔ مسجدوں میں شور برپا ہوگا۔ بدمعاش لوگ حاکم بن جائیں گے۔ انسان کی برائی سے بچنے کے لئے اُس کی عزت جائے گی۔ گانا بجانا اور باجے عام ہو جائیں گے۔ بعد والے لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔ (جیسے کہ بدمعاش رافضی، صحابہ کرام کے خلاف بکواس کرتے ہیں۔) الغرض اس قسم کی کئی علامات ظاہر ہوں گی۔

بڑی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ

مسلمانوں پر چاروں طرف سے کافروں کا ہجوم ہوگا۔ یہودیوں کا فلسطین میں اجتماع بھی علاماتِ قیامت سے ہے۔ یہودی لوگ دجّال کے معاون بنیں گے۔ جب مسلمان تمام طرف سے پریشان ہوں گے تو امام مہدی ظاہر ہونگے جن کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔ یہ مدینہ منورہ میں ہوں گے چنانچہ وہ مکہ

جائیں گے۔ اور مکہ میں رکن اور مقامِ ابراہیم کے درمیان طواف کی حالت میں نیک لوگ ان کو پہچان کر ان سے بیعت کریں گے۔

پھر یہ امام مہدی افواج جمع کر کے مدینہ منورہ حاضر ہوں گے۔ اور وہاں سے شام کی طرف جائیں گے۔ وہاں عیسائیوں سے بہت جنگیں ہوں گی۔ امام مہدی کی بیعت کے سات سال یا اس کے قریب عرصہ کے بعد دجال ظاہر ہوگا۔ اِس کی دائیں آنکھ کانی ہوگی۔ یہودیوں کی فوجیں اس کی مدد کریں گی۔ یہ عجیب شعبدے بازیاں دکھائے گا۔ اس کے حکم سے بارش ہو گی۔ اناج پیدا ہو گا۔ درخت پھل دار ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے امتحان کی خاطر اس کے ہاتھ پر ایسے عجیب امور صادر ہونے دے گا۔ اور پہلے وہ رسول ہونے کا دعویٰ کرے گا۔ پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی مینار پر اُتریں گے۔ اور صبح کو دجال کی افواج پر حملہ کریں گے۔ اور دجال کو لُد کے مقام پر ماریں گے۔

ان سے فارغ ہوں گے کہ شمال مشرق کے کسی نامعلوم مقام پر سے ایک قوم یاجوج ماجوج نکلے گی۔ زمین میں فساد کرے گی۔ لوگ ان سے بچنے کے لئے قلعوں میں چھپ جائیں گے۔ کچھ مدت کے بعد اللہ تعالےٰ اس قوم کو ہلاک کرے گا۔ پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام بھی چالیس برس تک انصاف کے ساتھ حکومت کر کے وفات پائیں گے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار میں دفن ہوں گے۔

Marfat.com

بڑی علامتوں میں ایک یہ بھی ہے کہ مشرق مغرب اور عرب کے علاقوں میں ایک ایک خسف ہوگا۔ کہ وہاں زمین نیچے دھنس جائے گی۔ پھر کچھ مدت کے بعد ایک رات تین رات کے برابر لمبی ہوگی۔ اور جب صبح ہوگی تو سورج مغرب سے طلوع ہوگا۔ اب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اس کے کچھ مدت کے بعد ہی کوہِ صفا سے ایک عجیب وغریب جانور نکلے گا۔ جو ساری دنیا میں پھرے گا۔ اور مومن و کافر دونوں کے چہروں پر نشان ڈال دے گا مومن کا چہرہ نورانی اور کافر کا چہرہ منحوس ہو جائے گا۔ اور مومن و کافر ایک مجلس میں جمع ہوتے ہیں صاف پہچانے جائیں گے۔ مغرب سے طلوعِ آفتاب کے ایک سو بیس سال بعد اچانک صور پھونکا جائے گا۔ اور اس سے پہلے پہلے تمام مسلمان وفات پا چکے ہوں گے۔ دنیا میں صرف کافر ہی ہوں گے۔

دنیا کے بالکل آخری ایام میں حبشہ والوں کی ہر طرف حکومت ہوگی۔ یہ بہت ہی بے حیا ہوں گے۔ گدھوں اور کتوں کی طرح سڑکوں پر بدکاری کرتے ہوں گے۔ صور کی آواز آہستہ آہستہ تیز ہوگی۔ اور تمام جاندار مر جائیں گے۔ اور زمین و آسمان تباہ ہو جائیں گے۔ علاماتِ قیامت کے متعلق ہم انشاء اللہ ایک دوسری تصنیف میں تفصیل سے روشنی ڈالیں گے۔

Marfat.com

ایمان بالقیامت

قیامت اچانک اور ضرور آئیگی

(۱) موت کے بعد قیامت تک برزخ کا عالم رہے گا۔

(۲) اس عالم میں سزا اور جزا کا کچھ کچھ سلسلہ رہے گا۔
البتہ مکمل سزا اور جزا قیامت کو ملے گی۔

(۳) قیامت ضرور آئے گی اس کا وقت مقرر اور اس میں پہل یا دیر نہیں ہوگی

(۴) قیامت کے آنے کا علم صرف اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ اور ایسی اچانک آئے گی کہ کسی کو وصیت کرنے یا گھر تک جا سکنے کا موقع بھی نہیں ملے گا۔

(۱) وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ۝[1]
(اور ان کے آگے قیامت تک ایک پردہ پڑا ہوا ہے (عالم برزخ ہے)

اس عالم میں برے لوگوں کو سزا ملتی ہے۔ فرمایا۔

(۲) اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۝[2]
(وہ صبح و شام آگ کے سامنے لائے جاتے ہیں)

(۳) وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ
اور بے شک قیامت آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں اور بے شک

---

[1] المومنون ۔ ۱۰۰ [2] المومن ۔ ۴۶

Marfat.com

يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۝

اللہ قبر والوں کو دوبارہ اٹھائے گا۔

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ

تم جہاں بھی ہوگے، تم سب کو اللہ تعالیٰ

بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ۭ

سمیٹ کر لے آئے گا۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

(بے شک اللہ ہر چیز پر قدرت والا ہے)

قُلْ لَّكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ

کہہ دو تمہارے لئے ایک دن کا وعدہ

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً

ہے کہ جس سے نہ ایک گھڑی پیچھے ہو

وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ۝

سکتے ہو اور نہ آگے بڑھ سکتے ہو۔

(۴) اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ

بے شک اللہ ہی کو قیامت کا علم ہے

السَّاعَةِ ج

(کہ کب آئے گی)

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ

بلکہ وہ ان پر اچانک آئے گی پھر وہ

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ رَدَّهَا

ان کے ہوش کھو دے گی پھر اسے

وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ۝

ٹال نہیں سکیں گے اور نہ انہیں مہلت

دی جائے گی)

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً

وہ صرف ایک چیخ کا انتظار کر رہے ہیں

وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ

جو انہیں آلے گی اور وہ آپس میں

يَخِصِّمُوْنَ ۝ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

جھگڑ رہے ہوں گے۔ پس نہ تو وہ

تَوْصِيَةً وَّلَا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ

وصیت کر سکیں گے اور نہ اپنے

يَرْجِعُوْنَ ۝

گھروں کی طرف واپس آسکیں گے)

لہ الحج ۷، ۲ البقرہ ۲۸۰، ۳ سبا ۴۰، ۴ لقمن ۳۴، ۵ الانبیاء ۴۰، ۶ یٰسین ۴۹-۵۰

Marfat.com

زمین وآسمان برباد ہو جائیں گے

(۵) زمین لرز اٹھے گی پہاڑ پھٹ کر روئی کے گالوں کی طرح اڑنے لگیں گے اور آسمان پھٹ کر تباہ ہو جائے گا۔

(۶) سورج اور چاند بے نور ہو جائیں گے اور ستارے بجھ جائیں گے۔

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ ۝[1]	جس دن زمین اور پہاڑ لرزیں گے۔
فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ	پھر جب آسمان پھٹ جائے گا
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ۝[2]	اور پھٹ کر گلابی تیل کی طرح سرخ ہو جائے گا)
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ	(اور پہاڑ دھنی ہوئی رنگ دار روئی کی
كَالْعِهْنِ ۝[3]	طرح ہوں گے)
يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ ۝	(پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا پس
فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ	جب آنکھیں چندھیا جائیں گی۔ اور
الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَ	چاند بے نور ہو جائے گا۔ اور سورج
الْقَمَرُ ۝[4]	اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے)
فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝[5]	(پس جب ستارے مٹا دیئے جائیں گے)

موت اور دوبارہ زندگی

(۷) اس زمین اور آسمان کو بدل کر دوسری زمین اور آسمان کو لایا جائے گا۔

---

[1] المزمل ۲ [2] الرحمٰن ۷ [3] المعارج ۹ [4] قیامۃ ۶ تا ۹ [5] مرسلت ۸

Marfat.com

(۸) زمین اور آسمان لپیٹ دیئے جائیں گے۔

(۹) پہلی بار صور پھونکا جائے گا تو سب اہل زمین اور اہل آسمان بے ہو
ہو جائیں گے سوائے اس کے کہ جس کو اللہ تعالےٰ ہی بچالے۔
پھر کچھ مدت کے بعد دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ تو سب لوگ قبروں
اور اپنے مرنے کے بعد کے مقامات سے اُٹھ کھڑے ہوں گے۔ او
دیکھتے ہوں گے۔

(۱۰) نیک لوگ روز قیامت کی پریشانیوں سے محفوظ رہیں گے

(۱۱) قیامت کو پہلے زمانہ کے اور بعد کے زمانہ کے سب لوگ جمع ہوں گے۔

(۱۲) ہر آدمی تنہا اللہ کے سامنے پیش ہوگا۔ اور کوئی اس کا سفارشی اور دو
بن کر آنے کی جرأت نہیں کرے گا۔

(۷) يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ
غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ [1]

(جس دن اس زمین اور زمین بدلی جا
گی اور آسمان بدلے جائیں گے)

(۸) وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ
مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهِ [2]

(اور یہ زمین قیامت کے دن سب ا
کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس
دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوں گے)

(۹) وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي
الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللّٰهُ

اور صور پھونکا جائے گا۔ تو یہ ہو
ہو جائے گا جو کوئی آسمانوں اور
کوئی زمین میں ہے۔ مگر جسے اللہ

---

[1] ابراہیم - ۴۸ [2] مرسلت - ۹

Marfat.com

ثُمَّ نُفِخَ اُخْرٰی فَاِذَا هُمْ قِیَامٌ یَّنْظُرُوْنَ ۝

چاہے۔ پھر وہ دوسری دفعہ پھونکا جائے گا۔ تو یکایک وہ کھڑے دیکھ رہے ہوں گے)

(۱۱) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَیْرٌ مِّنْهَا وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ یَّوْمَئِذٍ اٰمِنُوْنَ ۝

(جو کوئی نیکی لائے گا۔ سو اسے اس سے بہتر بدلہ ملے گا اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے بھی امن میں ہوگا)

(۱۱) هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِیْنَ ۝

(یہ فیصلہ کا دن ہے ہم تمہیں اور پہلوں کو جمع کر دیں گے)

(۱۲) وَكُلُّهُمْ اٰتِیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَرْدًا ۝

(اور ہر ایک ان میں سے اس کے ہاں اکیلا آئے گا)

قیامت کو زندہ ہو کر حساب دینا ہوگا

(۱۳) قیامت کو ہر شخص برہنہ اٹھایا جائے گا۔ جیسے پہلی بار برہنہ پیدا ہوا تھا۔ البتہ خوف کی شدت کے باعث لوگوں کو ایک دوسرے کی برہنگی کا احساس نہ ہوگا۔

(۱۴) لوگ قبروں سے تیزی سے نکل کر میدانِ قیامت میں آئیں گے۔

(۱۵) خدا تعالیٰ کے سامنے قطار میں باندھے فیصلہ کا انتظار کریں گے۔

(۱۶) اگر تمہیں شبہ ہے۔ تو دیکھو تم ماں کے پیٹ میں نو ماہ تک بند رہے۔ جب نکلے تو ایسا بچہ تھے۔ کہ بدن پر لباس نہیں، بولنے کی طاقت نہیں

---

(۱) الزمر-۶۸ (۲) النمل-۸۹ (۳) مرسلٰت-۳۸ (۴) مریم-۹۵

Marfat.com

بالکل دوسروں کے رحم وکرم پر۔ پھر آہستہ آہستہ بڑا کیا۔ کوئی درمیان میں مر گیا۔ کوئی سخت بڑھاپے تک پہنچا۔

(۱۷) تمہارا نام و نشان نہ تھا۔ تو تمہیں پیدا کیا۔ اب دوبارہ پیدا کرنا تو بالکل آسان بات ہے۔ تم لوہے سے سخت دھات بن کر زمین میں گھس جاؤ مگر قیامت کو اللہ تعالےٰ تمہیں زندہ کر کے باہر نکالے گا۔ اور زندگی بھر کے کفر اور ظلم پر محاسبہ کرے گا۔

(۱۳) كَمَا بَدَاْنَآ اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ۝[1]

(جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا تھا دوبارہ بھی پیدا کریں گے، یہ ہمارے ذمہ وعدہ ہے بے شک ہم پورا کرنے والے ہیں)

(۱۴) يَوْمَ يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ ۙ[2]

(جس دن وہ قبروں سے دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے گویا وہ کسی نشانی پر دوڑے جا رہے ہوں)

(۱۵) وَّعُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّا ؕ[3]

(اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر)

(۱۶) يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ

(اے لوگو! اگر تم کو زندہ ہونے میں شک ہے تو ہم نے تمہیں مٹی سے بنایا پھر قطرہ سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر

---

[1] الانبیاء-۱۰۴ [2] المعارج-۴۳ ع [3] کہف-۴۸

خَلْقَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ
مِنْ مُّضْغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ وَّ غَيْرِ
مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمْ ط
وَنُقِرُّ فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ
اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ
نُخْرِجُكُمْ طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا
اَشُدَّكُمْ ج وَمِنْكُمْ مَّنْ
يُّتَوَفّٰى وَمِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ
اِلٰٓى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا
يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْـًٔا ط
وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ
اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ
مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ۝ ذٰلِكَ
بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّهٗ
يُحْيِ الْمَوْتٰى وَاَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ السَّاعَةَ
اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ
وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ

گوشت کی نقشہ بنی ہوئی اور بدون
نقشہ بنی ہوئی گوشت کی بوٹی سے
تاکہ تمہیں کھول کر بتادیں اور ایک
مقررہ مدت تک ہم جو چاہیں پیٹ
میں ٹھہرا رکھتے ہیں۔ پھر تم کو نکالتے
ہیں بچہ، پھر جب تک کہ پہنچو اپنی جوانی
کے زور کو۔ اور تم میں سے کچھ مر
جاتے ہیں اور تم میں سے کچھ نکمی عمر
تک پہنچائے جاتے ہیں۔ کہ سمجھ
بوجھ کا درجہ پاکر پھر نا سمجھی کی حالت
میں جا پڑتا ہے۔ اور تم سوکھی
زمین کو دیکھتے ہو۔ پھر جب ہم اس
پر پانی برساتے ہیں تو تر و تازہ ہو
جاتی ہے اور ہر قسم کے خوشنما نباتات
اگ آتے ہیں یہ اس لئے کہ اللہ
ہی برحق ہے اور وہ مردوں
کو زندہ کرے گا اور وہ ہر چیز
پر قادر ہے اور بے شک قیامت
آنے والی ہے جس میں کوئی شک نہیں

Marfat.com

فِی الْقُبُوْرِ ۵[1]

اور بے شک اللہ قبروں
کو دوبارہ اٹھائے گا،

۱۷۔ وَيَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا
مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ
حَيًّا ۝ اَوَلَا يَذْكُرُ الْاِنْسَانُ
اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ وَ
لَمْ يَكُ شَيْئًا ۝[2]

اور آدمی کہتا ہے کہ کیا میں
جاؤں۔ تو پھر زندہ ہو کر
گا۔ کیا آدمی یاد نہیں رکھتا
ہم نے اس کو پہلے سے پیدا
اور وہ کچھ چیز نہ تھا)

وَقَالُوْٓا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا
وَّرُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ
خَلْقًا جَدِيْدًا ۝ قُلْ كُوْنُوْا
حِجَارَةً اَوْ حَدِيْدًا ۝ اَوْ
خَلْقًا مِّمَّا يَكْبُرُ فِیْ
صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ
مَنْ يُّعِيْدُنَا ۭ قُلِ الَّذِیْ
فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ[3]

(اور کہتے ہیں۔ کہ کیا جب ہم ہڈیاں
اور چورا چورا ہو جائیں پھر نئے
کر اٹھیں گے۔ تو کہہ۔ تم پتھر
لوہا ہو جاؤ یا کوئی مخلوق جس
اپنے جی میں مشکل سمجھو۔ پھر
کہیں گے کون لوٹا کر لائے گا
ہم کو۔ کہہ کہ جس نے تم کو پہلی بار
پیدا کیا)

سیاہ اور روشن چہرے

(۸۱) قیامت کے دن کافروں کے چہرے سیاہ ہوں گے۔ جن پر لعنت برستی ہوگی

[1] الحج-۵-[2] مریم-۶۷-[3] بنی اسرائیل-۴۹ تا ۵۱

Marfat.com

اور مسلمانوں کے چہرے تر و تازہ اور روشن ہوں گے۔ اس لئے کہ دنیا میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ اور بندوں کے ساتھ نیک سلوک کیا۔

(۱) يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ ۖ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ۝[1]

جس دن بعضے منہ سفید اور بعضے منہ سیاہ ہوں گے سو وہ جن کے منہ سیاہ ہوں گے ان سے کہا جائے گا۔ کیا تم ایمان لاکر کافر ہو گئے تھے اب اس کفر کے بدلے میں عذاب چکھو۔ اور وہ لوگ جن کے منہ سفید ہوں گے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے)

اس دن بچے بوڑھے ہو جائیں گے ہر ایک پر دہشت ناک خاموشی ہوگی

(۱۹) قیامت کے دن اس قدر خوف و ہراس طاری ہوگا۔ کہ ماں بچے کو بھلا دے گی۔ لوگوں پر دہشت ناک خاموشی طاری ہوگی

(۲۰) انسان اپنے والدین بیوی بچوں اور بہن بھائیوں سے دور بھاگے گا۔ اور ہر ایک کو اپنا ہی فکر ہوگا۔

(۲۱) بچوں پر خوف کے مارے بڑھاپا چھا جائے گا۔

---

[1] آل عمران۔ ۱۰۶، ۱۰۷

Marfat.com

(۲۳) انسان کہے گا۔ کہ آج بھاگ کر کہاں جاؤں؟ جواب ہوگا۔ اللہ کے سامنے پیش ہو جاؤ۔

(۲۴) دنیا کے گہرے دوست آپس میں دشمن بن جائیں گے۔ البتہ نیک لوگ دوست ہوں گے۔

(۲۵) دنیا کی زندگی چند گھنٹے سے زیادہ طویل محسوس نہ ہوگی۔

۱۱۔ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ۝[1]

(جس دن اسے دیکھو گے، ہر دودھ والی، اپنے دودھ پیتے کو بھول جائے گی۔ اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی۔ اور تجھے لوگ مدہوش نظر آئیں گے۔ اور وہ مدہوش ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب سخت ہوگا)

يَوْمَئِذٍ يَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِيَ لَا عِوَجَ لَهٗ ۚ وَخَشَعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝[2]

(اس دن پکارنے والے کا اتباع کریں گے اس میں کوئی کجی نہیں ہوگی اور رحمٰن کے ڈر سے آوازیں دب جائیں گی۔ پھر تو پاؤں کی آہٹ سوا کچھ نہیں سنے گا)

(۲۶) فَإِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝

(پھر جس دن کانوں کا بہرا کرنے والا

---

[1] الحج-۲ [2] طٰہٰ-۱۰۸۔

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۙ
وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۙ وَصَاحِبَتِهٖ
وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ
مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝[1]

برپا ہوگا، جس دن آدمی اپنے بھائی
سے بھاگے گا، اور اپنی ماں اور
اپنے باپ سے اور اپنی بیوی اور
اپنے بیٹوں سے، ہر شخص کی ایسی
حالت ہوگی جو اس کی اوروں کی طرف
سے بے پرواہ کر دے گی،

---

(۲) فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ
يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ
شِيْبًا ۝[2]

(پھر تم کس طرح بچو گے اگر تم نے انکار
کیا۔ اس دن جو لڑکوں کو بوڑھا کر
دے گا،

(۲۲) يَقُوْلُ الْاِنْسَانُ يَوْمَئِذٍ
اَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ كَلَّا لَا وَزَرَ ۝
اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ
الْمُسْتَقَرُّ ۝[3]

(اس دن انسان کہے گا کہ بھاگنے کی
جگہ کہاں ہے۔ ہرگز نہیں، کہیں پناہ
نہیں، اس دن آپ کے رب ہی کی
طرف ٹھکانہ ہے،

(۲۱) اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ۝[4]

(اس دن دوست بھی آپس میں دشمن
ہو جائیں گے۔ مگر پرہیزگار لوگ،

(۲۱) قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِى
الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ ۝ قَالُوْا
لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ

(فرمائے گا تم زمین پر گنتی کے کتنے
برس رہے۔ کہیں گے، ایک دن یا
اس سے بھی کم رہے ہیں، پس آپ گننے

---

[1] عبس ۳۴، ۳۷۔ [2] المزمل ۱۷۔ [3] قیامۃ ۲۹/۱۲۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲۔ [4] زخرف ۶۷۔

يَوْمِ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ ۝ کرنے والوں سے پوچھ لیں)

جیسا کرے گا ویسا بھرے گا

اعمال نامہ

(۲۵) قیامت کا دن دنیا میں گذرنے والے پچاس ہزار سال کے برابر طویل دن ہوگا۔

(۲۶) کوئی کسی دوسرے کی طرف سے خود نہیں پھنسے گا۔ سفارش کرکے یا جرمانہ ادا کرکے رہائی کی صورت نہ ہوگی۔ اور کہیں سے مدد نہیں پہنچے گی۔

(۲۷) کسی پر ظلم نہ ہوگا جو شخص جیسا کرے گا ویسا اجر پائے گا۔ اور کوئی دوسرا اس سے تعاون نہیں کرے گا۔

(۲۸) نیک لوگوں کو دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا اور وہ خوش ہوگا۔ برے آدمی اور کافر کو بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ ملے گا۔ اور وہ جہنم میں جائے گا اور اعمال نامہ میں دنیا میں کئے ہوئے تمام اعمال درج ہوں گے۔

(۲۵) تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۝[۵۳] (فرشتے اور اہل ایمان کی روحیں اس کے پاس چڑھ کر جاتی ہیں (اور وہ عذاب) اس دن ہوگا۔ جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے)

(۲۶) وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ (اور اس دن سے ڈرو، جس دن کوئی

---

[۵۳] المومنون - ۱۱۲، ۱۱۳ [۵۴] المعارج - ۴ -

شَيْئًا وَّلَا	شخص کسی کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔
يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ	اور نہ ان کے لئے کوئی سفارش
وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ	قبول ہوگی اور نہ اس کی طرف سے
وَّلَا هُمْ	بدلہ لیا جائے گا اور نہ ان کی مدد
يُنْصَرُوْنَ ۝	کی جائے گی)
فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ	(پھر اس دن کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے
شَيْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ اِلَّا	گا۔ اور تم اس کا بدلہ پاؤ گے۔ جو کیا
مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝	کرتے تھے)
لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا	(اللہ کسی کو اس کی طاقت کے سوا تکلیف
اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ	نہیں دیتا۔ نیکی کا فائدہ بھی اسی کو
وَعَلَيْهَا مَا	ہوگا اور برائی کی زد بھی اسی پر
اكْتَسَبَتْ ط	پڑے گی)
لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ج	(اور ایک شخص دوسرے کا بوجھ نہیں
	اٹھائے گا)
فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ	(پس جس کا اعمال نامہ اس کے دائیں
بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ	ہاتھ میں دیا گیا تو اس سے آسانی کے
حِسَابًا يَّسِيْرًا ۙ وَّيَنْقَلِبُ	ساتھ حساب لیا جائے گا اور وہ
اِلٰٓى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝	اپنے اہل وعیال میں خوش واپس

---

(۱) البقرۃ ۴۸ (۲) یٰسین ۵۴ (۳) البقرۃ ۲۸۶ (۴) الانعام ۱۶۴

Marfat.com

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ۝[1]

وَوُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ مُشْفِقِيْنَ مِمَّا فِيْهِ وَيَقُوْلُوْنَ يٰوَيْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا ۚ وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ۭ وَلَا يَظْلِمُ رَبُّكَ اَحَدًا ۝[2]

آئے گا اور لیکن جس کو نامہ اعما
پیچھے سے دیا گیا تو وہ موت کو پک
گا، اور وہ دوزخ میں داخل ہوگا)

اور اعمال نامہ رکھ دیا جائے گا پھر
مجرموں کو دیکھے گا. اس چیز سے ڈر
والے ہوں گے جو اس میں ہے
اور کہیں گے افسوس ہم پر یہ کہ
اعمال نامہ ہے. کہ اس نے کو
چھوٹی یا بڑی بات نہیں چھوڑی
مگر سب کو محفوظ کیا ہوا ہے۔ او
جو کچھ انہوں نے کیا تھا سب کو
موجود پائیں گے اور تیرا رب کسی
ظلم نہیں کرے گا)

گمراہ لیڈر اور ان کے ماننے والے

(۲۹) قیامت کے دن ہر گروہ کو اس کے سردار کے ہمراہ بلایا جائے گا۔

(۳۰) اولاد اپنے گمراہ والدین اور عوام اپنے گمراہ اور بدمعاش لیڈروں کے خلاف بددعا کریں گے۔ کہ اے اللہ یہ لوگ خود گمراہ تھے انہوں نے ہمیں بھی گمرا

---

[1] الانشقاق۔ ۷ تا ۱۲ [2] الکہف۔ ۴۹

کیا۔انہیں دوگنا مار دو۔ جواب ملے گا۔ دونوں کی دوگنا سزا ہے۔ تم بھی بدمعاش تھے۔ اسی لئے تم نے نیک لوگوں اور اسلام پر چلنے والوں کا ساتھ دینے کی بجائے دنیاوی اغراض کے باعث شرابیوں زانیوں اور بدمعاشوں کا ساتھ دیا۔

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ ج[1]	(جس دن ہم بلائیں گے ہر فرقہ کو ان کے سرداروں کے ساتھ)
یَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِیْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِیْرًا ۝[2]	(جس دن ان کے منہ آگ میں الٹ دیئے جائیں گے۔ وہ کہیں گے اے کاش ہم نے اللہ اور رسول کی تابعداری کی ہوتی ۔) اور کہیں گے اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کی تابعداری کی سو انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب انہیں دوگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر۔
رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۝ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ	اے ہمارے رب ہمیں ان ہی نے گمراہ کیا سو تو ان کو آگ کا دوگنا عذاب دے۔ فرمائے گا دونوں کو دوگنا

---

[1] بنی اسرائیل۔۱۷۔ [2] الاحزاب ۶۶ تا ۶۸

Marfat.com

لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ۝ ہے اور لیکن تم نہیں جانتے)

اچھے اور بُرے اعمال کا وزن ہوگا

(۱۳) وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ نِ الْحَقُّ ج (اور واقعی اس دن وزن بھی ہوگا، ہم
فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا۔ سو ایسے
الَّذِيْنَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ لوگ کامیاب ہوں گے۔
وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ، اور جس کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ لوگ ہوں
فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا جنہوں نے اپنا نقصان کیا اس لئے
اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے
بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ [1] (اور قیامت کے دن ہم انصاف
وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ ترازو قائم کریں گے۔ پھر کسی پر
لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ بھی ظلم نہ کیا جائے گا اور اگر رائی
شَيْئًا ط وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ کے دانہ کے برابر بھی عمل ہوگا۔ تو
حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا اسے بھی ہم لے آئیں گے اور
وَكَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝ [2] ہی حساب لینے کے لئے کافی ہیں)

اہلِ جنت پر انعامات ہوں گے

مقربین اور اصحاب الیمین

---

[1] الاعراف - ۸، ۹ [2] الانبیاء - ۴۷

(۴۱) جنتی جنت میں داخل ہوں گے تو فرشتے ان کو سلام کریں گے ۔ یہ کس قدر عزت افزائی ہے اور وہ ہمیشہ جنت میں رہیں گے۔ جہاں بیماری غم اور بڑھاپا نہیں ہوگا۔

(۴۱) بلند درجہ کے جنتی نہایت ہی اعلیٰ قسم کی نعمتوں میں ہوں گے۔ جو مقربین کہلائیں گے البتہ یہ بلند درجہ صحابہ کرام اور اس کے قریب کے بہت لوگوں کو حاصل ہوگا۔ بعد کے زمانہ میں کم لوگ یہ مقام حاصل کرسکیں گے۔

(۴۲) دوسرے درجہ کے جنتی اصحاب یمین کہلائیں گے۔ پہلے اور بعد کے زمانہ کے بہت لوگوں کو یہ مقام حاصل ہوگا۔

وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا	اور وہ لوگ جو اپنے رب ڈرتے رہے
رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ	جنت کی طرف گروہ در گروہ لے جائے
حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ	جائیں گے۔ یہاں تک کہ جب وہ اس
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ	کے پاس پہنچیں گے اور اس کے
خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ	دروازے کھلے ہوئے ہوں گے
طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ۝	اور ان سے ان کے داروغہ کہیں گے
وَقَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ	تم پر سلام ہو، تم اچھے لوگ ہو، پس
الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ	اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ
وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ	اور وہ کہیں گے اللہ کا شکر ہے،
نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ	جس نے ہم سے اپنا وعدہ سچا کیا۔
حَيْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ	اور ہمیں اس زمین کا وارث کر دیا کہ ہم

آجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ۝[1]

(۳۲) وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۙ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُقَرَّبُوْنَ ۝
فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ ثُلَّةٌ
مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ وَقَلِيْلٌ
مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ۝ عَلٰى سُرُرٍ
مَّوْضُوْنَةٍ ۙ مُّتَّكِـِٕيْنَ
عَلَيْهَا مُتَقٰبِلِيْنَ ۝ يَطُوْفُ
عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۙ
بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِيْقَ ۙ
وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ۙ لَّا
يُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا
يُنْزِفُوْنَ ۙ وَفَاكِهَةٍ
مِّمَّا يَتَخَيَّرُوْنَ ۙ
وَلَحْمِ طَيْرٍ مِّمَّا
يَشْتَهُوْنَ ۝ وَحُوْرٌ

جنت میں جہاں چاہیں رہیں۔ پس کیا
خوب بدلہ ہے عمل کرنے والوں کا!
اور سب سے اول ایمان لانے وا
سب سے اول داخل ہونے وا
ہیں۔ وہ اللہ کے ساتھ خاص قر
رکھنے والے ہیں نعمت کے باغ
میں ہوں گے۔ پہلوں میں سے بہت
سے، اور پچھلوں میں سے تھوڑے
سے۔ تختوں پر جو جڑاؤ ہوں گے
آمنے سامنے تکیہ لگائے ہوئے
بیٹھے ہوں گے۔ ان کے پاس
ایسے لڑکے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں
گے آمد و رفت کیا کریں گے۔ آبخورے
اور آفتابے اور ایسا جام شراب
لے کر جو بہتی ہوئی شراب سے بھر
جائے گا، نہ اس سے ان کو دردِ
ہوگا اور نہ اس سے عقل میں فتو
آئے گا۔ اور میوے جنہیں وہ پس

عِيْنٌ ۙ كَاَمْثَالِ

[1] الزمر ۷۲، ۷۴

ثُوْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝ ج
ہٗ جَزَآءًۢ بِمَا
انُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ لَا يَسْمَعُوْنَ
يْهَا لَغْوًا وَّلَا تَاْثِيْمًا ۝
اِلَّا قِيْلًا
سَلٰمًا
سَلٰمًا ۝ ل
وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ مَآ
حٰبُ الْيَمِيْنِ ۝ فِيْ سِدْرٍ
مَّخْضُوْدٍ ۝ وَّطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝
ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ وَّمَآءٍ
مَّسْكُوْبٍ ۝ وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝
مَّقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝
فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اِنَّآ
اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ۝
فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ۝ عُرُبًا
اَتْرَابًا ۝ لِّاَصْحٰبِ

کریں گے اور پرندوں کا گوشت جو
ان کو مرغوب ہوگا۔ اور بڑی بڑی آنکھوں
والی حوریں، جیسے موتی کئی تہوں
میں رکھے ہوئے ہوں۔ بدلے
اس کے جو وہ کیا کرتے تھے۔ وہ
وہاں کوئی لغو اور گناہ کی بات نہیں
کریں گے مگر سلام سلام کہنا۔)
(اور داہنے والے، کیسے اچھے ہوں گے
داہنے والے وہ بے کانٹے کی بیریوں
میں ہوں گے۔ اور گتھے ہوئے کیلوں
میں اور لمبے سایوں میں، اور پانی
آبشاروں میں۔ اور بافراط میووں
میں، جو نہ کبھی منقطع ہوں گے اور
نہ ان میں روک ٹوک ہوگی۔ اور
اونچے فرشوں میں، ہم نے انہیں
(حوروں کو) ایک عجیب انداز سے پیدا
کیا ہے پس ہم نے انہیں کنواریاں
بنا دیا ہے دل لبھانے والی ہم عمر

لہ الواقعہ ۔ ۱ تا ۲۶ ۲۷/۱۷

الْاَوَّلِيْنَ ۙ — بنایا ہے داہنے والوں کے
ثُلَّةٌ مِّنَ — بہت سے پہلوں میں سے ہو
الْاٰخِرِيْنَ ۙ[1] — اور بہت سے پچھلوں میں سے

دوزخیوں کو خوفناک سزائیں ملیں گی

گندھک کا لباس آگ اور پیپ

(۴۵) کافروں کو الگ کر دیا جائے گا۔ اور ان کی زبانیں بند کر دی جائیں گی اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۴۶) کافر افسوس کے ساتھ اپنے ہاتھوں پر کاٹے گا۔ کہ کاش میں اسلام کا دیتا اور کفر اور ظلم سے دور رہتا اور ظالموں کا ساتھی نہ بنتا۔

(۴۷) کافروں کو ڈنگروں کی طرح ہانکتے ہوئے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا ہمیشہ دوزخ میں سزا پاتے رہیں گے۔

(۴۸) کافروں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا۔ اور انہیں زخموں کا پیپ پینے کے لئے ملے گا۔

(۴۹) انہیں گندھک کا لباس پہنا دیا جائے گا اور چاروں طرف آگ جل رہی ہے جس سے ان کے بدن جھلس جائیں گے۔ اور طرح طرح کے عذاب میں رہے گا ہر دن نیا عذاب ہوگا۔

(۵۰) جہنم کے سات حصے ہوں گے۔ اور ہر حصہ میں درجہ بدرجہ کافر اور بد

---

[1] الواقعہ۔ ۲۷ تا ۵۰

Marfat.com

اپنے کئے کی سزا بھگتتے ہوں گے۔

دوزخیوں پر سخت عذاب ہوگا

(۳۵) وَامْتَازُوا الْيَوْمَ أَيُّهَا الْمُجْرِمُونَ ۝ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ۝ اصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ ۝ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلَىٰ أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَيْدِيهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ ۝[۲]

(اے مجرموں! آج الگ ہو جاؤ۔) (یہ دوزخ ہے جس کا تم کو وعدہ تھا۔ آج کے دن اس میں جا پڑو، اس کے بدلہ میں کہ تم کفر کرتے تھے۔ آج ہم ان کے منہ پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔ جو وہ کماتے تھے۔)

(۳۶) وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَىٰ يَدَيْهِ يَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيلًا ۝ لَقَدْ أَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ إِذْ جَاءَنِي ۝[۳]

(اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کاٹ کھائے گا۔ کہے گا، اے کاش، میں بھی رسول کے ساتھ راہ چلتا۔ اے میری خرابی، کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے گمراہ کر دیا نصیحت سے، بعد اس کے کہ میرے پاس نصیحت آئی تھی۔)

---

[۱] یٰسین۔ ۵۹ [۲] یٰسین۔ ۶۳، ۶۴، ۶۵ [۳] الفرقان۔ ۲۷، ۲۸، ۲۹۔

Marfat.com

(۳۷) وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا
إِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ط حَتّٰٓى
إِذَا جَآءُوْهَا فُتِحَتْ
اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ
عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ
وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ
يَوْمِكُمْ هٰذَا ط قَالُوْا
بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ
الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ۝
قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ج فَبِئْسَ
مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝[1]

اور جو کافر ہیں دوزخ کی طرف گر
گروہ ہانکے جائیں گے۔ یہانتک
جب اس کے پاس آئیں گے تو ا
کے دروازے کھول دیئے جا
گے اور ان سے اس کے داروغ
گے، کیا تمہارے پاس تم ہی میں
رسول نہیں آئے تھے جو تمہیں تمہا
رب کی آئیں پڑھ کر سناتے تھے
آج کے دن کے پیش آنے سے تم
ڈراتے تھے۔ کہیں گے ہاں! لیکن
عذاب کا حکم (علم آسمانی میں منکروں
ہو چکا تھا۔ کہا جائے گا۔ دو
کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ
میں ہمیشہ رہو گے، پس تکبر کر
والوں کے لئے کیسا برا ٹھکانہ

(۳۸) وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف
اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ
الْعَذَابِ ۝[2] يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

اور جس دن قیامت قائم ہو گی (حکم
فرعونیوں کو سخت عذاب میں لے جا
مجرم اپنے چہرے کے نشان سے

---

[1] الزمر-۷۱ [2] مومن-۴۶

سِمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ
الْاَقْدَامِ ۝ ۲
خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ ثُمَّ
الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ ثُمَّ
سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ
كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ
الْعَظِيْمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ
عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝
لَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ
هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۝ وَلَا
طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۝ لَا يَاْكُلُهٗ
اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ۝ ۳ وَتَرٰى
الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ
فِي الْاَصْفَادِ ۝ سَرَابِيْلُهُمْ
مِّنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ
النَّارُ ۝ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا
كَسَبَتْ ۝ ۲ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ ۳

جائیں گے پس پیشانی کے بالوں اور
پاؤں سے پکڑے جائیں گے)
(اسے پکڑو، پس اسے طوق پہنا دو۔
پھر اسے دوزخ میں ڈال دو۔ پھر
ایک زنجیر میں جس کا طول ستر گز ہے
اسے جکڑ دو۔ بے شک وہ اللہ پر
یقین نہیں رکھتا تھا۔ جو عظمت والا ہے
اور نہ وہ مسکین کے کھانا کھلانے کی
رغبت دیتا تھا سو آج اس کا یہاں
کوئی دوست نہیں۔ اور نہ کھانا ہے
مگر زخموں کا دھون۔ اسے سوائے
گناہ گاروں کے کوئی نہیں کھائے گا۔)
(اور تو اس دن گناہ گاروں کو زنجیروں
میں جکڑے ہوئے دیکھے گا۔ کرتے ان
کے گندھک کے ہوں گے۔ اور ان
کے چہروں پر آگ لپٹی ہوگی۔ تاکہ اللہ
ہر شخص کو اس کے کئے کی سزا دے۔)
بے شک اللہ بڑی جلدی حساب لینے

---

۱ الرحمٰن۔ ۴۱ ۲ الحاقۃ۔ ۳۰، ۳۷ ۳ الابراہیم۔ ۴۹ تا ۵۲ ۔

Marfat.com

والا ہے۔)

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُّصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ۝ يُصْهَرُ بِهٖ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ۝ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ۝ كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ اُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ۝[1]

(پھر جو کافر ہوئے، ان کے لئے کے کپڑے قطع کئے گئے ہیں[1] کے سروں پر گھولتا ہوا پانی ڈالا گا۔ جس سے جو کچھ ان کے پیٹو ہے اور کھالیں جھلس دی جائیں اور ان پر لوہے کے گرز پڑیں جب گھبرا کر وہاں سے نکلنا چاہیں اسی میں لوٹا دیئے جائیں گے۔ ا دوزخ کا عذاب چکھتے رہو۔)

وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ۝ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَيَاْتِيْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّمَا هُوَ بِمَيِّتٍ وَمِنْ وَّرَآئِهٖ عَذَابٌ غَلِيْظٌ ۝[2]

(اور ہر سرکش ضدی نامراد ہوا اس کے پیچھے دوزخ ہے اور ا پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور اسے سے نہ اتار سکے گا۔ اور اس پر طرف سے موت آئے گی۔ اور نہیں مرے گا۔ اور اس کے پیچھے عذاب ہوگا۔)

---

[1] الحج۔ ۱۹ تا ۲۲ [2] الابراہیم۔ ۱۵ تا ۱۷۔

Marfat.com

۱۰ اعتراض کافر لوگ اکثر کہا کرتے ہیں۔ کہ ایک غیر مسلم دنیا میں کارخانے لگاتا ہے۔ انسانی بھلائی اور ملک کے مفادات کے لئے کام کرتا ہے۔ کیا ایسے شخص کو بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ جواب یہ ہے کہ پہلے اسلام کے عقائد اور اعمال کا دوسرے ادیان کے ساتھ مقابلہ کریں اور دیکھیں کچھ بھی انصاف پایا جاتا ہو تو یقیناً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ

اسلام کے عقائد حقیقی ہیں۔

اسلام کے اعمال انسانی فطرت کے مطابق اور دنیا میں اطمینان و امن اور میں خدا کی رضامندی کی ضمانت ہیں۔ اور اسلام ہی سچا اور اللہ کا دین ہے۔ جنت و دوزخ کا مالک اللہ تعالیٰ ہے آپ اپنی کوٹھی میں اپنے ناپسندیدہ اور دیکھنے کی اجازت نہیں دیتے۔

جس نوکر کو آپ ماہانہ مختصر تنخواہ دیتے ہیں اور رہائشی سہولتیں عطا کرتے ہیں اگر آپ کے مخالف ہو جائے تو آپ اسے فوراً برطرف کر دیتے ہیں اور اسے اپنے جانے کی اجازت نہیں دیتے حالانکہ آپ نے نوکر کو پیدا نہیں کیا آپ اپنی معمولی امداد کے بعد اس کی مخالفت گوارہ نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ جس نے انسان کو پیدا کیا۔ روزی دی۔ عزت دی سب سے بڑھ کر احسانات کئے۔ وہ اسکی مخالفت کرنے کو سزا دے اور جنت سے محروم کر کے جہنم میں ڈال دے۔ تو اس پر کیا اعتراض ہے۔ جہنم تو دراصل کافر کے اپنے کرتوتوں کا انجام ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ خود کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ط (اس کے سات دروازے ہیں۔ ہر

لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ۝[1]

(دروازے کے لئے ان لوگوں کے الگ الگ حصے ہیں)

جنات کی پیدائش آگ سے ہوئی

شیطان انسان کا دشمن ہے ۔

① اللہ تعالیٰ نے جنات کو آگ سے پیدا کیا۔

② ابلیس جن تھا۔ اور اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ چنانچہ ملعون ہوا۔

③ ابلیس اور شیطان ایک کا نام ہے۔ اور شیطان انسان کا دشمن ہے۔ کو چاہیئے کہ شیطن کو اپنا دشمن سمجھے۔

① وَالْجَآنَّ خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ مِنْ نَّارِ السَّمُوْمِ ۝[2]

(اور ہم نے اس سے پہلے جنوں کو لُو کے شعلے سے پیدا کیا۔)

شیطان پر لعنت

② قَالَ يٰٓاِبْلِيْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ بِيَدَيَّ ط اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِيْنَ ۝ قَالَ اَنَا خَيْرٌ مِّنْهُ ط خَلَقْتَنِيْ مِنْ

(فرمایا) اے ابلیس! تمہیں اس سجدہ کرنے سے کس نے منع کیا جسے میں نے اپنے ہاتھوں سے کیا تو نے تکبر کیا۔ یا تو بڑوں میں تھا۔ اس نے عرض کیا، میں اس

---

[1] الحجر - ۴۴ [2] الحجر - ۲۷ -

Marfat.com

ارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِيْنٍ ۝	بہتر ہوں۔ مجھے تو نے آگ سے پیدا کیا
ـَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا	اسے مٹی سے بنایا، فرمایا پھر تو یہاں
انَّكَ رَجِيْمٌ ۝ۚ وَّ اِنَّ	سے نکل جا۔ کیونکہ راندہ گیا ہے۔
ـَيْكَ لَعْنَتِيْٓ اِلٰى يَوْمِ	اور تجھ پر قیامت تک میری لعنت ہے)
ـدِّيْنِ ۝[1] لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ	(میں تجھ سے اور ان میں سے جو تیرے
ـنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ	تابع ہوں گے سب سے جہنم بھر
ـجْمَعِيْنَ ۝[2]	دوں گا۔)
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ	(بے شک شیطان (اللہ) رحمٰن کا
ـرَّحْمٰنِ عَصِيًّا ۝[3]	نافرمان ہے)
كَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝[4]	(اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنیوالا ہے)
اِنَّ الشَّيْطٰنَ كَانَ	(بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے)
لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِيْنًا ۝[5]	پھر کیا تم مجھے چھوڑ کر اسے اور اس کی
اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ	اولاد کو کارساز بناتے ہو حالانکہ وہ
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ	تمہارے دشمن ہیں، بے انصافوں
عَدُوٌّ ؕ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا ۝[6]	کو برا بدل ملا)
قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ	(فرمایا، یہاں سے اترو، تم ایک دوسرے
لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي	کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے زمین
فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ	میں ٹھکانہ ہے اور ایک وقت تک

---

[1] ص۔ ۷۵ تا ۷۸ [2] ص۔ ۸۵ [3] مریم۔ ۴۴ [4] الفرقان، ۲۹ [5] بنی اسرائیل، ۵۳ [6] کہف، ۵۰

Marfat.com

اِلٰی حِیْنٍ ۝[۱]	نفع اٹھانا ہے
اِنَّ الشَّیْطٰنَ لَکُمْ	(بے شک شیطان تو تمہارا دشمن ہے
عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ	تم بھی اسے دشمن سمجھو۔ وہ تو اپنی
اِنَّمَا یَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِیَکُوْنُوْا	جماعت کو بلاتا ہے تاکہ وہ دوزخیوں
مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ۝[۲]	میں سے ہو جائیں۔)

شیطان کیسے گمراہ کرتا ہے

(۳) شیطان کو قیامت تک زندہ رہنے کی مہلت حاصل ہے۔

(۵) شیطان انسانوں کو طرح طرح سے گمراہ کرتا ہے۔ بُرے کاموں کی خوبیاں بنا بنا کر سمجھاتا ہے۔ اور خصوصاً شراب نوشی اور جوئے بازی کی راہ پر چلاتا ہے۔ یہ دونوں کام اکثر جرائم کی جڑ ہیں۔

(۶) ذکر اللہ اور نماز سے غافل کرتا ہے تاکہ انسان شیطان کے قابو میں رہے۔

(۷) بدکاری اور بے حیائی کے کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

(۴) قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْٓ	(عرض کی، اے میرے رب! پھر مجھے
اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ۝ قَالَ	(مردوں) کے زندہ ہونے تک مہلت
فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝ اِلٰی	دے، فرمایا پس تمہیں مہلت ہے وقت
یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝[۳]	معیّن کے دن تک۔)
(۵) وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝	(اور شیطان نے ان کے اعمال انہیں

---

[۱] فاطر-۶ [۲] الحجر ۳۵ [۳] الحجر ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹

اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ	آراستہ کر دکھائے اور انہیں راہ سے
السَّبِيْلِ وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۝ [1]	روک دیا اور وہ سمجھ دار تھے۔)
وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ	(اور شیطان ان سے صرف جھوٹے وعدے
اِلَّا غُرُوْرًا ۝ [2]	کرتا ہے)
(۶) اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ	(شیطان تو یہی چاہتا ہے۔ کہ شراب اور
اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ	جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی
وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَ	اور بغض ڈال دے۔ اور تمہیں اللہ کی
يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ ۝ [3]	یاد اور نماز سے روکے)
(۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا	(اے ایمان والو شیطان کے قدموں
لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط	پر نہ چلو اور جو کوئی شیطان کے قدموں
وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ	پر چلے گا۔ سو وہ تو اسے بے حیائی
يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط [4]	اور بُری باتیں ہی بتائے گا۔)

شیطان اور اس کے چیلے

(۸) انسانوں کو شکلیں بدلنے اور کان ناک کاٹنے کی ترغیب دیتا ہے۔

(۹) دل میں بُرے کام کے لئے وساوس ڈالتا ہے۔ اور جو لوگ مسلسل گناہ کرتے رہتے ہیں آخر کار شیطان صفت بن کر شیطان ہی بن جاتے ہیں ان سے بچنے شدید ضرورت ہے۔

---

[1] العنکبوت۔ ۳۸ ۲۰/۱۶ [2] النساء، ۱۲۰ [3] المائدہ، ۹۱ [4] النور۔ ۲۱۔

(۱۰۱) حضرت آدم علیہ السلام کو دھوکہ کے ساتھ جنت سے اس نے نکلوایا۔

(۸) وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيبًا مَّفْرُوضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ۝[1]

اور شیطان نے کہا کہ اے اللہ تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر لوں گا۔ اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کروں گا اور البتہ ضرور انہیں امیدیں دلاؤں اور البتہ انہیں ضرور حکم کروں گا کہ جانوروں کے کان چیریں اور البتہ انہیں ضرور حکم کروں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدلیں۔)

---

(۹) قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۝ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝[2]

(کہہ دو، میں لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں، لوگوں کے بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی، وسوسہ ڈالنے پھسلانے والے (شیطان) کے شر سے، جو لوگوں کے سینوں میں وسوسے ڈالتا ہے، جنوں اور انسانوں میں سے۔)

---

(۱۰) فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّيْطٰنُ لِيُبْدِيَ لَهُمَا مَا وُۥرِيَ

پھر انہیں شیطان نے بہکایا تاکہ ان کی شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے چھپائی

---

[1] النساء ۱۱۸ [2] الناس۔

Marfat.com

عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ
قَالَ مَا نَهٰكُمَا رَبُّكُمَا
عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّآ
اَنْ تَكُوْنَا مَلَكَيْنِ
اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِيْنَ ۝
وَقَاسَمَهُمَآ اِنِّيْ لَكُمَا
لَمِنَ النّٰصِحِيْنَ ۝ فَدَلّٰهُمَا
بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا
سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ
عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ۚ
وَنَادٰىهُمَا رَبُّهُمَآ اَلَمْ اَنْهَكُمَا
عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَاَقُلْ لَّكُمَآ
اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۝

گئی تھی ان کے سامنے کھول دے اور کہا تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے نہیں روکا۔ مگر اس لئے کہ کہیں تم فرشتے ہو جاؤ یا ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ۔ اور ان کے رو برو قسم کھائی کہ البتہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں۔ پھر انہیں دھوکہ سے مائل کر لیا۔ کہا بھلا دیکھ تو، یہ شخص جسے تو نے مجھ سے بڑھایا اگر تو مجھے قیامت تک مہلت دے تو میں بھی سوائے چند لوگوں کے اس کی نسل کو قابو میں کر کے رہوں گا۔)

شیطان فضاؤں کی سیر کرتا ہے

جنات میں مسلمان اور کافر بھی ہیں

(۱۱) ہمیں چاہیئے کہ ہم شیطان کی شرارتوں سے اللہ کی پناہ مانگا کریں۔

(۱۲) پہلے جنات آسمانِ دنیا تک جایا کرتے تھے۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں شہاب ثاقب مقرر کر دیئے گئے۔ اب وہ فضا میں بلندی پر جا نہیں سکتے بلکہ

سلہ الاعراف، ۲۰، ۲۱، ۲۲ سلہ بنی اسرائیل - ۶۲ -

Marfat.com

چاند سے بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ مگر آسمان کے قریب نہیں ہو سکتے۔ آج شیطان سیرت انسان اگر چاند پر چلے جائیں اور اہل زمین پر ظلم کرتے رہیں تو یہ کوئی اعزاز نہیں بلکہ یہ شیطان کے چیلے ہیں۔ اور بس!

(۱۳) بعض بدمعاش لوگ شیطانوں کے دوست ہوتے ہیں بعض جنات مسلمان اور بعض کافر ہیں (۱۴) جنات میں سے صحابہ کرام بھی گزرے ہیں۔

وَاِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ [۱]

اور اگر آپ کو شیطان سے کوئی وسوسہ آنے لگے تو اللہ کی پناہ مانگئے بے شک وہی سب کچھ سننے والا جاننے والا ہے)

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۝ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ۝ وَاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۝ وَاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ وَاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ

(پس اللہ کی پناہ مانگئے مردود شیطان سے)

(اور ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو ہم نے اسے سخت پہروں اور شعلوں سے بھرا ہوا پایا۔ اور ہم اس کے ٹھکانوں میں سننے کے لئے بیٹھا کرتے تھے پس جو کوئی اب کان دھرتا ہے تو وہ اپنے لئے ایک انگارہ تاک لگائے ہوئے پاتا ہے۔

اور ہم نہیں جانتے کہ زمین والوں کے ساتھ نقصان کا ارادہ کیا گیا ہے یا ان

---

[۱] حٰمٓ السجدہ - ۳۶ -

Marfat.com

فِی الْاَمْرِ اَمْ اَرَادَ بِهِمْ
رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝۱۰

کی نسبت ان کے رب نے بھلائی کا
ارادہ کیا ہے)

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ
الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ نِ الْکَوَاکِبِ ۝۶
وَحِفْظًا ۚ مِنْ کُلِّ
شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ۝۷ لَا یَسَّمَّعُوْنَ
اِلَی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی وَ
یُقْذَفُوْنَ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ ۝۸
دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۝۹
اِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ
شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝۱۰

(ہم نے دنیا کے آسمان کو ستاروں سے
سجایا ہے اور اسے ہر ایک سرکش
شیطان سے محفوظ رکھا ہے وہ عالم
بالا کی باتیں نہیں سن سکتے اور ان
پر ہر طرف سے (انگارے) پھینکے جاتے
ہیں بھگانے کے لئے اور ان پر ہمیشہ کا
عذاب ہے۔ مگر جو کوئی اُچک لے
جائے تو اس کے پیچھے دہکتا ہوا انگارہ
پڑتا ہے)

(۱۳) وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ
وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ۭ كُنَّا
طَرَآئِقَ قِدَدًا ۝۱۱ وَّاَنَّا
مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَ مِنَّا
الْقٰسِطُوْنَ ۭ فَمَنْ اَسْلَمَ
فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۝۱۲ وَ
اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۝۱۳

(اور کچھ تو ہم میں سے نیک ہیں اور کچھ اور
طرح کے، ہم بھی مختلف طریقوں پر تھے)
(اور کچھ تو ہم میں سے فرمانبردار ہیں۔ اور
کچھ نافرمان۔ پس جو کوئی فرمانبردار ہو گیا
سو ایسے لوگوں نے سیدھا راستہ تلاش
کر لیا۔ اور لیکن جو ظالم ہیں سو وہ دوزخ
کا ایندھن ہوں گے۔)

۱؎ الجن ۸، ۹ ۲؎ الصفت ۶ تا ۱۰ ۳؎ الجن - ۱۱ ۴؎ الجن - ۱۴، ۱۵

Marfat.com

(۱۴) قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ

(کہہ دو، کہ مجھے اس بات کی وحی آئی ہے کہ کچھ جن (مجھ سے قرآن پڑھتے) سن گئے ہیں۔ پھر انہوں نے (اپنی قوم سے) جا کر کہہ دیا۔ کہ ہم نے عجیب قرآن سنا ہے۔ جو نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے سو ہم اس پر ایمان لائے ہیں۔ اور ہم اپنے رب کا کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔)

Marfat.com

سلہ الجن ۱ تا ۲

خوشی اور آفت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

(۱) اللہ تعالےٰ نے ہر چیز ایک مناسب اندازے سے بنائی ہے۔

(۲) ہمارے ارادے بھی اللہ کے ارادوں کے اذن سے ہیں،

(۳) اہلِ دنیا پر جو آفت آتی ہے، وہ پہلے سے طے شدہ ہے اور اس میں کوئی حکمت ضرور ہوتی ہے۔

(۴) فراخی اور تنگی، زندگی اور موت سب اللہ کی طرف سے ہے اور یہ آزمائش ہے ایسے حالات میں صبر سے کام لو۔ تو اجر ملے گا۔ ورنہ دنیا کی تکلیف اور بے صبری کی سزا دوہری مار پڑے گی۔

(۱) خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا ۝[1]

(اور اس نے ہر چیز کو پیدا کر کے اندازہ پر قائم کر دیا)

وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝

(اور اللہ نے تمام کاموں کو اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے)

---

[1] الفرقان - ۲ [2] الجن - ۲۸

(۲) وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ط

(اور تم جب ہی چاہو گے جب اللہ چاہے گا۔)

(۳) مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِىْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِىْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ط اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۚ ۲۲ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ط وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۲۳ۙ

(جو کوئی مصیبت زمین یا خود تم پر پڑتی ہے وہ اس سے پہلے کہ ہم اسے پیدا کریں میں لکھی ہوئی ہے بے شک یہ اللہ پر نزدیک آسان بات ہے۔ تاکہ جو تمہارے ہاتھ سے جاتی رہے اس پر رنج نہ کرو اور جو تمہیں دے اس پر نہیں۔ اور اللہ کسی اترانے والے شیخی کو پسند نہیں کرتا)

وَاِنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ط كَانَ ذٰلِكَ فِى الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ۲۴ۚ

(اور ایسی کوئی بستی نہیں۔ جسے ہم قیامت سے پہلے ہلاک نہ کریں۔ یا اسے سخت نہ دیں یہ بات کتاب میں لکھی ہوئی ہے)

قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۲۵ۚ

(کہہ دو، ہمیں ہرگز نہ پہنچے گا مگر وہی جو اللہ نے ہمارے لیے لکھ دیا وہی ہمارا کارساز ہے اور اللہ ہی پر چاہیے کہ بھروسہ کریں)

---

۲۲ الحدید۔ ۲۳ الحدید۔ ۲۴ بنی اسرائیل۔ ۲۵ التوبہ۔

Marfat.com

كُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنٰهُ
فِيْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ
لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰىهُ
مَنْشُوْرًا ۝

(اور ہم نے ہر آدمی کا نامہ اعمال اس کی گردن کے ساتھ لگا دیا ہے، اور قیامت کے دن ہم اس کا نامۂ اعمال نکال کر سامنے کر دیں گے)

وَنَبْلُوَكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ
فِتْنَةً ؕ وَ اِلَيْنَا
تُرْجَعُوْنَ ۝

(اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی سے آزمانے کے لیے جانچتے ہیں اور ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے)

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ
الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَ نَقْصٍ
مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرٰتِ ؕ
وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَآ
اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا
اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ
رٰجِعُوْنَ ۝

(اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔ وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں۔ ہم تو اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں)

---

۵ بنی اسرائیل ۔ ۱۳ ۵۲ الانبیاء ۔ ۳۵ ۵۳ البقرۃ ۱۵۵،

Marfat.com

گناہ سے آفات آتی ہیں

استغفار اس کا علاج ہے

(۵) عام طور پر گناہوں کی وجہ سے آفات آتی ہیں،

(۶) گناہ ہو جائے تو توبہ کرو۔ اللہ تعالےٰ معاف کر دے گا۔

(۷) خدا کی رحمت سے ناامیدی کفر اور گمراہی ہے،

(۵) مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ [1]

(تجھے جو بھلائی بھی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو تجھے برائی پہنچے۔ تیرے نفس کی طرف سے ہے)

وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ج وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ مِنْ عِنْدِكَ ط قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط [2]

(اور اگر انہیں کوئی فائدہ پہنچتا ہے کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اگر کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ یہ تیری طرف سے کر دے، کہ یہ سب اللہ کی طرف سے ہے۔)

---

[1] النساء - ۸۹ [2] النساء - ۷۸

Marfat.com

...آ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ	(اور تم پر جو مصیبت آتی ہے تو وہ
...كَسَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَ	تمہارے ہاتھوں ہی کے کیے ہوئے
...عَنْ كَثِيْرٍ ۝ ۱	کاموں سے آتی ہے اور وہ بہت سے
	گناہ معاف کر دیتا ہے)
...بَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا	کہدو اے میرے بندو، جنہوں نے اپنی
...نُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا	جانوں پر ظلم کیا ہے۔ اللہ کی رحمت
...حْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ	سے مایوس نہ ہو۔ بے شک اللہ
...لذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ	سب گناہ بخش دے گا۔ بے شک
...فُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ ۲	وہ بخشنے والا رحم والا ہے)
...ل وَمَنْ يَّقْنَطُ عَنْ رَّحْمَةِ	(کہا، اپنے رب کی رحمت سے
...لَّا الضَّآلُّوْنَ ۝ ۳	ناامید تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں)
...يْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا	(بے شک اللہ کی رحمت سے ناامید نہیں
...الْكٰفِرُوْنَ ۝ ۴	ہوتے۔ مگر وہی لوگ جو کافر ہیں۔)

---

۱ شوریٰ ۳۰ ۲ زمر ۔ ۵۳ تا ۵۵ ۳ الحجر ۔ ۵۶

۴ یوسف ۔ ۸۷

باب دوم

اوامر اسلام

نیت درست رکھو

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور آدمی کے لیئے وہی ہے جو اس نے نیت کی۔ چنانچہ جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے۔ تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہے اور جس کی ہجرت دنیا کی طرف ہے کہ اسے حاصل ہو یا عورت کی طرف کہ اس سے نکاح کرے تو اس کی ہجرت اسی طرف ہے جس طرف اس نے ہجرت کی۔ (متفق علیہ) مشکوۃ صد ۱۱

اللہ کا دین اسلام ہے

اور ہمارا نام مسلمان ہے

(۱) اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی قبول کیا جائے گا۔ اسلام کے علاوہ تمام مروج ادیان جھوٹ اور کفر و فساد کا پلندہ ہیں۔

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے اسلام ایک دینِ کامل بناکر عطا فرمایا ہے۔ اسلام کے علاوہ دوسرے ادیان جزوی رہنمائی کرتے ہیں اور وہ بھی ناقص اور ناقابلِ قبول۔ اسی لئے لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ہمیں زندگی بھر مسلمان رہنا چاہیئے اور موت تک اسلام سے ہی وابستہ رہنا چاہیئے۔

اگر کسی نے اسلام کے علاوہ کوئی بھی دوسرا دین اختیار کیا تو وہ قبول نہ ہوگا۔ چنانچہ اسے غداروں کی جگہ جہنم میں جانا ہوگا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا ہی احسان ہے کہ وہ بندوں کے سینے اسلام کے لیئے کھول دیتا ہے ورنہ خود انسان تو مادیت اور شیطانیت کی پرستش میں مست رہتا ہے۔ البتہ ہدایت کی دعا مانگنے والے انشاءاللہ محروم نہ ہوں گے۔

مکمل طور پر اسلام کا پابند ہونا ضروری ہے۔ جو شخص کچھ اسلام اور کچھ دوسرے کسی بھی کافرانہ دین کی پیروی کرے وہ شیطان ہے۔

پہلے زمانہ میں بھی اور آج کے دور میں بھی خدا کے سچے تابعداروں کا نام "مسلمان" ہے

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (آل عمران-۱۹)	بے شک دین، اللہ کے ہاں فرمانبرداری (یعنی اسلام ہی ہے)
اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (المائدہ-۳)	آج میں تمہارے لئے دین مکمل کر چکا اور میں نے تم پر احسان پورا کر دیا اور میں نے تمہارے

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ
الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ
إِلَّا وَأَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۝ (البقرہ ۱۳۲)

② وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ
دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ
الْخٰسِرِيْنَ ۝ (آلِ عمران-۸۵)

وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ
الْإِسْلَامِ دِيْنًا
فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ
وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ
مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝
(آلِ عمران-۸۵)

③ فَمَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ
يَّهْدِيَهٗ يَشْرَحْ
صَدْرَهٗ لِلْإِسْلَامِ ۚ
الانعام-۱۲۵

واسطے اسلام ہی کو دین پ
(بے شک اللہ نے تمہار
یہ دین چن لیا سو تم ہرگز نہ م
(درانحالیکہ تم مسلمان ہو) ا
(اور جو کوئی اسلام کے س
کوئی دین چاہے تو وہ ا
ہرگز قبول نہیں کیا جا
وہ آخرت میں نقصان ا
والوں میں سے ہوگا۔

(اور جو کوئی اسلام کے
کوئی دین چاہے تو وہ ا
ہرگز قبول نہیں کیا جا
وہ آخرت میں نقصان ا
والوں میں سے ہوگا۔

(آلِ عمران-۸۵)
(سو جسے اللہ چاہتا ہے
دے تو اس کے سینہ کو ا
کے قبول کرنے کے لئے

Marfat.com

(الانعام

دیتا ہے) الانعام ص۱۲۵)

يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ (الحجرات - ۱۷۰)

(آپ پر اسلام لانے کا احسان جتاتے ہیں۔ کہہ دو مجھ پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ۔ بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے ایمان کی طرف تمہاری رہنمائی کی اگر تم سچے ہو)

④ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً ص (البقرۃ ۲۰۸)

(اے ایمان والو، اسلام میں سارے کے سارے داخل ہو جاؤ)

⑤ هُوَ سَمّٰىكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ ۙ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا (الحج - ۷۸)

(اسی نے تمہارا نام پہلے سے مسلمان رکھا تھا اور اس قرآن میں بھی)

رسول اللہ کا احترام
کتاب وسنت کی اطاعت

① - اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے سراپا رحمت بنا کر بھیجا۔ یہانتک کہ اگر کسی قوم میں حضور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہو تو وہاں عذاب نہیں آتا۔

Marfat.com

(۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بلند آواز سے کلام کرنا جس بے تکلفی ہو۔ یا باتوں میں آپ سے آگے بڑھ بڑھ کر باتیں کرنا شدید منع ہے۔ بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرتے جائے۔ تو صدقہ دے تاکہ آپ سے خوب فیض حاصل ہو۔ اسی طرح اگر کسی عالم دین سے ملاقات کرنے جائے۔ تو بھی ان آداب کی پابندی کرے اور صدقہ کرکے اور استفادہ کرتا جائے کیونکہ علماء کرام، انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور جس قدر ادب زیادہ ہوگا۔ اسی قدر زیادہ علم زیادہ حاصل ہوگا بخواہ اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔

(۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ زندگی پر چلنے سے ہی دنیا آخرت میں کامیابی ہوگی۔ آپ کے بعد آپ کے شاگردان اور یعنی صحابہ کرام کے طریقۂ زندگی پر چلنے کا نام اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ ہے۔

(۴) اطاعتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چند احادیث درج کی جاتی ہیں

(۱) وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ (اور ہم نے تو تمہیں تمام جہان کے لوگوں کے حق میں رحمت بنا کر بھیجا ہے) الانبیاء - ۱۰۷

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ ۚ (انفال - ۳۳) (اور اللہ ایسا نہ کرے گا کہ انہیں تیرے ان میں ہوتے ہوئے عذاب دے)

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ ط

(الاحزاب۔ ۶)

(نبی مسلمانوں کے معاملہ میں ان سے بھی زیادہ دخل دینے کا حقدار ہے اور اس کی بیویاں ان کی مائیں ہیں)

② یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ۔ الحجرات

(اے ایمان والو، اپنی آوازیں نبی کی آواز سے بلند نہ کیا کرو اور نہ بلند آواز سے رسولؐ سے بات کیا کرو جیسا کہ تم ایک دوسرے سے کیا کرتے ہو) الحجرات۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ط

(الحجرات۔۱)

(اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول کے سامنے پہل نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرتے رہو)

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً

(اے ایمان والو، جب تم رسول سے سرگوشی کرو تو اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دے لیا کرو یہ تمہارے لئے بہتر اور زیادہ

Marfat.com

ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ
فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ
اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (المجادلۃ ۱۲)

پاکیزہ بات ہے۔ پس اگر نہ پاؤ تو اللہ بخشنے والا نہایت رحم والا ہے) المجادلۃ ۱۲

(۳) لَقَدْ كَانَ
لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ
كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ
الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ
ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا ۝ (احزاب ۲۱)

(البتہ تمہارے لئے رسول اللہ میں اچھا نمونہ ہے جو اللہ اور قیامت کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے)

(۴) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی ایک بھی تب تک ایماندار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کی خواہش اس (اسلام) کے تابع نہ ہو جائے جو میں لایا ہوں۔ (مشکوٰۃ صـ۳۰)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے مرسل روایت کیا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے تم میں دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم ان دونوں سے وابستہ رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ (وہ دو یہ ہیں) (۱) اللہ کی کتاب (۲) اس کے رسول کی سنت۔ (موطا امام مالک) مشکوٰۃ صـ۳۱

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ وسلم کا وعظ روایت کیا۔ آپ نے فرمایا۔

Marfat.com

پس تم پر میری سنت اور خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر حضرت عمر فاروق حضرت عثمان حضرت علی وغیرہ) کی سنت کی پابندی لازم ہے۔ اس سے وابستہ رہو اور ڈاڑھوں سے مضبوطی سے پکڑو اور محدثات (بدعات) سے خاص طور پر بچو کیونکہ ہر محدث، بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے (مشکوٰۃ صفحہ ۳۰)۔

علم اسلام حاصل کرو

علمائے اسلام کا احترام کرو!

① اللہ کا سچا ڈر رکھنے والے صرف علماء ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کی معرفت رکھتے ہیں

② ہر علاقے کے کچھ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ علم اسلام حاصل کرنے کے لئے جائیں اور عالم بننے کے بعد واپس آکر اپنی قوم کو اسلام کی تعلیم دیں۔

③ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے پہلے معلم تھے۔ آپ نے اسلام کی تعلیم دی لوگوں کو کتاب و حکمت سکھائی اور گناہوں سے پاک کیا۔ آپ کے طریقہ پر چلنے والے علماء ہی ہیں اور وہی وارثین انبیاء علیہم اسلام ہیں۔

④ جو لوگ اسلام کی تعلیم حاصل کرتے اور سچا دین حاصل کرنے کی کوشش کریں اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت دے گا۔

⑤۔ احادیث میں بھی علم دین اور علمائے اسلام کی اہمیت اور درجات مذکور ہیں جو مختصر طور پر درج کی گئی ہیں۔

⑥۔ احادیث مبارکہ میں علم دین کی اہمیت بیان کی گئی اور علمائے اسلام کے درجات بیان ہوئے۔

① اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (الفاطر-۲۸)

(بے شک اللہ سے اس کے بندوں میں سے عالم ہی ڈرتے ہیں)

② فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ کُلِّ فِرْقَۃٍ مِّنْھُمْ طَآئِفَۃٌ لِّیَتَفَقَّھُوْا فِی الدِّیْنِ وَلِیُنْذِرُوْا قَوْمَھُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَیْھِمْ لَعَلَّھُمْ یَحْذَرُوْنَ ؕ (التوبہ-۱۲۲)

(سو کیوں نہ نکلا ہر فرقے میں سے ایک حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں اور جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں تو انکو ڈرائیں تاکہ وہ بچتے رہیں۔)

③ ھُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ۚ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ

(وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول انہیں میں سے مبعوث فرمایا جو ان پر اس کی آیتیں پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اور بے شک

مُّبِيْنٍ ۝ (الجمعۃ-۲)

وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے)

⑷ وَالَّذِيْنَ جٰهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۭ وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝

(العنکبوت- ۶۹)

(اور جنہوں نے ہمارے لئے کوشش کی ہم انہیں ضرور اپنی راہیں سجھا دیں گے اور بے شک اللہ نیکوکاروں کے ساتھ ہے)

⑸ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

جو راہ پر چلا کہ اس میں علم (اسلام) حاصل کرے اللہ تعالیٰ نے اسے جنت کی ایک راہ پر چلنے والا کر دیا۔ اور فرشتے خوش ہو کر (اسلام) کے طالب علم کے لئے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔ اور زمین میں جو مخلوق ہے اور آسمانوں میں جو ہے اور پانی کے اندر مچھلیاں بھی عالم کے لئے دعائے مغفرت کرتی ہیں اور عبادت کرنے والے ہر عالم کا درجہ اس قدر بلند ہے جیسے کہ تمام ستاروں پر چودھویں رات کے چاند کا درجہ بلند ہے اور علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں اور انبیاء علیہم السلام کی وراثت درہم و دینار نہیں ہوتی بلکہ ان کی وراثت علم (اسلام) ہوتا ہے جس نے یہ (علم اسلام) حاصل کیا۔ اس نے مکمل حصہ لیا (مشکوٰۃ صـ ۳۴)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا! ایک فقیہ (عالمِ دین) شیطان پر ایک ہزار عبادت گذار سے زیادہ بھاری ہے۔ (مشکوٰۃ صـ۳۴)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا! اللہ تعالےٰ اس شخص کو سرسبز کردے جو ہم سے کچھ سنے پھر جیسے سنے ویسے ہی (دوسرے تک) پہنچادے کئی وہ جن کو پہنچایا جاتا ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ صـ۳۵)

⑥ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم تین ہیں (۱) آیتِ محکم (جو منسوخ نہ ہو۔ اور اس میں کسی دوسری تاویل کا احتمال نہ ہو)

۲۔ سنتِ قائمہ طریقہ نبوت جس پر صحابہ کرام گامزن رہے)

۳۔ فریضہ عادلہ (کتاب وسنت سے مستنبط ثابت شدہ حکم)

اور اس کے علاوہ جو ہے وہ فالتو ہے، (مشکوٰۃ صـ۳۵)

حضرت حسن (بصری) سے مرسل روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو اس حالت میں موت آئی۔ کہ وہ علم حاصل کررہا تھا تاکہ اس کے ذریعہ اسلام کو زندہ کرے تو اس کے اور انبیاء علیہم السلام کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (مشکوٰۃ صـ۳۶)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور اسے

Marfat.com

سکھائے۔ (مشکوٰۃ ص۱۸۳)

مسجد اور نماز کی اہمیت

اس کا طریقہ اور فضائل و مسائل

(۱) مسجد میں جاتے وقت اچھا لباس پہنو اور مسجدوں میں عبادت کر کے انہیں آباد کرو۔

(۲) مرد اور عورت دونوں پر نماز پڑھنا اور زکوٰۃ دینا فرض ہے خود نماز پڑھو اور گھر والوں کو بھی نماز کا پابند بناؤ۔

(۳) پہلے انبیاء علیہم السلام حضرت اسحاق حضرت یعقوب حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام سب کو نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا۔

(۴) مسلمان حکمران کا فرض ہے کہ سرکاری حکم کے ذریعہ مسلمانوں کو نماز کا پابند بنائے۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دے۔

(۵) نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے والے مسلمان ہی آپس میں بھائی ہیں۔

(۶) نماز میں عاجزی اختیار کرو۔ اور نماز کے آداب کا خیال رکھو۔

(۷) نماز پڑھتے رہنے سے آخر کار برائیوں سے توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے بشرطیکہ اللہ کی رضا کی خاطر نماز پڑھے اور زندگی کے تمام مسائل بھی نماز کی برکت سے حل ہوتے ہیں۔ اور سابقہ گناہ معاف ہوتے ہیں۔

(۸) بے نمازی جہنم میں جائے گا۔ اور شرک کی طرح سخت مجرم ہے۔

Marfat.com

(۹)۔ باجماعت نماز ادا کیا کرو۔

(۱۰)۔ ہر مسلمان پر جمعہ فرض ہے۔ البتہ غلام، عورت، نابالغ بچہ اور بیمار مستثنیٰ ہے۔

(۱۱)۔ فرض نمازوں کے علاوہ نوافل کی بھی عادت ڈالو البتہ نفلی نمازوں میں نماز تہجد سب سے افضل نماز ہے۔

(۱۲)۔ سب سے آخر میں ہم نے نماز کا طریقہ درج کر دیا ہے۔

(۱۳)۔ ان باتوں کو توجہ سے پڑھئے۔

مسجد کو آباد کرو!

(۱) يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

(اے آدم کی اولاد، تم مسجد کی ہر حاضری کے وقت اپنا زینت (لباس) پہن لیا کرو) (الاعراف - ۳۱)

اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝

(اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتا ہے جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرا سو وہ لوگ امیدوار ہیں کہ ہدایت پانے والوں میں سے ہوں) (التوبہ - ۱۸)

نماز پڑھنا فرض ہے

(۲) (مردوں کو حکم دیا۔)

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ (اور نماز قائم کرو۔ اور زکوٰۃ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ [1] (دو)

(عورتوں کو بھی حکم دیا۔)

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ (اور (اے عورتو) نماز قائم کرو
الزَّكٰوةَ [2] اور زکوٰۃ دو)

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى (بے شک نماز اپنے مقررہ وقتوں
الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا [3] میں مسلمانوں پر فرض ہے)

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ (سب نمازوں کی حفاظت کرو اور
وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى [4] (خاص کر) درمیانی نماز کی)

اپنے گھر والوں کو بھی نماز پڑھنے کا حکم دو۔ چنانچہ فرمایا۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ (اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کر
وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا [5] اور خود بھی اس پر قائم رہ)

حالتِ جنگ میں نماز پڑھنے کا طریقہ مقرر کر دیا۔ کہ

(۳) وَاِذَا كُنْتَ فِيْهِمْ فَاَقَمْتَ (اور جب تو ان میں ہو پس انہیں

---

[1] البقرۃ ۱۱۰ [2] احزاب ۳۳ [3] نساء ۱۰۳ [4] البقرۃ ۲۳۸ [5] طٰہٰ ۱۳۲

لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَلْيَاْخُذُوْٓا اَسْلِحَتَهُمْ فَاِذَا سَجَدُوْا فَلْيَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآئِكُمْ وَلْتَاْتِ طَآئِفَةٌ اُخْرٰى لَمْ يُصَلُّوْا فَلْيُصَلُّوْا مَعَكَ وَلْيَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَاَسْلِحَتَهُمْ ج

(النساء - ۱۰۲)

نماز پڑھانے کے لئے کھڑا ہو تو سے ایک جماعت تیرے ساتھ کھڑی ہونی چاہیے اور وہ ہتھیار ساتھ لے لیں پھر جو سجدہ کریں تو تیرے پیچھے جائیں اور دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی وہ ساتھ پڑھے اور وہ بھی احتیاط بچاؤ اور ہتھیار ساتھ رکھیں

مسلمانوں کے حاکم کے لئے طریقہ مقرر کر دیا کہ جب حاکم بنے تو

ہیں نماز، زکوٰۃ کا حکم کرے

(۴) اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ط۲

(وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا حکومت دے دیں تو نماز کریں اور زکوٰۃ دیں اور کام کا حکم کریں اور برے سے روکیں)

(۵) اور واضح کر دیا کہ نمازی اور زکوٰۃ دینے والے ہی اسلامی

لہ النساء ۱۰۲ سے ۵۲ الحج - الم ۱۷/۱۳

Marfat.com

افراد ہیں۔

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ط[1] (اگر یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں)

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے بچوں کو نماز کا حکم کرو جبکہ وہ ست برس کے ہو جائیں۔ اور دس برس کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو اس پر انہیں مارو ان کے بستر ے الگ الگ کر دو۔ ابوداؤد ص۵۸ مشکوٰۃ

چنانچہ صحابہ کرامؓ کسی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہ سمجھتے۔ ترمذی ص۵۹ اور جس نے نماز ترک کر دی اسے سمجھتے تھے۔ کہ شاید یہ کافر ہو چکا۔ کیونکہ نمازی مسلمان کی قسم برطانیہ اور اس کے ایجنٹوں کے دور حکومت میں ں پیدا ہوئی ہے پہلے نہ تھی)

نماز میں خشوع اور توجہ

(۶) حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى ق وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ ۝ (سب نمازوں کی حفاظت کرو۔ اور (خاص کر) درمیانی نماز کی اور اس کے لئے ادب کے ساتھ کھڑے رہا کرو)

---

[1] التوبہ۔۱۱ [2]

Marfat.com

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ (بے شک ایمان والے کامیاب
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ ہوگئے جو اپنی نماز میں عاجزی
خٰشِعُوْنَ ۙ کرنے والے ہیں)

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۙ (پس ان نمازیوں کے لئے
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ ہے جو اپنی نماز سے غافل
سَاهُوْنَ ۙ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۙ جو دکھلاوا کرتے ہیں)

نماز کے فائدے

(۷) وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ ۚ تَنْهٰى (اور نماز قائم کر، بے شک
عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۚ بے حیائی اور بری بات
روکتی ہے)

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ (اور صبر کرنے اور نماز پڑھنے
وَالصَّلٰوةِ ؕ سے مدد لیا کرو)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ پانچ نمازیں اور جمعہ دوسرے جمعہ تک رمضان دوسرے رمضان تک کے درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے

---

۱ المومنون ۔ ۱، ۲ ۲ عنکبوت ۔ ۴۵

۳ البقرۃ ۱۵۳ ۔

Marfat.com

بڑے گناہوں سے بچے (صحیح مسلم) صـ۵ مشکوٰۃ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ
م سے پوچھا۔ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب عمل کونسا ہے؟
نے فرمایا: نماز اپنے وقت پر (متفق علیہ صـ۵ مشکوٰۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ
نے فرمایا۔ تم نے دیکھا۔ کہ تم میں سے جس کے دروازے پر ایک
ہ پانچ بار روزانہ اس میں نہائے۔ تو کیا اس کے بدن پر کچھ
ی رہے گا۔ (صحابہ کرام) نے جواب دیا۔ اس پر کچھ میل باقی نہ رہے
نے فرمایا۔ پانچ نمازوں کی یہی مثال ہے۔ کہ ان کی برکت
للہ تعالیٰ گناہ معاف کرتا ہے۔ (متفق علیہ) صـ۵ مشکوٰۃ

بے نمازی جہنمی ہے

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۝ (اور نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ)

يَتَسَآءَلُوْنَ ۝ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝ قَالُوْا لَمْ نَكُ (ایک دوسرے سے گناہ گاروں کی نسبت پوچھیں گے۔ کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈال دیا

روم - ۳۱

Marfat.com

مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ[1] وہ کہیں گے ہم نمازی نہ تھے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہمارے اور ان (منافقین) کے درمیان نماز کا عہد ہے۔ جس نے اسے چھوڑ دیا اس نے کفر کیا۔ (یعنی اپنا ظاہر کر دیا۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ ص۵۸ مشکوٰۃ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بندے اور کفر کے درمیان نماز چھوڑ دینے کا فرق ہے۔ (صحیح مسلم ص۵۸ مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ کہ ایک روز آپ نے نماز کا ذکر کیا فرمایا۔ جس نے اس کی حفاظت کی (یعنی نماز پڑھتا رہا) قیامت کے دن اس کے لئے نور اور برہان اور نجات ہوگی۔ اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی۔ (یعنی نماز پڑھنا چھوڑ دی) اس کے لئے کوئی نور اور نہ برہان اور نہ نجات ہوگی۔ اور قیامت کے دن (بے نماز آدمی) قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (دارمی، بیہقی فی شعب الایمان ص۵۹ مشکوٰۃ)

اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ فرعون بادشاہ تھا ممکن ہے

---

[1] المدثر۔ ۴۳ تا ۴۳

Marfat.com

نمازی بادشاہ اور صدر فرعون کے ساتھ جہنم میں جائیں قارون
دار تھا ممکن ہے کہ بے نمازی سرمایہ دار قارون کے ہمراہ جہنم میں
ہامان وزیر تھا۔ ممکن ہے کہ بے نمازی وزیر ہامان کے ہمراہ جہنم میں
اور ابی بن خلف لیڈر تھا۔ ممکن ہے کہ بے نمازی لیڈر
ن خلف کے ہمراہ جہنم میں جائیں اور بے نمازی عوام بدمعاشوں کے
جہنم میں جائیں۔ واللہ اعلم بالصواب)

باجماعت نماز ادا کرو

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا
مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ۝[1]

(اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ
دو اور رکوع کرنے والوں کے
ساتھ رکوع کرو)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا۔ باجماعت نماز تنہا کی نماز سے ستائیس
درجہ افضل ہے (متفق علیہ ص۹۵ مشکوٰۃ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان
میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم کروں لکڑیاں لائی جائیں

---

[1] البقرۃ - ۴۳ -

Marfat.com

پھر میں نماز (کی جماعت) کھڑی کرنے کا حکم دوں اس کے لئے اذان دی جائے۔ پھر ایک آدمی کو حکم کروں وہ لوگوں کی امامت کرے پھر میں لوگوں کی طرف جاؤں ایک روایت میں ہے (یعنی ان لوگوں کی طرف جاؤں) جو نماز (باجماعت) میں حاضر نہیں ہوتے۔ تو ان کے گھروں کو (آگ لگا) کر جلا دوں۔ بخاری ص۹۵ مشکوٰۃ

نماز جمعہ

⑩ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝[1]

(اے ایمان والو، جب جمعہ کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو ذکر الٰہی کی طرف لپکو اور خرید و فروخت چھوڑ دو تمہارے لئے یہی بات بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو)

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا ہر مسلمان پر واجب ہے سوائے چار کے یعنی غلام یا عورت یا بچہ (نابالغ) یا بیمار ہو۔ ابوداؤد ص۱۲۱ مشکوٰۃ۔

---

[1] الجمعۃ - ۹ - ۲۸/۱۲ -

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا ضروری ہے۔ سوائے بیمار کے یا مسافر کے یا عورت کے یا بچہ کے یا غلام کے جو کسی کھیل مشغلہ یا تجارت میں لگ کر (جمعہ سے) بے پروائی کرے اللہ تعالےٰ اس سے بے پروائی کرے گا اور اللہ تعالےٰ بے پرواہ حمد والا ہے۔

حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ہو سکے طہارت حاصل کرے اور تیل لگائے یا گھر میں خوشبو ہو تو وہ بھی لگالے پھر نکلے کہ دو کے درمیان جدائی نہ ڈالے (یعنی دو مسلمانوں کو لڑانے کی بات نہ کرے یا مسجد میں داخل ہو کر صفوں کو چیرتا ہوا نہ بڑھے) پھر جو اس کا مقدر ہے نماز پڑھے۔ پھر جب امام کلام شروع کرے تو یہ خاموش ہو جائے۔ تو اس کے اور دوسرے جمعہ تک اس کی مغفرت ہوگی (صحیح بخاری) بحوالہ ص ۱۲۲ مشکوٰۃ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو فرشتے مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ جو پہلے پہلے آئے اس (کا نام) لکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ دوپہر کو آنے والا اس کی طرح ہے جو اونٹنی خیرات کرتا ہے۔ پھر (بعد میں آنے والا) اس کی طرح جو گائے خیرات کرتا ہے پھر بھیڑ

Marfat.com

پھر مرغی پھر انڈا (خیرات کرنے کا ثواب دے) جب امام باہر نکل آیا۔ تو وہ صحیفے لپیٹ کر ذکر اللہ سنتے ہیں۔ متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۱۲۲۔

نمازِ تہجد

(۱۱) وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ۖ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ۝[1]

(اور کسی وقت رات میں تہجد پڑھا کر جو تیرے لئے زائد چیز ہے قریب ہے کہ تیرا رب تجھے مقام محمود میں پہنچا دے)

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا[2]

(اپنے بستروں سے اٹھ کر اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں)

كَانُوْا قَلِيْلًا مِّنَ الَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ۝ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝[3]

(وہ رات کے وقت تھوڑا عرصہ سویا کرتے تھے اور آخر رات میں مغفرت مانگا کرتے تھے)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں۔ کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز تہجد تیرہ رکعت پڑھتے تھے ان میں ایک وتر اور دو سنت نماز فجر کی ہیں۔
مشکوٰۃ ۱۰۶

---

[1] بنی اسرائیل ۹ [2] الم السجدہ ۱۶ [3] الذریٰت ۱۷-۱۸

Marfat.com

کی ۱۔ صحیح مسلم بحوالہ ص۱۰۶ مشکوٰۃ)

روایات میں کم و زیادہ رکعات بھی ہیں مطلب یہ کہ کبھی کم کبھی زیادہ رکعتیں پڑھیں۔ ۴ سے ۱۲ رکعت تک جتنی چاہے پڑھ لے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں بلند ترین درجہ والے حاملین قرآن اور رات (کو تہجد پڑھنے) والے ہیں۔ بیہقی فی شعب الایمان بحوالہ مشکوۃ ص۱۱۱

نوافل

عصر سے پہلے چار سنت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت غیر مؤکدہ) پڑھے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے (اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا ملے گی) اس سے بڑھ کر کیا نعمت ہو سکتی ہے) احمد، ترمذی، ابو داؤد، مشکوٰۃ ص۱۰۲

مغرب کے نفل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مغرب کے بعد بیس نفل پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔ ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ ص۱۰۲۔ (بیس نہ پڑھ سکے تو چھ رکعت ہی پڑھ لے اس کا بھی کافی ثواب ہے۔)

Marfat.com

نمازِ اشراق حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جو صبح کی نماز باجماعت پڑھے۔ پھر بیٹھا ذکر اللہ کرتا رہے حتی کہ سورج نکل آئے پھر دو رکعت پڑھے تو اس کے لئے ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ہے۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکمل مکمل مکمل ترمذی بحوالہ مشکوۃ ص۸۹ (اور اگر چار رکعت پڑھے۔ تو بنی اسمٰعیل سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے)

نمازِ ضحی حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے نماز ضحی (چاشت کے وقت میں) بارہ رکعت پڑھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں سونے کا گھر بنائے گا۔ ترمذی، و ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ ص۱۱۶۔ (اس نماز کی برکت سے روزی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے)

نمازِ عید حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید الضحیٰ کے دن عید گاہ کی تشریف لے جاتے۔ اور سب سے پہلے نماز ادا فرماتے پھر فارغ ہو کر لوگوں کی طرف رخ کرتے اور لوگ صفوں میں بیٹھے ہوتے آپؐ انہیں نصیحت اور وعظ فرماتے اور حکم دیتے اور اگر کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کا حکم کرتے یا کسی دوسری بات کا حکم فرماتے۔ پھر واپس تشریف لاتے (مشکوٰۃ ص۱۲۵)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دو سے زیادہ بار عیدین کی نمازیں پڑھیں

نہ اذان ہوتی اور نہ اقامت ہوتی (مشکوٰۃ ص۱۲۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جب عید کا دن ہوتا اور آپؐ نمازِ عید کے لئے تشریف لے جاتے تو آتے جاتے (وقت) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم راستہ بدل دیتے۔ (مشکوٰۃ ص۱۲۶)

حضرت کثیر بن عبداللہ اپنے والد سے وہ ان کے دادا جان سے نقل کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں عیدوں کی نمازوں میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات تکبریں اور دوسری رکعت میں قرأت سے پہلے پانچ تکبریں (تاٹد) کہیں۔ مشکوٰۃ ص۱۲۶) احناف کے نزدیک ہر عید الفطر پڑھنے سے قبل صدقۂ فطر ادا کرے اور عید الضحیٰ پڑھنے کے بعد قربانی کرے۔ مسلمانوں پر یہ دونوں دن از حد مسرت اور خوشی کے ہیں

طریقۂ نماز

(۱۲) (نماز کی رکعتیں)

نماز فجر	۲ سنت مؤکدہ	۲ فرض	
نماز ظہر	۴ سنت مؤکدہ	۴ فرض	۲ سنت مؤکدہ
نماز عصر	۴ سنت غیر مؤکدہ	۴ فرض	
نماز مغرب	۳ فرض	۲ سنت مؤکدہ	۶ یا ۲۰ نوافل
نماز عشاء	۴ سنت غیر مؤکدہ	۴ فرض	۲ سنت مؤکدہ

اگر رات کو اٹھنے میں کوئی شبہ ہو۔ تو سونے سے پہلے ہی ۳ وتر پڑھے۔

Marfat.com

ورنہ نمازِ تہجد کے بعد وتر پڑھنا بہتر ہے۔

طریقہ نماز پڑھنے کے لئے قبلہ کی طرف رُخ کر کے بالکل سیدھا کھڑا ہو اور دونوں ہاتھ ناف کے قریب باندھ لے۔ اور دونوں ہاتھ کانوں کی نوک تک اٹھائے۔ یا دونوں کاندھوں کے برابر اٹھائے اور اللہ اکبر کہے۔ اس کے بعد دنیا کا کلام کرنا، سلام دینا یا سلام کا جواب دینا، چلنا پھرنا، ادھر ادھر دیکھنا اور کھانا پینا وغیرہ حرام ہے۔ اس کے بعد یہ دعائیں پڑھے۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ	(اے اللہ تو پاک ہے اور تیری حمد ہے اور تیرا نام برکت والا ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیرے بغیر کوئی معبود نہیں)

جو احادیث میں مذکور ہے یاد ہو تو وہ بھی پڑھ سکتا ہے پھر یہ پڑھے۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝	(میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے، اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اس کے بعد سورہ فاتحہ پڑھے اور کوئی سورت ملائے پھر رکوع

Marfat.com

کرے اور پشت سیدھی رکھے۔ اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں کے ساتھ دونوں گھٹنے پکڑے۔ اور یہ دعا ۳ یا ۵ یا ۷ بار پڑھے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم (پاک ہے میرا عظیم پروردگار)

اور اگر یہ بھی پڑھے تو بہت زیادہ ثواب ملے گا۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ (پاک ہے تو اے اللہ، ہمارا پروردگار اور تیری حمد ہے اے اللہ مجھے معاف فرمادے)

پھر سیدھا کھڑا ہو۔ اور یہ دعا پڑھے۔

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ (اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی حمد کی اے ہمارے رب تیری حمد ہے بہت بہت حمد پاک برکت والی)

اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کرے۔ پیشانی اور ناک زمین پر لگائے اور دونوں ہتھیلیاں دونوں کانوں کے برابر میں رکھے اور یہ دعا ۳ یا ۵ یا ۷ بار پڑھے۔

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی (پاک ہے میرا پروردگار۔ بزرگ)

اور رکوع والی دوسری دعا بھی ایک بار پڑھ لے۔ پھر اللہ اکبر کہہ کر بیٹھ جائے۔ بایاں پاؤں کو بچھالے اور اس پر بیٹھ جائے۔ دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرے کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں اس کے

بعد یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ
وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ
وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ
پر رحم کر اور مجھے ہدایت دے
اور مجھے عافیت دے اور مجھے
روزی عطا فرما۔

اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائے اور حسب سابق
دعائیں پڑھے۔ پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سیدھا کھڑا ہو اور حسب سابق
دوسری رکعت مکمل کرے۔

اگر تین یا چار رکعت والی نماز پڑھے۔ تو دوسری رکعت کے بعد
یہ دعا پڑھے

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَ
الصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبَاتُ
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا
النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ
وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ
عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ
الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

(تمام بدنی اور زبانی اور
مالی عبادتیں صرف اللہ کے لئے
ہیں اے نبی آپ پر سلامتی ہو
اور اللہ کی رحمت اور اس
برکتیں ہوں ہم پر اور اللہ کے
تمام نیک بندوں پر سلامتی
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
کے بغیر کوئی معبود نہیں اور
میں گواہی دیتا ہوں کہ

Marfat.com

حضرت محمد اس کے بندے اور
رسول ہیں ۔

اس کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو اور باقی رکعتیں مکمل کر کے آخری
قعدہ میں بیٹھے اور اگر دو رکعت والی نماز پڑھے تو یہی آخری قعدہ
ہے چنانچہ آخری قعدہ میں مندرجہ بالا دعا کے بعد درود شریف
پڑھے اور قرآن مجید اور حدیث مبارک میں مذکور دعائیں پڑھے
چنانچہ آخری قعدہ میں وَرَسُوْلُہٗ کے بعد یہ پڑھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ
عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ
اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ
مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ
وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ رَبِّ اجْعَلْنِیْ
مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ
ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ
دُعَآءَ رَبَّنَا اغْفِرْ لِیْ وَ
لِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ

(اے اللہ محمد اور آپ کی آل محمد
(امت محمد) پر رحم فرما جیسے کہ تو
نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر رحم
فرمایا بے شک تو حمد والا بزرگ
ہے اے اللہ محمد اور آل محمد
(امت محمد) پر برکت فرما جیسے کہ
تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر
برکت فرمائی بے شک تو حمد والا
بزرگ ہے اے رب مجھے کر
دے نماز قائم کرنے والا اور
میری اولاد سے، اے ہمارے
رب اور دعا قبول فرما، اے

يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ہمارے رب مجھے اور میرے والدین اور تمام ایمان داروں کو بخش دے جس دن کہ حساب قائم ہو)

اس کے بعد دائیں طرف چہرہ گما کر یہ کہے۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (۱۲) اس کے بعد اس طرح بائیں طرف سلام کرے اب نماز ختم ہو گئی۔ اس کے بعد ایک بار اللہ اکبر اور تین بار استغفر اللہ کہے۔ اس کے بعد کی دعائیں اوراد احادیث میں دیکھ لیے جائیں اور اس کتاب کے حصہ اذکار کا مطالعہ بھی فرمالیں۔

(۱۳) رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت رفع یدین کرنا بھی سنت ہے

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ بھی جائز ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں

باجماعت جہری نمازوں میں آمین قدرے آواز سے کہنا بھی درست ہے یہ باتیں صحابہ کرام سے ثابت ہیں اس لئے کہ اگر کوئی شخص فقہ حنفی کا پابند نہیں بلکہ فقہ شافعی، حنبلی یا مالکی کا پابند ہے تو اس میں کچھ کراہت نہیں اور اگر کوئی شخص متعین فقہ کا پابند نہیں بلکہ صرف کتاب سنت کے اتباع پر بس کرتا ہے تو بھی کوئی حرج نہیں ایسے امور میں دوسروں سے لڑنے اور مجادلات کھڑے کرنے سے زیادہ بہتر اطاعت کتاب وسنت وآثارِ صحابہ کرام ہے۔

Marfat.com

زکوٰۃ، قربانی اور صدقات کی اہمیت اور فضائل

(۱)۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں سب پر نماز پڑھنا اور زکوٰۃ ادا کرنا فرض قرار دیا۔

(۲)۔ نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے والے ہی آپس میں مسلمان بھائی ہیں۔

(۳)۔ پہلے زمانہ کے انبیاء علیہم السلام جیسے کہ حضرت اسمٰعیل اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو بھی نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دیا گیا تھا

(۴)۔ ملک کے مسلمان حکمران کا فرض ہے کہ لوگوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم دے۔

(۵)۔ زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے دوزخی ہیں۔ جہاں انہیں ہولناک سزائیں ملیں گی۔

(۶)۔ مصارف زکوٰۃ آٹھ ہیں کہ جن پر زکوٰۃ خرچ کی جا سکتی ہے۔

(۷)۔ قرض ادا کرنے کے بعد کسی شخص کے پاس اس قدر نقد مال یا مال تجارت یا سونا یا چاندی بچ جائے۔ کہ اس کی قیمت نصاب زکوٰۃ تک پہنچ جائے۔ تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے اس حصہ میں زکوٰۃ کے مسائل احادیث کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔

Marfat.com

نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو

① وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝[1]

(اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور جو کچھ تم نیکی سے اپنے واسطے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پاؤ گے بے شک اللہ جو کچھ تم کرتے ہو سب دیکھتا ہے)

وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ ②

(اور تم عورتیں نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو)

فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ

(اگر یہ توبہ کر لیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں تو دین میں تمہارے بھائی ہیں)

حضرت اسمٰعیل علیہ السلام بھی زکوٰۃ کا حکم کرتے

③ وَكَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ ۚ[2]

(اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم کرتا تھا)

---

[1] البقرۃ - ۱۱۰ [2] الاحزاب - ۳۳ [3] التوبہ - ۱۱ [4] مریم - ۵۵ -

④ مسلمانوں کے حاکم کا فرض ہے کہ لوگوں کو زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم کرے۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ۭ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝[1]

(وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت دے دیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں اور نیکی کا حکم کریں اور برائی سے روکیں اور ہر کام کا انجام تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے)

زکوٰۃ نہ دینے والے جہنمی ہیں

⑤ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ[2]

(اور جو لوگ اس چیز پر بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہے وہ یہ خیال نہ کریں کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں برا ہے قیامت کے دن وہ مال طوق بنا کر ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا)

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ (اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں

---

[1] الحج - ۴۱ [2] آل عمران - ۱۸۰

وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۙ يَّوْمَ
يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ
جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا
جِبَاهُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ
وَذٰلِكُمْ كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا
مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝[1]

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْرًا ۝[2]
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَ
يَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ
وَيَكْتُمُوْنَ مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ
عَذَابًا مُّهِيْنًا ۝[1]

خرچ نہیں کرتے انہیں در
عذاب کی خوشخبری سنا دیں
جس دن وہ دوزخ کی آگ
گرم کیا جائے گا پھر اس سے
کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھ
داغی جائیں گی یہ وہی ہے جو
نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو
کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے

بے شک اللہ تعالیٰ اترانے وا
بڑائی کرنے والے کو پسند نہیں
کرتا جو لوگ بخل کرتے ہیں ا
لوگوں کو بخل سکھاتے ہیں اور
نے انہیں اپنے فضل سے جو
ہے اسے چھپاتے ہیں اور ہم
کافروں کے لئے ذلت کا عذ
تیار کر رکھا ہے)

---

[1] التوبہ ۳۵ [2] النساء ۳۷

Marfat.com

زکوٰۃ کے مصارف

(۶) اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝[1]

(زکوٰۃ مفلسوں اور محتاجوں اور اس کا کام کرنے والوں کا حق ہے اور جن کی دل جوئی کرنی ہے اور غلام کی گردن چھوڑانے میں اور قرض داروں کے قرض میں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو۔ یہ اللہ کی طرف سے مقرر کیا ہوا ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے)

زکوٰۃ کی اہمیت

احادیث کی روشنی میں

(۷) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو بھی سونے یا چاندی کا مالک ہو (یا نقد مال یا مالِ تجارت کا مالک ہو) اور وہ اس کا حق (یعنی زکوٰۃ) نہ دے تو قیامت کے دن اس کے چوڑے ٹکڑے بنائے جائیں گے پھر انہیں دوزخ کی آگ میں گرم

---

[1] التوبہ ۔ ۶۰

مشکوٰۃ شریف

کرکے اس کے پہلو، اس کی پیشانی اور اس کی پیٹھ کو داغا جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو مال ملا تو اس پر تب ہی زکوٰۃ لازم ہے کہ جب اس پر ایک سال گذر جائے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۵۷)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تمام صحابہ کرام کو ساتھ کر زکوٰۃ نہ دینے والوں کے خلاف جنگ کی۔ اور فرمایا۔ اللہ کی قسم جو زکوٰۃ اور نماز کے درمیان فرق کرے گا۔ تو میں اس کے ساتھ جنگ کرونگا۔ (مشکوٰۃ)

(اگر کسی کے پاس ۷½ تولہ سونا یا ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی قیمت کے برابر مالِ تجارت یا نقد روپیہ ہو تو سال گذرنے کے بعد اس پر چالیسواں حصہ زکوٰۃ فرض ہے۔ (گھر کے سامان مکان اور آلات پر زکوٰۃ نہیں۔)

زکوٰۃ کے لئے ضروری ہے کہ زکوٰۃ لینے والا ایک انسان ہو۔ اور مسلمان بھی ہو۔

اس قدر غریب ہو۔ کہ خود اس پر زکوٰۃ فرض نہ ہو۔ اور سید یعنی بنی ہاشم میں سے نہ ہو۔

غیر مسلم، غیر انسان، مسجد، سرائے، ہسپتال، غنی آدمی، سیاسی پارٹی جو پراپیگنڈہ اور جلسوں پر زکوٰۃ خرچ کرے۔ اور بنی ہاشم کو زکوٰۃ ادا کرنا درست نہیں۔

زکوٰۃ کے مال سے مقروض کا قرض ادا کرنا، غلام آزاد کرنا مسلمان

Marfat.com

قیدی کو چھڑانا اور زکوٰۃ جس پر واجب نہ ہو اس کی مدد کرنا درست ہے علم دین میں مصروف لوگوں اور جہاد کرنے والوں پر خرچ کرنا درست ہے بشرطیکہ یہ نصاب کے مالک نہ ہوں۔

قربانی کرو

فَصَلِّ لِرَبِّكَ (پس اپنے رب کیلئے نماز پڑھ اور
وَانْحَرْ (الکوثر۔ ۲) قربانی کر)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ سے پوچھا!

اے اللہ کے رسولؐ، یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ یہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہیں۔ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ ان میں ہمارے لئے کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا. ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ۔ پھر اُون؟ آپ نے فرمایا۔ اُون کے ہر بال کے عوض ایک نیکی ملے گی۔ (مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دس سال تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اور (ہر سال) قربانی کرتے رہے۔
(مشکوٰۃ ص ۱۲۹)

Marfat.com

صدقۂ فطر اور نذر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رمضان المبارک کے آخر
فرمایا، اپنے روزوں کا صدقۂ (فطر) نکالو۔ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے یہ صدقہ فرض کیا ہے۔ کہ کھجور یا جو سے ایک صاع (
ساڑھے تین سیر) اور گندم سے نصف صاع (تقریباً پونے دو سیر
ہر آزاد یا غلام پر ضروری ہے چاہے مرد ہو یا عورت ہو یا چھوٹا
یا بڑا ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۱۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جناب رسول ا
صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر روزے میں فحش گوئی اور بے ہ
کی طرف سے زکوٰۃ ہے اور مسکینوں کے لئے کھانا ہے (مشکوٰۃ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ نذریں دو ہوتی ہیں۔ جس
طاعت (نیکی) کی نذر مانی تو وہ اللہ کے لئے ہے اسے پوری کر
اور جس نے گناہ کی نذر مانی تو وہ شیطان کے لئے ہے اس کو پو
نہ کرے۔ اور اس کا کفارہ ادا کرے جو قسم (توڑنے) کا ہوتا ہے
(یعنی تین روزے رکھے)۔ مشکوٰۃ ص ۲۹۹۔

عام صدقات

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا۔ صدقہ رب تعالیٰ کے غصہ کو بجھاتا ہے اور بری موت کو ہٹاتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۶۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک دینار وہ ہے جو تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا ایک دینار وہ ہے جو تو نے غلام آزاد کرانے میں خرچ کیا۔ ایک دینار وہ ہے جو تو نے ایک مسکین پر خرچ کیا اور ایک دینار وہ ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ سب سے زیادہ اجر اس کا ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ (مشکوٰۃ ص۱۷۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص پاکیزہ کمائی سے ایک کھجور کی مقدار کے برابر خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ پاکیزہ (حلال) ہی قبول کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے۔ پھر اس کے خیرات کرنے والے کے لئے اس کو پالتا ہے جیسے کہ تم میں سے ایک آدمی بچھیرے کو پالتا ہے آخر کار وہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۶۷)

روزہ

اس کی اہمیت اور فضائل

① مسلمانوں پر ہر سال میں ایک قمری ماہ روزے رکھنا فرض ہے چاہے مرد ہو یا عورت ہو۔

Marfat.com

(۲)۔ اگر کوئی مریض ہو یا مسافر ہو۔ تو صحت کے بعد یا سفر سے واپس آنے کے بعد روزے ادا کرے۔

(۳)۔ روزے کے دوسرے فضائل و مسائل احادیث کی رو سے میں واضح کر دیئے گئے ہیں۔

(۴)۔ جو شخص شبِ قدر کو رات بھر عبادت کرے اس کو ایک ہزار ماہ کی عبادت سے بڑھ کر ثواب ملے گا۔ اور یہ رات ہر سال رمضان کی ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ رات کو ہوتی ہے۔

(۵)۔ صدقہ فطر ادا کرنے سے روزے میں کی گئی کمی پوری ہو جاتی ہے۔

(۶)۔ عید کے دن نیا لباس پہنے خوشبو لگائے اور کھلے میدان میں نمازِ عید ادا کرے اس دن خوب زاری سے دعائیں کرے یہ دن دعاؤں کے قبول ہونے کا خاص دن ہے

رمضان کا روزہ رکھنا فرض ہے

(۱)۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ[1] (اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ)

(۲) فَمَنْ شَهِدَ سو جو کوئی تم میں سے اس مہینے

---

[1] البقرۃ۔ ۱۸۳

Marfat.com

مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۖ
مَنْ كَانَ مَرِيْضًا
اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ
مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۔

پائے تو اس کے روزے رکھے۔
اور جو کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو
تو دوسرے دن سے گنتی پوری
کرے۔

روزے کے فائدے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی طلب کرتے ہوئے رمضان کے روزے رکھے۔ اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور جس نے ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی طلب کرتے ہوئے قیام رمضان کیا۔ (نماز پڑھیں) اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے اور جس نے ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب کی طلب کرتے ہوئے شب قدر کو قیام کیا۔ (نماز پڑھی) تو اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے (مشکوٰۃ ص۱۷۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ص۱۸۰)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھاؤ اس لئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے
(مشکوٰۃ ص۱۷۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے بتایا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

میرا سب سے محبوب بندہ وہ ہے۔ جو غروب آفتاب کے بعد
سب سے پہلے افطار کرے۔ (یاد رہے کہ یہودی اور ان سے ملتے جلتے
لوگ ستارے روشن ہونے کے بعد روزہ کھولتے (مشکوٰۃ ص۱۷۵)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی روزے دار کو افطار کرائے یا مجاہد کو سامان
جہاد دے تو اس کے لئے اس جیسا اجر ہے (مشکوٰۃ ص۱۷۵)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی افطار کرے تو کھجور کے ساتھ
افطار کرے یہ برکت ہے اگر (کھجور) نہ پائے تو پانی سے افطار کرے
یہ پاک کرنے والا ہے (مشکوٰۃ ص۱۷۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو غلط گوئی اور غلط کاری نہ چھوڑے تو اللہ کو اس
کی کوئی حاجت نہیں کہ وہ اپنا کھانا اور پینا چھوڑے (مشکوٰۃ ص۱۷۶)

روزے کی حالت میں تمام گناہ کے کاموں سے بچنا چاہیئے
اس لئے روزہ کا مطلب ہی یہی ہے۔ کہ کھانے پینے کا روزہ رکھے

Marfat.com

ور جھوٹ بولنے اور گناہ کرنے سے بھی روزہ رکھے اور ایک ماہ
ک نیک بننے کی شدید محنت کرے تاکہ سال کا باقی حصہ بھی برائیوں
سے بچنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔

روزے کی حالت میں عطر لگانے سر و بدن پر تیل لگانے کنگھی
کرنے نہانے مسواک کرنے اور سرمہ لگانے کی اجازت ہے ناک اور
ان میں تر دوا ڈالنے منجن ملنے اور کھانے پینے کی اشیاء استعمال
کرنے کی ممانعت ہے۔

روزہ کے فضائل و مسائل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ دین تب تک غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار
میں جلدی کریں گے (یعنی غروب آفتاب کے فوراً بعد افطار کریں گے کیونکہ
یہودی اور عیسائی دیر کرتے ہیں۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وسلم جب افطار کرتے تو یہ دعا کرتے۔

اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ

(اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیری روزی کے ساتھ افطار کیا) ص ۱۷۵

(حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی

Marfat.com

ہیں کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور یہ بہت ہی روزے دار آدمی تھے۔ آپ نے فرمایا۔ چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو افطار کر لو۔ (یعنی سفر میں افطار کی اجازت ہے البتہ گھر واپس آنے کے بعد انہیں ادا کرنا ہوگا ۷۱ مشکوٰۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمہ ماہ رمضان کے روزے باقی ہوں۔ تو اس کی طرف سے ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ (اسی طرح اگر کوئی بوڑھا ہو جائے اور صحت کی امید نہ رہے تو وہ بھی یہی فدیہ دے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان کے بعد افضل ترین روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز رات کی نماز (تہجد) ہے ص ۱۷۸ مشکوٰۃ

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد شوال میں چھ روزے رکھے۔ یہ صیام دھر (ہمیشہ روزے) کی طرح ہے ص ۱۷۹ مشکوٰۃ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الفطر کے دن اور عید قربان کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

(ص ۱۷۹ مشکوٰۃ)

Marfat.com

شبِ قدر اور عید الفطر

(۴) اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۚ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ ۛ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝

(بے شک ہم نے اس (قرآن) کو شب قدر میں اتارا ہے۔ اور آپ کو کیا معلوم کہ شب قدر کیا ہے شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس میں فرشتے اور روح نازل ہوتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام پر وہ صبح روشن ہونے تک سلامتی کی رات ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شبِ قدر کو رمضان کی آخری دس طاق راتوں (۲۱ یا ۲۳ یا ۲۵ یا ۲۷ یا ۲۹ راتوں) میں تلاش کرو۔ (مشکوٰۃ صلا۱۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غلام آزاد، مرد اور عورت چھوٹے اور بڑے مسلمان پر صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا جو مقرر فرمایا۔ اور حکم دیا۔ کہ نماز (عید) کی طرف نکلنے سے پہلے ادا کرو۔ (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۱۶۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رمضان کے آخر میں فرمایا اپنے روزے کا صدقہ نکالو۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ صدقہ

Marfat.com

ایک صاع (تقریباً ساڑھے تین سیر) کھجور یا جَو سے یا نصف صاع (پونے دو سیر) گندم کا فرض کیا۔ چاہے آزاد ہو یا غلام ہو، عورت ہو یا مرد ہو اور (چاہے) بچہ ہو یا بڑا ہو۔ (ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ ص۱۶۰)

(۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شبِ قدر آتی ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت میں اترتے ہیں۔ اور ہر بیٹھ کر یا کھڑے ذکر کرتے والے بندے کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اور جب عید کا دن ہوتا ہے۔ یعنی عید الفطر کا دن آتا ہے تو ان کے باعث فرشتوں پر فخر کرتا ہے اور فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو۔ اس مزدور کی کیا جزا ہے جس نے کام مکمل کیا؟ وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب اس کی جزا یہ ہے۔ کہ اس کو مکمل اجر عطا کیا جائے۔

اللہ فرماتا ہے۔ اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور میری بندیوں نے وہ فرض مکمل ادا کیا جو ان پر لازم تھا۔ پھر وہ دعا میں زاری کرتے ہوئے نکلے مجھے میری عزت، میرے جلال، میری بلندی مکان کی قسم میں ان کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر فرماتا ہے۔ اس حال میں واپس جاؤ، کہ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیاں بنا دیا۔

بتایا کہ وہ بخشے ہوئے واپس آتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص۱۸۲)

Marfat.com

حج

اس کی اہمیت اور فضائل ومسائل

(۱) خانہ کعبہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ اور روئے زمین پر پہلا قبلہ ہے۔ اور ہدایت کا مرکز ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اسے حرم اور جائے امن قرار دیا اور حرم مکہ کے رہنے والوں کو روزی میں فراوانی بخشی اور اطراف عالم سے پھلوں کی روزی کثرت سے بھیجی۔

(۲) مسلمانوں کو حکم دیا۔ کہ نماز پڑھتے قبلہ کی طرف رخ کرلیں۔

(۳) مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیا کہ جو شخص سفر حج کی استطاعت رکھتا ہو اس پر فرض ہے۔ کہ وہ زندگی میں کم از کم ایک بار ضرور حج کرے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کرکے دنیا والوں کو حج کرنے کے لیے آواز دی، اللہ تعالےٰ نے یہ آواز سب جگہ پہنچادی۔ چنانچہ اب لوگ سوار اور پیدل حج کرنے پہلے آرہے ہیں۔ نیز خانہ کعبہ کا طواف کرنے، حج اور عمرہ کرنے، مقام ابراہیم پر نماز پڑھنے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا حکم دیا۔

Marfat.com

(۴) آیات کے بعد حج کے مسائل اور طریقہ درج کیا جاتا ہے جو احا
کے ساتھ احادیث سے ماخوذ ہے۔

خانہ کعبہ اور مسجد حرام

(۱) اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ
لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا
وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ۚ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ
بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ
وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ

بے شک لوگوں کے واسطے جو
پہلا گھر مقرر ہوا یہی ہے جو مکہ
والا ہے۔ اور سب جہانوں کے
کے لیے راہ نما ہے۔ اس میں
نشانیاں ہیں۔ مقام ابراہیم
اور جو اس میں داخل ہو جاتا
والا ہو جاتا ہے)
(آل عمران۔ ۷

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا
حَرَمًا اٰمِنًا وَّيُتَخَطَّفُ
النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ

(کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے
امن کی جگہ بنا دیا ہے اور لو
کے آس پاس سے اچک
لیں)
العنکبوت۔

اَوَلَمْ نُمَكِّنْ
لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا يُّجْبٰٓى
اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ

(کیا ہم نے انہیں حرم میں جگہ
جو امن کا مقام ہے جہاں
میوں کا رزق ہماری طرف

Marfat.com

شَیْءٍ رِّزْقًا قَامِنْ لَّدُنَّا (القصص ۵۷) جاتا ہے)

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ (البقرۃ ۔ ۱۲۶)

اور جب ابراہیم نے کہا اے میرے رب اسے امن کا شہر بنا دے اور اسکے رہنے والوں کو پھلوں سے رزق دے جو کوئی ان میں سے اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لائے)

(۲) وَمِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ

اور جہاں سے آپ نکلیں تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کیا کریں اور آپ کے رب کی طرف سے یہی حق میں ہے اور اللہ تمہارے کام سے غافل نہیں)

(البقرۃ ۔ ۱۴۹)

لہ القصص ۔ ۵۷

Marfat.com

حج کرنا فرض ہے

(۳) وَلِلّٰهِ عَلَى
النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ
اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ
غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (اٰل عمران-۹۷)

(اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا، اللہ
ہے۔ جو شخص اس تک پہنچنے کی
رکھتا ہو اور جو انکار کرے تو پھر اللہ
جہان والوں سے بے پرواہ ہے)

وَاَذِّنْ فِي
النَّاسِ بِالْحَجِّ يَاْتُوْكَ
رِجَالًا وَّعَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ
يَّاْتِيْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ
(الحج-۲۷)

(اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے
کہ تیرے پاس پاپیادہ اور پتلے
دبلے اونٹوں پر دور دراز راستوں
سے آئیں)

وَلْيَطَّوَّفُوْا
بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ۝ (الحج-۲۹)

(اور قدیم گھر کا طواف کریں)

وَاَتِمُّوا
الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط (البقرہ-۱۹۶)

(اور اللہ کے لیے حج اور عمرہ پورا
کرو)

وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ
اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّى ط (البقرہ-۱۲۵)

(اور مقامِ ابراہیم کو نماز کی جگہ بنا

Marfat.com

إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ۚ وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ ۝

(البقرہ-۱۵۸)

بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ پس جو کعبہ کا حج یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں کہ ان کے درمیان طواف کرے اور جو کوئی اپنی خوشی سے نیکی کرے تو بیشک اللہ قدر دان جاننے والا ہے)

حج کے فائدے اور مسائل

(۴) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ہمیں خطاب کیا۔ فرمایا

"اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے اس لیے حج کرو ....."

(مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ جس نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس میں کوئی فحش اور بے ہودہ حرکت نہ کرے تو ایسے واپس آیا جیسے کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہے (یعنی گناہوں سے پاک ہو کر واپس آیا) (مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے بتایا، کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کو حج سے کوئی ظاہری حاجت (یعنی سفر خرچ ہو وغیرہ) نہ روکے اور نہ کوئی ظالم بادشاہ یا روکنے والا مرض نہ روکے اور وہ مر جائے مگر حج نہ کرے۔ تو چاہے وہ یہودی مرے یا عیسائی مرے

(مشکوٰۃ ص ۲۲۳)

Marfat.com

(یعنی وہ کیا خاک مسلمان ہے کہ مال اور صحت ہوتے ہوئے بھی حج کے لیے نہ جائے)

حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا۔

اے اللہ کے رسول میرا والد بہت بوڑھا ہے۔ وہ حج اور عمرہ نہیں کر سکتا۔ اور سواری بھی نہیں کر سکتا۔

آپ نے فرمایا، اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ کرو۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو لبیک من شبرمۃ (شبرمہ کی طرف حاضر ہوں) وہ آدمی شبرمہ کی طرف حج کر رہا تھا، تو آپ نے پوچھا؟

شبرمہ کون ہے۔؟

اس نے کہا، میرا بھائی ہے یا قریبی ہے (کہا)

آپ نے فرمایا، کیا تو نے اپنا حج کر لیا ہے؟

اس نے کہا، نہیں

آپ نے فرمایا، پہلے اپنا حج کرو۔

پھر (اگلے سال) شبرمہ کی طرف سے حج کرو۔

(مشکوٰۃ ص ۲۲۱)

Marfat.com

حج کا طریقہ

حج کی تین اقسام ہیں

(۱) حج مفرد۔ (۲) حج قران۔ (۳) حج تمتع

حج مفرد۔ اس سے مراد یہ ہے کہ صرف حج کی نیت سے احرام باندھے۔

حج قران۔ اس سے مراد یہ ہے کہ حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے احرام باندھے۔

حج تمتع۔ اس سے مراد یہ کہ ابھی صرف عمرہ کی نیت سے احرام باندھے پھر عمرہ ادا کرنے کے بعد حج کا احرام دوبارہ باندھے حرم شریف کے باہر کچھ ایسے مقامات مقرر ہیں کہ جن سے گزرنے کے پہلے احرام باندھنا چاہیئے۔

اہلِ مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ اور دوسرے راہ سے آنے والوں کے لیے جحفہ، اہلِ عراق کے لیے ذات عرق، اہلِ نجد کے لیے قرن اور یمن اور یمن والوں کے لیے یلملم میقات ہے۔

احرام باندھنے سے پہلے حجامت بنوالیں غسل کرلیں اور سلے ہوئے کپڑے اتار کر دو بے سلی چادریں پہن لے۔ ایک نیچے باندھ لے اور دوسری چادر دائیں کاندھے کے نیچے سے گزار کر بائیں کاندھے پر ڈال لے۔ سر کھلا رہے۔

اور پھر دو نفل پڑھ کر تلبیہ کہے ۔ یعنی یہ الفاظ کہے ؛

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ	حاضر ہوں اے میرے اللہ حاضر ہوں،
لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ	حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں حاضر
لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ	ہوں بے شک تمام حمد و نعمت
لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ	تیرے لیے اور ملک بھی تیرے لیے
	ہے تیرا کوئی شریک نہیں)

احرام باندھنے کے بعد حج سے فارغ ہونے تک سلا ہوا لباس نہ پہنے ۔ سر نہ ڈھکے ۔ حجامت نہ بنوائے ۔ خوشبو نہ لگائے ۔ جماع نہ کرے ۔ شکار نہ کرے کسی جاندار کو نہ مارے اور نہ ہی کوئی لغو بات کرے ۔

عورتیں سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہیں ۔ البتہ چہرہ کھلا رہے ہاں اگر کوئی سامنے مرد گزرے تو کسی دوسری چیز سے پردہ کر سکتی ہیں ۔

حج کے فرائض

۱ نیت کرنا ۔ اور احرام باندھنا اور تلبیہ پڑھنا

۲ عرفات کے میدان میں زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ٹھہرنا

۳ طواف زیارت کرنا جو ۱۰ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک کیا جا سکتا ہے

حج کے واجبات یہ ہیں ۔

۱ ۔ عرفات سے واپسی کے وقت رات کو مزدلفہ میں ٹھہرنا اور وہاں مغرب و عشاء کی نمازیں ایک ساتھ ادا کرنا

۲ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا
۳ جمرات پر کنکر مارنا
۴ حج قران اور حج تمتع کرنے والا قربانی کرے
۵ بال کٹوانا یا منڈوانا۔
۶ طوافِ وداع کرنا

عمرہ کے فرائض

۱ نیت کرنا۔ احرام باندھنا اور تلبیہ پڑھنا
۲ خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔
۳ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا

عمرہ کا واجب یہ ہے کہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بعد سر منڈوائے یا بال کتروائے۔

Marfat.com

والدین اور دوسرے اقرباء کا حق

① اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بعد مخلوق میں سب سے زیادہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا ضروری ہے۔ اگر ان پر بڑھاپا آجائے۔ تو ان کے سامنے بچھے رہو۔ اور اشارہ کے طور پر بھی ترش روئی نہ کرو اور ان کے لیے دعائیں کرتے رہو۔

② اگر والدین کسی گناہ یا شرک کرنے کا حکم دیں۔ تو ان کی اطاعت مت کرو۔ البتہ انہیں نرمی سے سمجھاؤ۔ اور دنیا کی زندگی میں ان کی خدمت ہی کرتے رہو۔

③ اس حصہ میں والدین، بیوی، اولاد، رشتہ داروں، مسلمانوں، پڑوسیوں اور تمام مخلوق کے بارے میں ایک ایک حدیث تحریر کی جاتی ہے۔ تاکہ ان سب کے حقوق معلوم ہو سکیں۔

والدین کی خدمت کرو

① وَقَضٰى رَبُّكَ — اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اس
اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَ — کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ اِمَّا
يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ
اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ
اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ
لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝ وَ
اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ
مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ
ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝[1]

اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو اور ان کے سامنے شفقت سے عاجزی کے ساتھ جھکے رہو۔ اور کہو اے میرے رب جس طرح انہوں نے مجھے بچپن سے پالا ہے اس طرح تو بھی ان پر رحم فرما)

(۴) وَاِنْ جَاهَدٰكَ
عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ
لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا
وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا
مَعْرُوْفًا ۚ[2]

(اور اگر تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنائے جس کو تو جانتا بھی نہ ہو۔ تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں ان کے ساتھ نیکی سے پیش آ۔)

(۴) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! والدین کا ان کے بچے پر کیا حق ہے؟۔

---

[1] بنی اسرائیل۔ ۲۳، ۲۴/۱۷ [2] لقمٰن۔ ۱۵/۳۱

Marfat.com

آپ نے فرمایا، وہ دونوں تیرے جنت ہیں اور تیرے دوزخ ہیں۔
(یعنی ان کی خدمت کا انجام جنت ہے اور ان کی نافرمانی کا انجام دوزخ ہے)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، والدین کی اطاعت کرنے والا لڑکا جب والدین پر ایک نظرِ رحمت کرتا ہے تو اللہ تعالےٰ اس کی ہر نظر کے عوض ایک حج مقبول لکھ دیتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا اگرچہ ہر روز سو بار نظر کرے۔
آپ نے فرمایا، ہاں اللہ سب سے بڑا اور بہت پاک ہے۔
(یعنی اللہ کی عطا محدود نہیں)

بیوی اور اولاد کا حق!

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اے ایمان والو اپنے آپ کو اور
قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا[1] اپنے گھر والوں کو دوزخ سے بچاؤ

چنانچہ ماں باپ کا فرض ہے، کہ اپنی اولاد کی تربیت اسلام کے قواعد کے مطابق کرے۔ انہیں اسلام کی تعلیم دے۔ اور جب اولاد کی عمر سات برس ہو جائے، تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دے اور بالغ ہونے کے بعد اسلام کے پابند کے ساتھ اس کا نکاح کرے۔
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی اولاد کو نماز پڑھنے کا

---

[1] التحریم ۱

Marfat.com

حکم دو جبکہ وہ سات برس کی ہو جائے۔ اور نماز چھوڑنے پر مارو جبکہ وہ دس برس کی ہو جائے اور ان کے بستر الگ الگ کر دو[1]

"باپ کی طرف سے اولاد کے لیے اس سے بہتر کوئی عطیہ نہیں کہ وہ ان کی اچھی تربیت کرے"

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں کو پالا یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ وہ عورتیں اس طرح ہوں گے (اپنی انگلیوں کو ملا لیا۔ یعنی میرے ساتھ ہوگا)[2]

"جس شخص کی بیٹیاں یا بہنیں ہوں اور وہ ان کے ساتھ بہت سلوک کرے۔ اور ان کو اچھی تربیت کرے اور اکسی اسلام کے پاس کے ساتھ ان کی شادی کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کو جنت عطا فرمائے"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایمانداروں میں کامل ترین ایمان والا وہ ہے جس کا اخلاق سب سے بہتر ہو اور اپنے گھر والوں کے ساتھ سب سے زیادہ نرم دل ہو[3]

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۸، [2] مشکوٰۃ ص ۴۲۱
[3] مشکوٰۃ ص ۲۸۲

Marfat.com

رشتہ داروں کا حق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رحم، رحمٰن کے آثار رحمت سے ہے۔ جس نے تجھ (قریبی برادری) سے تعلق جوڑا میں اس سے جوڑوں گا اور جس نے تجھ سے تعلق توڑا تو میں اس سے توڑوں گا۔[1]

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں اور یتیم کو پالنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا اور درمیان میں ذرا سا خلا رکھا چاہے (یتیم اس کا ہو یا کسی غیر کا ہو۔ (یعنی یتیم کی کفالت کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس مبارک میں ہوگا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بیوہ اور مسکین پر خرچ کرنے والا۔ اللہ کی راہ میں محنت کرنے والے کی طرح ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ وہ اس عبادت کرنے والے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۱۹

Marfat.com

کی طرح ہے۔ جو سست نہیں پڑتا اور اسی روزہ دار کی طرح ہے جو افطار نہیں کرتا۔[1]

عام مسلمانوں کا حق

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔ اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے اور جو اپنے بھائی کی ضرورت (پوری کرنے) میں لگا ہو، اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت میں ہوتا ہے۔ اور جو مسلمان سے تنگی دور کرے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی تنگیوں میں سے ایک تنگی دور کر دے گا۔ اور جو مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا۔

حضرت عائشہ اور ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جبرائیل مجھے پڑوسی کے بارے میں ہمیشہ وصیت کرتے رہے حتیٰ کہ مجھے گمان ہوا۔ کہ اسے وارث بنا دیا جائے گا۔[2][3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۲۲، [2] مشکوٰۃ ص ۴۲۲ [3] مشکوٰۃ ص ۴۲۲

Marfat.com

وہ ایماندار نہیں جو خود سیر ہو کر کھائے اور اس کے قریب میں اس کا پڑوسی بھوکا ہو[1]

حضرت انس اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مخلوق، اللہ کی عیال ہے۔ پس اللہ کو مخلوق میں سے سب سے زیادہ محبوب ہے جو اس کے عیال (مخلوق) کے ساتھ سب سے اچھا سلوک کرے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۴۲۳ [2] مشکوٰۃ ص۴۲۷

ذکر اللہ کی اہمیت

یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا (اے ایمان والو! اللہ کو بہت
اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۝ کیا کرو)

قرآن و حدیث نے واضح کر دیا۔ کہ اللہ کا کثرت سے ذکر کرو اور ا
مختلف صورتیں ہیں۔

(۱) قرآن مجید کی تلاوت (۲) حدیث پڑھنا (۳) علم دین حاصل
اور سکھانا۔ (۴) کثرت سے لا الٰہ الا اللہ پڑھنا (۵) کثرت سے تسبیحات
(۶) نوافل پڑھنا۔ (۷) استغفار کرنا (۸) درود شریف پڑھنا الغرض ذکر اللہ کی
صورتیں ہیں۔

پریشان دلوں کو ذکر اللہ سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور دنیا و
کی حاجات کثرتِ ذکر کی برکت سے اطمینان سے پوری ہو جاتی ہیں الغر
حاجت اور ہر غم کا علاج ذکر اللہ ہے حصۂ تصوف میں اس کے بارے میں
دیکھیے۔

Marfat.com

حلال و حرام

اے لوگو حلال کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو یعنی نیک کام کرو۔ رسولوں کو بھی حلال کھانے کا حکم دیا۔

جو لوگ اللہ کے حلال کردہ کو حلال اور اللہ کے حرام کردہ کو حرام نہیں سمجھتے ان سے جنگ کرو۔ اور خود ہی چیزوں کو حلال یا حرام نہ بتاتے پھرو نبی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی یہ حق حاصل نہیں کہ کسی چیز کو خود حرام کرے۔ یہ اختیار صرف اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

جو جانور بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کیا جائے اسے کھانا حلال ہے مگر جس جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا جائے وہ کھانا حرام ہے

اسلام کی خاطر ہم ہونے والی جنگ میں حاصل ہونے والا مال غنیمت سب سے پاکیزہ مال ہے۔ افسوس مسلمانوں پر ہے آج اسلام کے لیے جنگیں کم کردیں اور پاکیزہ ترین مال سے محروم ہو گئے۔

پاک اور پلید ایک جیسے نہیں ہوتے دونوں کا انجام مختلف ہے۔

Marfat.com

(۶) بغیر ذبح کئے مرنے والا، خون، سور، جس چیز کو اللہ کے سوا کسی بت یا پیر فقیر وغیرہ کے نام پر نذر نیاز وغیرہ دیا جائے۔ اور ایسی چیزیں کھانا حرام ہیں اور حرام کھانے والوں کا انجام جہنم ہوگا۔

(۷) اخیر میں حلال حرام کے بارے میں چند اصول بیان کر دیئے گئے ہیں تاکہ حرام سے بچنے کی خاطر احادیث نقل نہیں کی گئیں۔

حلال کھاؤ

(۱) يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا[1]

(اے لوگو ان چیزوں سے کھاؤ جو زمین میں حلال پاکیزہ ہیں)

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلَالًا طَيِّبًا[2]

(پس جو مال تمہیں غنیمت میں اور پاکیزہ ملا ہے اسے کھاؤ)

فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا

(پھر تمہیں اللہ نے جو کچھ روزی دی ہے کھاؤ)

وَاشْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ[3]

(اور اللہ کے احسان کا شکر کرو صرف اسی کی عبادت کرتے ہو)

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا

(اے رسولو! پاکیزہ چیزیں اچھے کام کرو) (المومنون - ۵۱)

---

[1] البقرۃ - ۱۶۸ [2] الانفال - ۶۹ [3] النحل - ۱۱۴ [4] المومنون -

Marfat.com

وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا مِّنَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْٓ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝[1]

(اور اللہ کے رزق سے جو چیز حلال پاکیزہ ہو، کھاؤ۔ اور اللہ سے ڈرو اس پر تم ایمان رکھتے ہو۔)

(۲) قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ[2]

(ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور نہ اسے حرام جانتے ہیں۔ جسے اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے)

(۳) وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ[3]

(اور اپنی زبانوں سے جھوٹ بنا کر نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے۔

(۴) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ[4]

(اے نبی آپ کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے)

(۵) فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ

سو تم اس جانور میں سے کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اگر تم اس کے

---

[1] المائدہ ۸۸ [2] التوبہ - ۲۹ [3] النحل - ۱۱۶

[4] التحریم - ۱

كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝[1] — حکموں پر ایمان لانے والے ہو)

وَمِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ — اور جس چیز پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ[2] — اس میں سے نہ کھاؤ اور بے شک یہ کھانا گناہ ہے)

(۴) فَكُلُوْا مِمَّا — پس جو مال تمہیں غنیمت میں حلال اور

غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۪[3] — طیب ملا ہے اسے کھاؤ

(۵) قُلْ لَّا يَسْتَوِي — (کہ دو، کہ ناپاک اور پاک برابر نہیں۔

الْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ اَعْجَبَكَ — اگرچہ تمہیں ناپاک کی کثرت بھی معلوم

كَثْرَةُ الْخَبِيْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ — ہو۔ سو، اے عقل مندو، اللہ سے

يٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝[4] — ڈرتے رہو تاکہ تمہاری نجات ہو)

حرام نہ کھاؤ

حرام کیا کیا ہے؟

(۶) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ — (تم پر حرام کیا گیا ہے مردار اور خون

الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ — اور سور کا گوشت اور وہ جس پر اللہ

الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ — کے سوا کسی غیر کو پکارا جائے اور

---

[1] الانعام - ۱۱۸، [2] الانعام - ۱۲۱، [3] الانفال - ۶۹
[4] المائدہ - ۱۰۰،

Marfat.com

لِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ
وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ
وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا
ذَكَّيْتُمْ ۭ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ
وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ
ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ۭ اَلْيَوْمَ
يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا
تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۭ

اور گلا گھٹ کر مرنے والا اور چوٹ
سے مرنے والا اور بلندی سے گر کر
مرنے والا اور سینگ مارنے سے
مرنے والا اور جسے کسی درندے نے
پھاڑ ڈالا ہو مگر جس کو تم نے ذبح کر لیا
ہو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا جائے۔
(یعنی مزار وغیرہ پر) اور یہ کہ جوئے
کے تیروں سے تقسیم کرو۔ یہ سب
گناہ ہیں آج تمہارے دین سے کافر
ناامید ہو گئے سو ان سے نہ ڈرو اور
مجھ سے ڈرو)

(۵) شکار کرنے والے پرندے اور درندے یا وہ جانور جن کی غذا گندگی کھانا ہے یہ سب حرام ہیں جیسے شیر بھیڑیا گیدڑ بلی کتا بندر شکرا باز گدھ وغیرہ)

اور جو پرندے یا جانور شکاری نہ ہوں وہ کھانے جائز ہیں۔ جیسے طوطا، مینا فاختہ، چڑیا، بٹیر، مرغابی، کبوتر، نیل گائے، ہرن بطخ خرگوش وغیرہ جائز ہیں۔

لہ المائدہ - ۳، ۵

Marfat.com

گھریلو جانوروں میں گائے، بھینس، اونٹ بکری، مرغی ایسے جانور ہیں جو جائز ہیں۔

دریا سے صرف مچھلی حلال ہے باقی سب دریائی جانور حرام ہیں جو ذبح نہ کیا جائے وہ حرام ہے۔ غیر مسلم جو اہل کتاب نہ ہو۔ اس کا ذبیحہ حرام ہے۔ اگر اہل کتاب بسم اللہ اللہ اکبر پڑھ کر ذبح کرے اور مسلمان احتیاطاً نہ دیکھ رہے ہوں تو جائز ہے۔

ہر قسم کی شراب حرام اور نجس ہے اس کا کھانا اور لگانا دونوں حرام ہے جس دوا میں شراب پڑی ہو۔ اس کا استعمال بھی حرام ہے۔

شراب کے علاوہ دوسری منشیات مثلاً افیون وغیرہ اگر اس مقدار میں کھائے کہ نشہ ہو جائے تو حرام ہے ورنہ نہیں مگر اس کی عادت سخت مضر اور آخر میں تباہ کن ہے[1]

---

[1] سونے چاندی کے برتنوں میں کھانا جائز نہیں مرد کے لیے ریشم اور سوتا حرام ہے۔ عورت کے لیے جائز ہے۔

جہاد

اس کی اہمیت اور فضائل

(۱) جہاد کی ہر وقت تیاری رکھو۔ افواج اور اسلحہ تیار رکھو۔
(۲) سب سے پہلے قریب کے کفار سے جہاد کرو پھر آگے بڑھو۔ اور کفار کا خوب حجم کر مقابلہ کرو جب تک کفر قائم ہے جہاد قائم ہے، اور اطاعت کرنے اور جزیہ دینے تک جہاد کرو۔
(۳) اگر تم نے دنیائے مالوں، اولاد اور مکانات سے جدا ہونے کے خوف سے جہاد چھوڑ دیا تو تم عذاب کے لیے تیار رہو۔
(۴) البتہ جہاد میں کسی پر ظلم نہ کرو اور اللہ کا ذکر کرتے رہو۔
(۵) مجاہدین اللہ کو محبوب ہیں اور وہ جنت میں بلند مقام پہنچیں گے۔
(۶) اگر کفار صلح کرنا چاہیں تو مناسب سمجھو تو معاہدہ کر لو۔ اور اگر کفار معاہدہ توڑیں تو انہیں خوب مار دو۔
(۷) اللہ کی راہ میں وطن چھوڑنے مال اور جان خرچ کرنے والوں کے لیے بلند ترین جنت اور انعامات ہیں،

Marfat.com

⑧ اور اگر دین کی خرابی برداشت کر لی۔ اور ہجرت نہ کی تو سزا ملے گی

کافروں سے جہاد کرو

① وَاَعِدُّوْا لَهُمْ
مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ
وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ
بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ
وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ
لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ
يَعْلَمُهُمْ ۭ

(اور ان سے لڑنے کے لیے جو کچھ قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے جمع کر سکو، سو تیار رکھو کہ اس سے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور ان کے سوا دوسروں پر جنہیں تم نہیں جانتے، اللہ انہیں جانتا ہے۔ ہیبت پڑے)

كُتِبَ عَلَيْكُمُ
الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ
وَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْـــًٔا
وَّهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَعَسٰٓى
اَنْ تُحِبُّوْا شَيْـــًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ۭ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ
وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ ② يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِيْنَ يَلُوْنَكُمْ

(تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے۔ اور وہ تمہیں ناگوار ہے[1]۔ اور ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو پسند کرو اور وہ تمہارے لیے مضر ہو، اور اللہ ہی جانتا ہے اور تم نہیں جانتے)

(اے ایمان والو، اپنے نزدیک کے کافروں سے لڑو اور چاہیے

---

[1] الانفال - ۶۰ [2] البقرۃ - ۲۱۶

مِنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ غِلْظَةً [1] (تم میں سختی پائیں)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ (اے نبی کافروں اور منافقوں سے

الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ [2] جہاد کرو اور ان پر سختی کرو)

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ (اور تم ان سے اس حد تک لڑو کہ

لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ شرک کا غلبہ نہ رہنے پائے اور

الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ [3] سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔

قَاتِلُوا الَّذِينَ (ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور آخرت

لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ کے دن پر ایمان نہیں لاتے اور نہ

الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اسے حرام جانتے ہیں جسے اللہ اور

اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا اس کے رسول نے حرام کیا ہے۔

يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ اور سچا دین قبول نہیں کرتے ان

الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لوگوں میں سے جو اہل کتاب ہیں یہاں

حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ تک کہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے

يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ [4] جزیہ دیں)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ (اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ [5] ترغیب دو۔

---

[1] التوبہ - ۱۲۳ [2] التحریم - ۹، [3] الانفال - ۳۹

[4] التوبہ - ۲۹، [5] الانفال ۶۵،

Marfat.com

جہاد نہ کرنے کی سزا

(۳) قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ ِۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝

(اے نبی) کہدے اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور بیویاں اور برادری اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور تجارت جس کے بند ہونے سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جنہیں تم پسند کرتے ہو، تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیارے ہیں، تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم بھیجے اور اللہ نافرمانی کرنے والوں کو راستہ نہیں دکھاتا،

التوبہ - ۲۴

جہاد کے آداب

(۴) وَقٰتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ یُقٰتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝[1] یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝[2]

(اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑ، اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا) (اے ایمان والو! جب کسی فوج سے ملو، تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا۔[3]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نام، اللہ کی مدد) کے ساتھ اور رسول اللہ کی ملت پل پڑو، کسی فانی (شدید) بوڑھے کو قتل نہ کرو۔ نہ ہی چھوٹے بچے کو اور عورت کو قتل کرو۔ اور خیانت نہ کرو اور اپنی غنیمت جمع رکھو اور اصلاح کرو اور احسان کرو۔ اللہ تعالےٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔[4]

اس طرح اسلام نے دشمن کو قتل کرتے وقت مثلہ بنانے سے منع کیا۔

---

[1] البقرۃ۔ ۱۹۰) [2] الانفال۔ ۴۵، [3] مشکوٰۃ ص ۳۶۲ [4] مشکوٰۃ ص ۳۴۳

Marfat.com

اسلام نے حکم دیا کہ جب جنگ کے لیے نکلو تو دشمن کو تین باتوں
ایک اختیار کرنے کا حکم کرو۔

۱ اسلام قبول کرلے۔ پھر اس کی سلطنت اس کے پاس رہے گی
۲ جزیہ ادا کرے۔ اور اسلام کی ماتحتی قبول کرلے۔
۳ جنگ کے لیے اور سزا بھگتنے کے لیے تیار ہو جائے۔

کیونکہ یہ زمین اللہ کی ہے۔ اور اللہ کے دین اسلام کے غداروں
لیے دنیا و آخرت میں ذلت اور جہنم ہے

مجاہدا ور شہید کے فضائل

(۵) اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ
الَّذِیْنَ یُقٰتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ
صَآفًّا کَاَنَّھُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ[1]

بے شک اللہ تو ان کو پسند
جو اسکی راہ میں صف باندھ کر
ہیں۔ گویا وہ سیسہ پلائی ہو
ہیں۔

اِنَّ اللّٰہَ
اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

بے شک اللہ نے مسلمانوں سے
ان کی جان اور ان کا مال

---

[1] الصف - ۴،

Marfat.com

أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ
لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي
سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَ
يُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا عَلَيْهِ
حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ
وَالْقُرْآنِ ۚ

خرید لیے ہیں کہ ان کے لیے جنت
ہے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں، پھر
قتل کرتے ہیں اور قتل کیے بھی جاتے
ہیں یہ تورات اور انجیل اور قرآن میں
سچا وعدہ ہے جس کا پورا کرنا اسے
ضروری ہے)

وَلَا تَحْسَبَنَّ
الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ
اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ
عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۙ
فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ
اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۙ

(اور جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے
ہیں۔ انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ
زندہ ہیں اپنے رب کے ہاں سے
رزق دیے جاتے ہیں۔
اللہ نے اپنے فضل سے جو انہیں دیا
ہے اس پر خوش ہونے والے
ہیں)

حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس کے پاؤں بھی اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوں اس کو آگ نہیں چھوئے گی۔"[۵۳]

---

[۵۱] التوبہ - ۱۱۱ [۵۲] آل عمران ۱۶۹، ۱۷۰ [۵۳] مشکوٰۃ ص ۳۳۹

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے
اس کی طرح ہے جو روزے دار، رات بھر عبادت کرنے والا، اللہ کی آیات
والا (فرمانبردار) روزے اور نماز میں سستی نہ کرے، آخر کار اللہ کی راہ
جہاد کرنے والا واپس آجائے[1]

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجاہد کو سامانِ جہاد دیا۔ اس نے جہاد کیا
اور جس نے مجاہد کے اہل خانہ کی کفالت کی۔ اس نے جہاد کیا[2]۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور
اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی راہ میں شہید ہونے سے قرض کے سوا ہر گناہ معاف ہو جا

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
نے فرمایا: جو اس حال میں مرجائے کہ اس نے جہاد نہیں کیا۔ اور اس کے
میں جہاد کا خیال نہیں آیا تو وہ نفاق کے ایک حصہ پر مرا[3]

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے سچے دل کے ساتھ اللہ سے شہادت مانگی۔ اللہ تعالیٰ
اسے شہداء کے درجہ تک پہنچا دے گا۔ چاہے وہ اپنے بستر پر فوت

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۲۹ [2] مشکوٰۃ ص ۳۲۹ [3] مشکوٰۃ ص ۳۳۰ [4] مشکوٰۃ ص ۳۳۰ [5] مشکوٰۃ ص

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ
م کے پاس حاضر ہوا اور کہنے لگا:
ایک آدمی مال غنیمت کی خاطر لڑتا ہے۔ ایک آدمی شہرت حاصل کرنے
لیے لڑتا ہے، اور ایک آدمی بہادری دکھانے کے لیے لڑتا ہے ان میں
ہ اللہ کی راہ میں کون ہے؟
آپ نے فرمایا: جو اس لیے جنگ کرے "تاکہ اللہ کا کلمہ (اسلام) بلند
ہ اللہ کی راہ میں ہے۔ (یعنی وطن یا قوم کے نام پر اور جمہوریت و
یت کے نام پر یا مال و دولت کے باعث لڑنا جہاد نہیں بلکہ یہ حیوانات
گدھوں کا باہم لڑنا ہے۔ اور ایسا مرنے والا شہید نہیں بلکہ دوزخی ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ
م نے فرمایا: مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں، جانوں اور زبانوں کے
ذریعہ جہاد کرو۔[1]

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ کے ہاں شہید کے لیے چھ انعام ہیں۔
۱) شہادت ہوتے ہی اس کی بخشش ہو جاتی ہے ۲) جنت میں اسے اس
مقام دکھایا جاتا ہے ۳) قبر کے عذاب سے پناہ دی جاتی ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۳۲۔

Marfat.com

(۴) سب سے بڑی گھبراہٹ سے محفوظ ہو جاتا ہے (۵) اس کے سر
وقار کا تاج رکھا جاتا ہے ۔ جو دنیا اور جو اس میں ہے اس سے زیادہ
یاقوت نما ہوتا ہے (۶) بہتر حورِ عین سے اس کا نکاح کر دیا جاتا ہے
اقربا میں ستر آدمیوں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ص
علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا اور آپ منبر پر تشریف فرما تھے !
"اور ان (کافروں) کے لیے تیار رکھو قوت ! خبردار قوت (تیر
(تیر چلانا اور آج کل بندوق چلانا ہے)
خبردار قوت (رمی) ہے ۔ خبردار قوت (رمی) ہے[۲]۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رس
صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، جس نے رمی (تیر چلانا یا بندوق چلانا
پھر اسے چھوڑ دیا تو وہ ہم میں سے نہیں یا فرمایا، کہ اس نے نافرمانی کی

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۳۳۳ [۲] مشکوٰۃ ص ۳۳۶
[۳] مشکوٰۃ ص ۳۳۶ ۔

معاہدہ

وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ط[1]

(اور وہ صلح کے لیے مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو۔)

وَاِنْ نَّكَثُوْٓا اَيْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْٓا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ ۙ اِنَّهُمْ لَآ اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ ۝[2]

(اور اگر وہ عہد کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں اور تمہارے دین میں عیب نکالیں تو کفر کے سرداروں سے لڑو ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں تاکہ وہ باز آجائیں)

ہجرت کی اہمیت و فضائل

فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ

(پھر جن لوگوں نے وطن چھوڑا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور میری راہ میں ستائے گئے اور لڑے اور مارے گئے البتہ میں ان سے ان کی

---

[1] الانفال - ۶۱ [2] التوبہ - ۱۲

Marfat.com

سَيِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ
عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝[1]
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا
وَّنَصَرُوْٓا اُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ ۝[2]
وَمَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ
مُرٰغَمًا كَثِيْرًا وَّسَعَةً ۭ وَمَنْ
يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ
وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ
الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ
عَلَى اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝[3]
اِنَّ الَّذِيْنَ

برائیاں دور کر دوں گا اور انہیں باغ
میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں
بہتی ہوں گی یہ اللہ کے ہاں سے
ہے اور اللہ کے ہاں اچھا بدلہ ہے
اور جو لوگ ایمان لائے اور اپنے
چھوڑے اور اللہ کی راہ میں لڑے
جن لوگوں نے انہیں جگہ دی اور ان
مدد کی وہی سچے مسلمان ہیں ان کے
بخشش اور عزت کی روزی ہے
اور جو کوئی اللہ کی راہ میں وطن چھو
اس کے عوض میں جگہ بہت اور کشائش
پائے گا اور جو کوئی اپنے گھر سے ا
اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کر
نکلے پھر اس کو موت پائے تو اللہ کے
ہاں اس کا ثواب ہو چکا اور اللہ بخشنے
والا مہربان ہے
بے شک جو لوگ اپنے نفسوں پر

---

[1] آلِ عمران - ۱۹۵، [2] انفال - ۷۴، [3] النساء - ۱۰۰

Marfat.com

تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ ۭ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۭ قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا ۭ فَاُولٰۗىِٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۙ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاۗءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۙ فَاُولٰۗىِٕكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

ظلم کر رہے تھے ان کی روحیں جب
فرشتوں نے قبض کیں تو ان سے پوچھا
کہ تم کس حال میں تھے؟ انہوں نے
جواب دیا۔ ہم اس ملک میں بے بس تھے
فرشتوں نے کہا کیا اللہ کی زمین وسیع
نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کر جاتے سو
ایسوں کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ اور وہ
بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔ ہاں جو
مرد اور عورتیں اور بچے واقعی کمزور ہیں
جو نکلنے کا ذریعہ اور راستہ نہیں پاتے
پس امید ہے کہ ایسوں کو اللہ معاف
کر دے اور
اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے)

لہ النساء - ۹۷ تا ۹۹

Marfat.com

خلافت اسلامی

اس کی اہمیت اور فوائد

① اگر مسلمان، اسلام کے پابند ہوں گے۔ تو وہ غلام نہیں ہوں گے۔ بلکہ آزاد اور غالب ہوں گے۔ بشرطیکہ اسلام کی پابندی کریں۔ اور جدوجہد کریں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ کا وعدہ ہے کہ ان کی حکومت ہوگی۔ اور اسلام ہی تمام دوسرے مذاہب پر غالب ہوگا

② مسلمانوں کا خلیفہ اسلام کے احکام نافذ کرنے والا ہوتا ہے۔ قانون سازی کا حق صرف اللہ کو ہے۔ اور اللہ تعالیٰ جو چاہے حکم کرے اور جس سے چاہے روک دے خلیفہ کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ عدل قائم کرے۔ برائی کے تمام کاموں کو قوت کے ساتھ مٹا دے۔

③ خلیفہ کا فرض ہے۔ کہ خود نماز پڑھے اور سارے ملک میں نماز پڑھنے کا حکم کرے۔ اسی طرح سب کو زکوٰۃ دینے، نیک کام کرنے اور برے کاموں سے رک جانے کا حکم کرے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دے۔ ④ غیر اسلامی قانون ملک میں نافذ کرنا کفر فسق اور ظلم ہے۔

⑤ مسلمانوں کو چاہیے کہ اللہ اور اس کے رسول کی بلا شرط اطاعت کریں۔ اور اگر خلیفہ کتاب اللہ اور سنتِ رسول اللہ کا پابند ہو تو اس کی بھی

Marfat.com

اطاعت کریں ۔ اور اگر عوام مسلمانوں اور خلیفہ کا اختلاف ہو تو دونوں فریق کتاب و سنت کے فیصلہ کو تسلیم کریں ۔

(۹) خلیفہ کے فرائض مختصر طور پر آخر میں درج کئے جاتے ہیں ۔

مسلمان آزاد ہوتا ہے

(۱) وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝[1]

(اور سست نہ ہو اور غم نہ کھاؤ اور تم ہی غالب رہو گے اگر تم ایمان دار ہو)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ[2]

(بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلے) ۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى

(اللہ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ انہیں ضرور ملک کی حکومت عطا کرے گا جیسے کہ ان سے پہلوں کو عطا کی تھی اور ان کے لیے جس دین کو پسند کیا ہے اسے ضرور مستحکم کر دیگا

---

[1] (آل عمران ۔ ۱۳۹) [2] (الرعد ۔ ۱۱)

Marfat.com

لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا ط يَعْبُدُونَنِي وَلَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا ط [1]

اور البتہ ان کے خوف کو امن سے دے گا بشرطیکہ میری عبادت کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں [1]

خلیفہ کے فرائض

(۱) إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ط [2]

(اللہ کے سوا اور کسی کا حکم نہیں)

إِنَّ اللَّهَ

بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا

يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ط [3] يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ط

امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو اے ایمان والو! اللہ کے واسطے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث کو ہرگز نہ چھوڑو انصاف کرو یہ تقویٰ کے زیادہ نزدیک ہے

---

[1] النور ۵۵ [2] الانعام ۵۷، یوسف ۴۰ [3] النساء ۵۸، ۱۳۵

Marfat.com

اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ
لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ
يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ
وَاِيْتَآئِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى
عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ
يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝[۲]

اور اللہ سے ڈرتے رہو جو کچھ تم کرتے
ہو اللہ اس سے خبردار ہے،
بے شک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی
کرنے اور رشتہ داروں کو
دینے کا حکم کرتا ہے اور بے حیائی اور
بری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے۔
تمہیں سمجھاتا ہے تاکہ تم سمجھو)

(۳) اَلَّذِيْنَ اِنْ
مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ
اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا
عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝[۳]

(اور وہ لوگ ہم انہیں دنیا میں حکومت
دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور
زکوٰۃ دیں اور نیک کام کا حکم دیں اور
برے کاموں سے روکیں اور ہر کام
کا انجام تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

غیر اسلامی قانون چلانے والا کافر ہے!

(۴) وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝[۴]

(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ
کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ
کافر ہیں)

---

[۱] مائدہ - ۱۸ [۲] النحل - ۹۰ [۳] الحج - ۴۱ [۴] المائدہ - ۴۴

Marfat.com

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ [1] اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ ظالم ہیں)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے
بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ [2] جو اللہ نے اتارا سو وہی لوگ فاسق ہیں
جو شخص قانونِ اسلام کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو عملاً اس سے الگ رہے وہ نافرمان ہے

مسلمان حاکم کی اطاعت کرو

(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اے ایمان والو اللہ کی فرمانبرداری کرو
اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا اور رسول کی فرمانبرداری کرو اور ان
الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ لوگوں کی جو تم میں سے حاکم ہوں پھر اگر
مِنْكُمْ [3] فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ آپس میں کسی چیز میں جھگڑا ہو جائے
شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف
الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ پھیرو اگر تم اللہ پر اور قیامت پر
بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ [4] ایمان رکھتے ہو)
اِنَّ اللّٰهَ لَا (بے شک اللہ تعالیٰ ظالم قوم
يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ [5] کو ہدایت نہیں دیتا)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

---

[1] المائدہ ۔ ۴۵ [2] المائدہ ۔ ۴۷ [3] النساء ۔ ۵۹ [4] القصص ۔ ۵۰

جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی - اور جس نے امیر (سلطان المسلمین) کی اطاعت کی - اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی - اس نے میری نافرمانی کی - اور امام (مسلمان بادشاہ) ڈھال ہے - جس کی آڑ میں جنگ کی جاتی ہے اور تحفظ کیا جاتا ہے - اگر اللہ سے ڈرنے اور عدل کا حکم کرے تو اس کو اس کا اجر ملے گا - اور اگر اس کے خلاف کہا تو اس پر اس کا نوجہ ہوگا[1]

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں - کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

گناہ میں اطاعت نہیں بلکہ اطاعت تو صرف نیکی میں ہوگی - (یعنی اگر حاکم کسی خلاف اسلام کام کا حکم کرے تو اس کی اطاعت جرم ہے)[2]

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں - کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے (مسلمان) امیر کی اطاعت سے ہاتھ کھینچ لیا تو قیامت کو وہ اللہ سے ملے گا اور اس کے پاس کوئی حجت نہ ہوگی - اور جس کی گردن میں (مسلمانوں کے بادشاہ) کی بیعت نہ ہوگی وہ جاہلیت کی موت مرے گا[3]

۶ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو شخص، مسلمانوں کی رعیت کا حاکم بنا

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۱۹ [2] مشکوٰۃ ص ۳۱۹ [3] مشکوٰۃ ص ۳۲۰

اور اس موت اس طرح آئی کہ وہ دھوکہ کر رہا تھا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اس پر جنت حرام کر دی۔[1]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا:

جو جنگل میں رہا وہ سنگدل ہو گیا اور جو شکار کے پیچھے پڑا وہ غافل ہو گیا اور جو بادشاہ کے پاس آیا وہ فتنہ میں گرا

ایک روایت فرمایا:

جو بادشاہ کے پاس رہا وہ فتنہ میں پڑا اور بندہ جس قدر بادشاہ کے قریب ہوا اسی قدر اللہ سے دور ہوا۔[2]

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز، اللہ کو سب سے زیادہ محبوب اور مجلس میں اس سے زیادہ قریب منصف حاکم ہے اور قیامت کے دن اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض اور سب سے شدید عذاب میں ظالم حاکم ہو گا۔[3] .....

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ستر برس کے آخر میں پیش آنے والے حوادث سے اللہ کی پناہ مانگو۔ (یعنی حضور کی وفات یا ہجرت کے ستر برس بعد کے واقعات سے پناہ مانگو اور لونڈوں کی حکومت سے (اللہ کی پناہ مانگو، جیسے کہ آج کل بھی کئی ملکوں میں جا

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۲۱ [2] مشکوٰۃ ص ۴۲۲ [3] مشکوٰۃ ص ۴۲۲

Marfat.com

نڈ سے حکمران ہیں اور ظلم کرتے ہیں)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیصر کو خط لکھا اور اسے اسلام قبول کرنے کی دعوت دی۔ اس طرح آپ نے کسریٰ کو بھی خط لکھا اور اسے اسلام لانے کی دعوت دی اور بھی بادشاہوں کو اسلام کی دعوت دینے کے لیے خطوط لکھے[1]

حضرت خالد بن ولید نے بھی اہل فارس کو اسلام کی دعوت قبول کرنے کے لیے خط لکھا[2]

مسلمان خلیفہ کا فرض ہے کہ اپنے زمانہ کے معاصرین کافر بادشاہوں کو اسلام قبول کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے خطوط لکھے۔

(۶) مسلمان حاکم کی ذمہ داریاں

۱ اسلام کے پابند اور سمجھدار مسلمان اسے خلیفہ چنیں تو خلیفہ بننا قبول کرے۔ خود خلیفہ بننے کی کوشش نہ کرے۔

۲ ملک میں کتاب و سنت اور خلفائے راشدین حضرت ابوبکر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے طریقہ کا قانون نافذ کرے۔

۳ مسلمانوں پر زکوٰۃ اور زمینوں کی پیداوار پر عشر لگائے اور کفار پر جزیہ اور خراج عاید کرے ان کے علاوہ دوسرا کوئی ٹیکس عاید نہ کرے تا آنکہ شدید ضرورت نہ ہو۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۴۰، ۳۴۱ [2] مشکوٰۃ ص ۳۴۲

Marfat.com

۴۔ ملک کے رہنے والوں کو مفت انصاف مہیا کرے اور ان کی صحت
لباس، غذا، مکان اور اسلامی تعلیم کو کم از کم قیمت پر یا مفت مہیا کر
۵۔ جہاد قائم کرے۔ اور کافروں کے مقابلہ کے لیے ہر وقت مستعد رہے
۶۔ مسلمانوں کو نماز پڑھنے، اسلام کا علم حاصل کرنے اور کتاب و سنت پر
کرنے کا حکم کرے۔
۷۔ ملک سے ہر قسم کی بے حیائی، شراب خانوں، سینما گھروں، جوئے کے اڈوں
سود، بت گری، گانا بجانا اور ہر طرح کے خلاف اسلام کاموں کو ختم کر
کی پوری کوشش کرے۔ الغرض خلفائے راشدین کا ہر معاملہ میں اتباع

Marfat.com

امر بالمعروف

مسلمانوں میں کچھ لوگوں پر لازم ہے کہ وہ علم پڑھیں اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلائیں ۔

لوگوں کو اچھے انداز سے دعوتِ اسلام دیں ۔ اپنے اقربا اور دوسرے لوگوں کو بھی دعوت دیں ۔ اگر ان نے دعوت نہ دی تو سب پر عذاب آئے گا ۔ البتہ اگر دعوت اسلام دینے کے بعد لوگ اسلام قبول نہ کریں ۔ تو انہیں سمجھانا ضرور ہے مگر ان کے ساتھ عام ہم نشینی، خورد و نوش نہ رکھیں ۔

اگر لوگ بداخلاقی کریں ۔ تو صبر سے کام لے ۔ اور استقلال کے ساتھ دعوت دیتا رہے ۔

لوگوں سے تبلیغ کی خود اجرت نہ مانگے ۔ اس لیے کہ یہ عبادت ہے ۔ اور عبادت کا کاروبار نہیں ہوتا ۔ البتہ کوئی ہدیہ دے تو اس کی دل جوئی کی خاطر لے لے بشرطیکہ اس میں کوئی خرابی نہ دیکھے

جو لوگوں کو حکم کرے خود بھی اس پر عمل کرے ۔

اگر حاکم ہو ۔ تو قانون کے ذریعہ نماز اور زکوٰۃ قائم کرائے اور لوگوں کو نیک کام کرنے اور تمام برے کاموں سے رکنے کا حکم کرے اور برائی کرنے والوں کو سزا دے ۔

Marfat.com

نیکی کا حکم کرو
اور برائی سے منع کرو

(۱) وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اور چاہیے کہ تم میں سے ایک جماعت
اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ ایسی ہو جو نیک کام کی طرف بلائے
وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ اور اچھے کاموں کا حکم کرتی رہے
وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ برے کاموں سے روکتی رہے اور
اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝[1] لوگ نجات پانے والے ہیں)

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ (سو کیوں نہ نکلا ہر فرقے میں سے ان
كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ حصہ تاکہ دین میں سمجھ پیدا کریں
لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا[2] جب اپنی قوم کی طرف واپس آئیں
قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْٓا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ ۝ ان کو ڈر ائیں تاکہ وہ بچتے رہیں

(۲) اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ اپنے رب کے راستہ کی طرف دانش
رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ اور عمدہ نصیحت سے بلا اور ان
الْحَسَنَةِ وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ[3] احسن طریقہ سے بحث کر
وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ اور اپنے قریب کے رشتہ
الْاَقْرَبِيْنَ ۝ کو ڈرا)

---

[1] آل عمران ۳-۱۰۴ [2] التوبہ ۹-۱۲۲ [3] النحل ۱۶-۱۲۵ [4] الشعراء ۲۶-۲۱۴

Marfat.com

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ عام کو خواص کے (برے) عمل کی وجہ سے عذاب نہیں دیتا۔ جب تک کہ اپنے اندر (عام برائی نہ دیکھ لیں۔ اور وہ اس پر انکار کرنے (اور لوگوں کو برائی سے منع پر قادر ہوتے ہیں مگر انکار نہیں کرتے۔ (اور خاموش گونگے بن جاتے ہیں) جب یہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ عوام اور خواص سب کو سزا دیتا ہے[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑ گئے تو ان کے علماء نے انہیں منع کیا مگر وہ نہ رکے پھر ان کی مجلسوں میں ان (علماء) نے شرکت کی۔ اور ان کے ساتھ کھایا پیا اللہ تعالیٰ نے بعض کے دلوں کو بعض سے ملا دیا (یعنی سب کے دل سیاہ کر دیے کہ حق کو قبول کرنے کی توفیق نہ رہی)[2]!....

مبلغ کے فرائض

(۳) اِصْبِرْ عَلٰی مَا یَقُوْلُوْنَ[3] (ان کی ان باتوں پر صبر کرو)

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (پھر صبر کر جیسا کہ عالی ہمت رسولوں نے صبر کیا ہے۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۳۸ [2] مشکوٰۃ ص ۴۳۸ [3] (ص - ۱۷) ۲۳/۱۱

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ	(پھر آپ اپنے رب کے حکم کا انتظ
رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا	کیا کریں اور ان میں سے کسی بدکا
اَوْ كَفُوْرًا ۝۲	ناشکرے کا کہا نہ مانیں)
وَمَا عَلَى الرَّسُوْلِ	(اور رسول کے ذمہ صرف صاف
اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝۳	طور پر پہنچا دینا ہے)
④ قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ	(کہہ دو، میں اس پر تم سے کوئی مزد
عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِلَّا مَنْ شَآءَ	نہیں مانگتا مگر جو شخص اپنے رب
اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝۴	کی طرف راستہ معلوم کرنا چاہے
⑤ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ	(اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو جو
اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا	تم نہیں کرتے اللہ کے نزدیک
تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ	بڑی ناپسند بات ہے کہ جو کہو
اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝۵	اس کو کرو نہیں)
⑥ اَلَّذِيْنَ اِنْ	(وہ لوگ اگر ہم انہیں دنیا میں حکومت
مَّكَّنّٰهُمْ فِى الْاَرْضِ اَقَامُوا	دے دیں تو نماز کی پابندی کریں اور
الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ	زکوٰۃ دیں اور نیک کام کا حکم کریں

۱؎ الاحقاف - ۳۵ ۲؎ الدھر - ۲۴ ۳؎ النور - ۵۴ ۴؎ الفرقان - ۵۷ ۵؎ الصف - ۲، ۳

وَ اٰمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ۝[1]

اور برے کاموں سے روکیں اور ہر کام کا انجام تو اللہ کے ہی ہاتھ میں ہے)

حضرت انس رضی اللہ تعالےٰ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معراج کی رات کو میں نے کچھ مَردوں کو دیکھا کہ آگ کی قینچیوں سے ان کے ہونٹ کاٹے جارہے ہیں۔ میں نے پوچھا! جبرائیل یہ کون ہیں؟

انہوں نے کہا: آپؐ کی امت کے وہ واعظین ہیں۔

کہ جو لوگوں کو نیکی کا حکم کرتے اور اپنے آپ کو فراموش کر دیتے[2]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ آپؐ نے فرمایا:

تم میں جو شخص برائی کو دیکھے تو اسے ہاتھ سے مٹا دے اگر اس کی طاقت نہ رکھے۔ تو زبان سے (روکے) اور اگر اس کی بھی طاقت نہ رکھے۔ تو دل سے نفرت کرے) اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔

(یعنی جو شخص برائی کو طاقت سے مٹا دے سینما گھروں شراب خانوں اور بدمعاشی کے تمام مراکز کو تباہ کر دے۔

وہ اعلےٰ درجہ کا ایمان دار ہے۔ اگر اس کی ہمت نہ ہو۔ تو زبان سے منع

---

[1] الحج - ۴۱ [2] مشکوٰۃ ص ۴۳۸

Marfat.com

کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو۔ تو دل سے ضرور اسے گناہ سمجھے۔
اگر اس کے برعکس شراب، جوا، سود اور سینما گھر ملک میں پھیلا دے اور
اجازت نامے دے۔ تو اس کے پاس ذرا بھر ایمان نہیں۔ وہ انتہا
درجہ کا غنڈہ ہے)

Marfat.com

خاندانی نظام

(۱) نکاح کرنا ضروری ہے ۔ اور یہ سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اگر نکاح نہ کر سکے ۔ تو پاکدامن رہے اور روزے رکھ کر شہوت توڑے

(۲) ہر مسلمان چار تک بیویاں کر سکتا ہے ۔ اور پہلی بیوی یا حکمرانوں کی اجازت حاصل کرنا ضروری نہیں ۔

(۳) عورتوں کو لازم ہے کہ وہ پردہ کریں ۔ اور بن سنور کر بازاروں میں بدمعاش عورتوں کی طرح نہ پھریں تاکہ معاشرہ بدکاری سے پاک رہے ۔

(۴) جن سے نکاح کرنا حرام ہے ان کی فہرست یہ ہے ۔

(۵) حیض کے دوران عورت سے مباشرت نہ کرو ۔ دودھ پلانے کی مدت دو سال ہے ۔ مرد عورت پر فوقیت رکھتے ہیں ۔ منہ بولے بیٹے اصل بیٹے نہیں ہو سکتے ۔ اور نہ ان کے اصل بیٹوں کی طرح حقوق ہیں اس طرح عورتوں سے نرم دل اور انصاف کا برتاؤ کرنا ضروری ہے ۔

(۶) طلاق دینے کا اختیار صرف مرد کو حاصل ہے ۔ حیض والی عورت کو طلاق دی تو تین طہر (یا تین حیض عندالشوافع) عدت ہو گی ۔ جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ چاند کے حساب سے ہو گی ۔ اور جس کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چاند کے حساب سے چار

Marfat.com

چار ماہ دس دن ہوگی۔ عورت عدت گزرنے کے بعد ہی نکاح کر سکتی ہے

نکاح کرو

① وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ ط[1] — اور تم میں جو مجرد ہوں اور جو تمہارے غلام اور لونڈیاں نیک ہوں ان کے نکاح کرا دو۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ط[2] — اور چاہیے کہ پاک دامن رہیں جو نکاح کی توفیق نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو مردانہ طاقت رکھتا ہو۔ اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہ کو خوب جھکانے والا اور شرمگاہ کی خوب حفاظت کرنے والا کام ہے اور جو نکاح کی طاقت نہ رکھے (یعنی بیوی نہ ملے یا کوئی نکاح میں رکاوٹ ہو) تو وہ روزے رکھے۔ کیونکہ اس روزے میں شہوت کی کاٹ ہے[3]۔

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار باتوں کے باعث عورت سے نکاح کیا جاتا ہے

---

[1] النور۔ ۳۲، [2] النور۔ ۳۳ [3] مشکوٰۃ ص ۲۶۷

۱۔ اس کے مال کی خاطر ۲۔ اس کے حسب و خاندان کی خاطر۔ ۳۔ اس کے جمال کی خاطر۔ ۴۔ اس کے دین کی خاطر۔

پس دین والی عورت سے نکاح کر۔ تیرے ہاتھ غبار آلودہ ہو۔ (یعنی اگر تو نے دیندار عورت سے نکاح نہ کیا۔ تو محروم رہے گا)[۱]

حضرت مقفل بن یسار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، محبت کرنے والی اور زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورتوں سے نکاح کرو میں (قیامت کو) تمہاری اکثریت کے باعث دوسری اقوام پر فخر کروں گا۔[۲]

اگر کوئی شخص دو مسلمان بالغ مردوں کے سامنے یا ایک مسلمان بالغ مرد اور دو مسلمان بالغ عورتوں کے سامنے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی بیٹی فلانی کا نکاح اتنے حق مہر کے عوض تجھ فلاں سے کر دیا اور مرد کہہ دے میں نے قبول کیا۔ تو نکاح ہو جائے گا۔ اور تم سنتے ہو۔

خطبہ نکاح سنت ہے۔

---

[۱] مشکوٰۃ ص ۲۶۷ [۲] مشکوٰۃ ص ۲۶۷

Marfat.com

ایک وقت میں
چار بیویاں

(۲) وَاِنْ خِفْتُمْ — اور اگر تم یتیم لڑکیوں سے بے انصافی
اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْیَتٰمٰی — کرنے سے ڈرتے ہو۔ تو جو
فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ — عورتیں تمہیں پسند آئیں ان میں سے
مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ — دو دو، تین تین، چار چار سے
وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا — نکاح کر لو اگر تمہیں خطرہ ہو کہ انصاف
تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً — نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی سے نکاح
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ[1] — کرو یا جو لونڈی تمہاری ملکیت میں
ہو وہی سہی)

حضرت نوفل بن معاویہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جب میں نے اسلام قبول کیا۔ تو میری پانچ بیویاں تھیں۔ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا:

ایک سے علیحدگی اختیار کر لے۔ اور چار کو روک لے۔ (چنانچہ ایک مسلمان مرد کو چار عورتوں سے پہلی عورت یا حکومت کی اجازت کے بغیر نکاح کرنے کا حق حاصل ہے)

---

[1] النساء۔ ۳۔

Marfat.com

ولیمہ کرنا سنت ہے

جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے نکاح کیا تو آپؐ نے انہیں فرمایا
اللہ تعالیٰ تمہیں برکت دے ،ولیمہ کرو۔چاہے ایک بکری کے ساتھ ہو۔
(ولیمہ کرنا سنت ہے جو کھانا میسر ہو اس سے ولیمہ کرے[1])

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔

تم میں سے جب کسی کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو ادھر آئے (چاہے
کھائے یا نہ کھائے)

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا:۔

بدترین کھانا وہ ولیمہ کا کھانا ہے جس کی طرف امیروں کو بلایا جائے
اور فقیروں کو چھوڑ دیا جائے۔

اور جس نے دعوت چھوڑ دی اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے
رسول کی نافرمانی کی[2]

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۷۸ [2] مشکوٰۃ ص ۲۷۸

Marfat.com

عورتیں پردہ کریں

(۳) يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ط[1] وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى[2] قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ م بِمَا يَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ

اے نبی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیں اپنے مونہوں پر نقاب ڈالا کریں اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہیں گذشتہ زمانہ جاہلیت کی طرح سنگھار دکھاتی نہ پھریں ایمان والوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہ نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کو بھی محفوظ رکھیں۔ یہ ان کے لئے بہت پاکیزہ ہے بے شک اللہ جانتا ہے جو وہ کرتے ہیں اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس

---

[1] الاحزاب - ۵۹ [2] الاحزاب - ۳۳

Marfat.com

عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ
زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ
اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ
اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ
اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ
نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ
غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ
الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ
لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ
النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ
لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ[1]

سے کھل رہتی ہے اور اپنے دوپٹے
اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں اور
اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے
خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند
کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے
بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا
بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے
غلاموں پر یا ان خدمتگاروں پر جنہیں
عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر
جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے
واقف نہیں اور اپنے پاؤں زمین پر
نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم
ہو جائے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت پردہ ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے۔[2]

چنانچہ اگر عورت بن سنور کر بازاروں میں گھومے۔ تو وہ غندی اور

---

[1] النور - ۳۰، ۳۱ [2] مشکوٰۃ - ۲۶۹

شیطان کی چیلی ہے!

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ وہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تھیں کہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا) صحابی تشریف لائے۔ تو آپ نے فرمایا، تم دونوں ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول! وہ نابینا (صحابی) ہے ہمیں نہیں دیکھ رہا۔ ؎

جن عورتوں سے نکاح کرنا حرام ہے

(۴) وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَ

اور ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ نکاح کر چکے جو پہلے ہو چکا یہ بے حیائی ہے غضب کا کام ہے اور برا چلن تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور جن ماؤں نے تمہیں دودھ پلایا اور تمہاری دودھ

---

(۱) مشکوٰۃ ص ۲۶۹)

اُمَّهٰتُكُمْ الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ
وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ
وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ وَرَبَآئِبُكُمُ
الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ
الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ
تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا
جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ
اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ
اَصْلَابِكُمْ ۙ وَاَنْ تَجْمَعُوْا
بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ
سَلَفَ ۗ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ۞ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ
النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۚ
كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ
لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ
تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ
غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ۗ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ
بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ
فَرِيْضَةً ۗ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ

اور تمہاری عورتوں کی مائیں۔ اور ان کی
بیٹیاں جنہوں نے تمہاری گود میں پرورش
پائی ہے۔ ان بیویوں کی لڑکیاں جن
سے تمہارا تعلق زن و شو ہو چکا ہے
اور اگر تعلق زن و شو نہ ہوا ہو، تو
تم پر اس نکاح میں کچھ گناہ نہیں
اور تمہارے بیٹوں کی عورتیں جو
تمہاری پشت سے ہیں (یہ سب
عورتیں تم پر حرام ہیں) اور دو بہنوں
کو ایک نکاح میں اکٹھا کرنا حرام ہے
مگر جو پہلے ہو چکا بے شک اللہ بخشنے
والا مہربان ہے اور خاوند والی عورتیں
مگر تمہارے ہاتھ جن کے مالک ہوئے
یہ اللہ کا قانون تم پر لازم ہے اور ان
کے سوا تم پر سب عورتیں حلال ہیں
بشرطیکہ انہیں اپنے مال کے بدلے
میں طلب کرو ایسے حال میں کہ نکاح
کرنے والے ہو نہ یہ کہ آزاد شہوت
رسانی کرنے لگو۔ پھر ان عورتوں میں

Marfat.com

فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ
الْفَرِيْضَةِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۝ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ
مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ يَّنْكِحَ
الْمُحْصَنٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ
مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ
فَتَيٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ۭ[1]
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا
اِذَا جَاۗءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ
مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ۭ
اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِيْمَانِهِنَّ ۚ
فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ
فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى
الْكُفَّارِ ۭ لَا هُنَّ
حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا
هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ۭ[2]

سے جسے تم کام میں لائے ہو تو ان
کے حق جو مقرر ہوئے ہیں وہ انہیں
دے دو۔
البتہ مہر مقرر ہو جانے کے بعد آپس
کی رضامندی سے باہمی کوئی سمجھوتہ
ہو جائے تو اس میں کوئی گناہ نہیں
بے شک اللہ خبردار حکمت والا ہے
اور جو کوئی تم میں سے اس بات کی
طاقت نہ رکھے کہ خاندانی مسلمان عورتوں
نکاح میں لائے تو تمہاری ان لونڈیوں
میں سے نکاح کرے جو تمہارے قبضہ
میں ہیں اور ایمان دار بھی ہیں)
اے ایمان والو جب تمہارے پاس
مومن عورتیں ہجرت کر کے آئیں
تو ان کی جانچ کر لو اللہ ہی ان کے
ایمان کو خوب جانتا ہے،
پس اگر تم انہیں مومن معلوم کرو تو

---

[1] النساء - ۲۴ تا ۲۵) [2] الممتحنۃ - ۱۰)

Marfat.com

تو انہیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ نہ وہ
(عورتیں) ان کے لیے حلال ہیں اور
نہ وہ (کافر) ان کے لیے حلال
ہیں)

(۴) جن سے نکاح درست نہیں ان کی ایک مختصر فہرست درج کی جاتی ہے۔

۱ اولاد اور ان کی اولاد وہ اولاد سے نکاح حرام ہے۔

۲ والدین اور ان کے والدین یا ان کے آگے بڑے بزرگ سے نکاح حرام ہے،

۳ سین بھائی جو ماں باپ دونوں یا ایک سے بھی ہوں، اسی طرح ماموں، چچا، بھتیجے، بھانجے (مذکر و مونث) سے نکاح حرام ہے

۴ داماد سے نکاح حرام ہے،

۵ سوتیلا باپ جس کے پاس اس کی ماں رہ چکی ہے اس سے نکاح حرام ہے۔

۶ سوتیلی اولاد سے نکاح حرام ہے۔

۷ خسر اور اس کے والدین اور بڑوں سے نکاح حرام ہے۔

۸ دو بہنوں کا ایک وقت میں نکاح حرام ہے اگر ایک کو طلاق دی تو بھی عدت گذرنے سے پہلے نکاح حرام ہے۔

۹۔ بیوی کی پھوپھی، خالہ، بھانجی اور بھتیجی سے نکاح حرام ہے۔

Marfat.com

۱۰ ایسی دو عورتیں کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد قرار دیا جائے تو ان کا با
نکاح حرام ہو۔ یہ دونوں ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہوں گی،
۱۱ نسب کے باعث جن سے نکاح حرام ہے اسی طرح کسی عورت کا بچپن
زمانہ میں دودھ پینے سے بھی وہ رشتے حرام ہوں گے۔ چنانچہ دا
(دودھ پلانے والی) ماں باپ، ان کی اولاد، اس سے نکاح حرام ہے
اسی طرح اضافی حساب سے ماموں، بھانجے، چچا، بھتیجے سے نکا
حرام ہے،
۱۲ دودھ شریک دو بہنیں ایک مرد کے نکاح میں جمع نہیں ہو سکتیں
۱۳ اگر کسی عورت سے زنا کیا۔ تو اسی زانیہ عورت کی ماں اور اولاد سے ز
مرد کا نکاح حرام ہے۔
۱۴ اگر کسی عورت نے بدمعاشی کی نیت سے کسی مرد کو ہاتھ لگایا تو اس عو
کی ماں اور عورت کی اولاد سے اس مرد کا نکاح حرام ہے اسی طرح
مرد نے کسی عورت کو بدمعاشی کی نیت سے ہاتھ لگایا تو وہ مرد، ا
عورت کی اولاد اور اس کی ماں پر حرام ہو گیا۔
۱۵ رات کو اٹھا غلطی کے ساتھ جوانی کے جوش کے ساتھ ا
لڑکی یا ساس پر ہاتھ رکھا تو اس کی بیوی اس پر حرام ہو گئی سا
اسے طلاق دے دے
۱۶ کسی نے سوتیلی ماں پر شہوت کے ساتھ ہاتھ ڈالا یا سوتیلی ماں
سوتیلے لڑکے پر شہوت کے ساتھ ہاتھ ڈالا تو اب میاں بیو

Marfat.com

ایک دوسرے پر حرام ہو گئے ۔ اس لیے اسے طلاق دے دے ۔

۱۷ مسلمان عورت اور کافر مرد کا آپس میں نکاح کرنا حرام ہے۔ ہم نے اختصار کے ساتھ ان کا ذکر کر دیا ہے جن سے نکاح حرام ہے۔ باقیوں سے نکاح درست ہے۔ مزید تفصیل کے لیے علمائے کرام سے رجوع کیا جائے ۔

چونکہ قادیانی کافر مرتد ہیں اور واجب القتل ہیں ۔ اس لئے ان سے مسلمان کا نکاح حرام ہے۔

۱۸ ایک گھنٹہ یا وقت مقررہ تک کے لیے نکاح کرنا حرام ہے اور بدکاری ہے جیسے کہ شیعہ لوگ متعہ کرتے ہیں۔ متعہ کرنا حرام اور بدکاری ہے اور اسکے نتیجہ میں ہونے والی اولاد حرام کی اولاد ہو گی ۔

اسی طرح دشمن صحابہ کرام

اور مسلمانوں کا آپس میں نکاح حرام ہے

بیوی اور اولاد کے متعلق

ضروری احکام

⑤ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ

اور آپ سے حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں کہہ دو وہ نجاست ہے

Marfat.com

اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ	پس حیض میں عورتوں سے علیحدہ رہو
فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ	اور ان کے پاس نہ جاؤ یہاں تک کہ
حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ	کہ وہ پاک ہولیں۔ پھر جب وہ پاک
فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ	ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں
اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ[1]	سے اللہ نے حکم دیا ہے
وَالْوَالِدَاتُ	(اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو
يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ	برس دودھ پلائیں یہ اسکے لیے ہے
حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ	جو دودھ کی مدت پوری کرنا چاہے
اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَ	اور باپ پر دودھ پلانے والیوں کا
عَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ	کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق ہے
بِالْمَعْرُوْفِ ؕ[2] اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ	(مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس واسطے
عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ	کہ اللہ نے ایک کو ایک پر فضیلت
بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَا	دی ہے اور اس واسطے کہ انہوں
اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ[3]	نے اپنے مال خرچ کئے ہیں)
وَمَا جَعَلَ اَدْعِيَآءَكُمْ	(اور نہ تمہارے منہ بولے بیٹوں کو
اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ	تمہارا بیٹا بنایا ہے یہ تمہارے منہ
بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ[4]	کی بات ہے)

---

[1] البقرۃ ۲۲۲ [2] البقرۃ ۲۳۳ [3] النساء ۳۴ [4] الاحزاب ۴

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپؐ نے فرمایا: جس مرد کی دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں انصاف نہ کرے۔ تو قیامت کو اس حال میں آئے گا کہ اس کا ایک پہلو گرا ہوا (مفلوج) ہوگا۔[1]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب سے زیادہ کامل ایماندار وہ ہے جو سب سے اچھے اخلاق والا ہو اور تم میں سب سے بہتر وہ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والے ہیں۔[2]

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی ایک کو اللہ تعالیٰ کچھ عطا کرے تو سب سے پہلے اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے۔[3]

حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک دینار تو نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایک دینار تو نے غلام آزاد کرانے پر خرچ کیا اور ایک دینار تو نے کسی مسکین پر صدقہ کیا اور ایک دینار تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔ ان میں سے سب سے بڑا ثواب اس میں ہے جو تو نے اپنے گھر والوں پر خرچ کیا۔[4]

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۷۹ [2] مشکوٰۃ ص ۲۸۲ [3] مشکوٰۃ ص ۲۹۰
[4] مشکوٰۃ ص ۲۷۰)

Marfat.com

طلاق کے مسائل

بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ

(نکاح کی گرہ (طلاق کا حق) مرد کے قبضہ میں ہے)
(یعنی مرد طلاق دے گا تو طلاق ہو سکے گی)

⑥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَسَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ۝[1]

(اے ایمان والو جب تم مومن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں طلاق دے دو اس سے پہلے کہ تم انہیں چھوؤ تو تمہارے لیے ان پر کوئی عدت نہیں ہے کہ تم ان کی گنتی پوری کرنے لگو، سو انہیں کچھ فائدہ دو اور انہیں اچھی طرح سے رخصت کر دو)

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ[2]

(اور طلاق دی ہوئی عورتیں تین حیض تک اپنے آپ کو روکے رکھیں)

---

[1] الاحزاب - ۴۹ [2] البقرۃ - ۲۲۸

Marfat.com

وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِکُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُھُنَّ ثَلٰثَۃُ اَشْھُرٍ وَّالّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ط وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُھُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَھُنَّ ؕ

(اور تمہاری عورتوں میں سے جن کو حیض کی امید نہیں رہی اگر تمہیں شبہ ہو۔ تو ان کی عدت تین مہینے ہے اور ان کی بھی جن کو ابھی حیض نہیں آیا۔ اور حمل والیوں کی عدت ان کے بچہ جننے تک ہے)

وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِھِنَّ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا ج ؕ

(اور جو تم میں سے مرجائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں تو ان بیویوں کو چار مہینے دس دن تک اپنے نفس کو روکنا چاہیے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک مبغوض تر یں جائز کام، طلاق دینا ہے یعنی اگرچہ جائز ہے مگر انتہائی ناپسندیدہ ہے،

طلاق دینے کا اختیار صرف مرد کو ہے۔

تین طلاق دینے سے عورت بالکل حرام ہو جائے گی اور دوبارہ اس سے نکاح درست نہیں ہوگا۔

عدت کی مدت میں مرد پر لازم ہے۔ کہ وہ عورت کو تمام اخراجات دے۔ مہر، مرد پر فرض ہے۔ جو ہر صورت ادا کرنا ہوگا۔

---

[1] الطلاق - ۴، [2] البقرۃ - ۲۲۴

اگر مرد طلاق نہ دے اور عورت کچھ مال دے کر اسے طلاق دینے پر راضی کر لے تو جائز ہے، اسے خلع کہا جاتا ہے۔

ایک ساتھ تین طلاق دینا سخت بری بات ہے۔

طلاق کے مفصل مسائل علماء سے معلوم کیے جائیں

Marfat.com

قصاص اور دیت

(۱) اسلام نے حکم دیا کہ اگر کوئی شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کے بدلے میں اسے قتل کیا جائے جو اقوام ایسا کرتی ہیں ان میں قتل کا جرم ختم ہو جاتا ہے گویا قصاص لینا قوم کی زندگی ہے ۔ مگر جدید معاش اقوام قتل کے بدلے صرف قید کرتی ہیں اور قاتل کو قتل نہیں کرتی ۔ ان کی جدید سائنسی ترقی اور مال و دولت کی فراوانی اور امورِ دنیا کی عمارت قتل و غارت اور فساد کو روک نہیں سکتی ۔

(۲) اگر کوئی شخص غلطی سے کسی مسلمان کو قتل کر دے مثلاً شکار کرنے کے لیے گولی چلائے اور وہاں اچانک کوئی انسان سامنے آجائے تو اب قتل کے بدلے قتل نہیں ہوگا بلکہ ایک سو اونٹ جرمانہ یعنی دیت دینا ہوگی۔

(۳) آنکھ ناک کان وغیرہ کاٹنے پر بھی قصاص (دیت) لیا جائے گا۔

(۴) خودکشی بھی حرام ہے ۔ اور جس صورت میں خودکشی کرے گا اسی صورت میں دوزخ میں سزا پائے گا۔

قاتل کو قتل کرو

① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ؕ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ؕ[1]

اے ایمان والو! مقتولوں میں کرنا (یعنی قصاص لینا) تم پر فرض کیا گیا ہے آزاد بدلے آزاد اور غلام بدلے غلام کے اور عورت بدلے عورت کے پس جسے کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی کیا جائے تو دستور کے موافق کرنا چاہیے اور اسے نیکی کے ادا کرنا چاہیئے۔

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰٓاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝[2]

اور اے عقلمندو تمہارے قصاص میں زندگی ہے تاکہ (خونریزی سے) بچو

قتل خطا اور دیت

② وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا

اور جو مسلمان کو غلطی سے قتل

---

[1] (البقرۃ - ۱۷۸) [2] (البقرۃ - ۱۷۹)

Marfat.com

خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ
وَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلٰى أَهْلِهٖٓ
إِلَّآ أَنْ يَّصَّدَّقُوْا ط[1]
وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ
فِيْهَآ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ
وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ
بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ
بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ
بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ
قِصَاصٌ ط[2]

تو ایک مسلمان کی گردن آزاد کرے
اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے
مگر یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں
(اور ہم نے ان پر اس کتاب میں
لکھا تھا کہ جان بدلے جان کے
اور آنکھ بدلے آنکھ کے اور
ناک بدلے ناک کے اور کان
بدلے کان کے اور دانت بدلے
دانت کے اور زخموں کا بدلہ ان کے
برابر ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کسی مسلمان کا جو لا الہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دیتا ہو، خون حلال ہے سوائے تین میں سے ایک صورت کے (ایک) یہ کہ قتل کے بدلے قتل کیا جائے (دوسرے) شادی شدہ زنا کرے (تیسرے) یہ کہ گمراہ ہو کر دین اسلام چھوڑ دے اور (مسلمانوں) کی جماعت سے الگ ہو جائے یعنی قتل کرے یا زنا کرے یا اسلام چھوڑ کر یہودی عیسائی یا مرزائی یا کسی

---

[1] (النساء - ۹۲) [2] (المائدہ - ۴۵)

Marfat.com

کسی دوسرے مذہب کو اختیار کرے اسے قتل کر دیا جائے گا۔
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا جو کسی معاہد کو قتل کرے
جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا۔ حالانکہ وہ چالیس سال کے
سفر سے بھی آتی ہے [1]

خودکشی حرام ہے

(۴) حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا! جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرا کر خودکشی
کی آگ میں جائے گا۔ اور وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ بار بار گرتا رہے گا
جس نے زہر پی کر خودکشی کی۔ وہ دوزخ کی آگ میں جائے گا۔ چنانچہ
زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ
(اور (عذاب چکھتا ہوگا) اور جس نے کسی لوہے (اوزار) سے
کی۔ تو اس کا لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہ اپنے پیٹ میں
گھونپ کر) دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ تکلیف پاتا رہے گا

دیت کی مقدار

حضرت عبداللہ بن عمرو نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۹۹ [2] مشکوٰۃ ص ۲۹۹

لیا، یاد رکھو، قتل خطا کی دیت، شبہ عمد ہے۔ جو کوڑے یا ڈنڈے
ہے۔ (یعنی قتل خطا کی دیت) ایک سو اونٹ ہیں جن میں سے چالیس
ہیں۔
اور مالک شافعی اور احمد رحمتہ اللہ علیہم کے نزدیک فوراً ادا کرے
حنیفہ رحمہ کے نزدیک تین سال کے اندر ادا کرنا لازم ہے)
عضاء کی دیت کے سلسلہ میں علماء کرام سے رجوع کیا جائے ہم نے
ت سے بچنے کے لیے اس کا ذکر نہیں کیا۔

Marfat.com

اخوت واتحاد

① مسلمان سب آپس میں بھائی بھائی ہیں آپس میں اتحاد رکھو گے تو حاصل رہے گی۔ اور ان کا اتحاد، اطاعت خدا و رسول میں

② سب انسان ایک آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں جو اسلام کا زیادہ ہے وہ اچھا ہے اور جو اسلام سے دور ہے وہ بدمعاش ہے

③ مسلمانوں کا باہم ملاقات کرنا ایک دوسرے کے کام آنا اور کافروں اور بدمعاشوں کی دوستی سے دور رہنا بھی

تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں

① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ ۚ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۚ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ

(بے شک مسلمان آپس میں بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں میں (ان کو) کرا دو) (اور سب مل کر اللہ کی رسی پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو) (اور اللہ اور اس کے رسول اطاعت کرو، اور آپس میں ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور

۱؎ الحجرات - ۱۰ ۲؎ آل عمران - ۱۰۳

رِیْحُکُمْ[1] ہوا اکھڑ جائے گی)

(۲) یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ط اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ط[2]

اے لوگو ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہارے خاندان اور قومیں بنائی ہیں تاکہ تمہیں آپس میں پہچان لو۔ (بے شک زیادہ عزت والا تم میں سے اللہ کے نزدیک وہ ہے تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ اس پر ظلم کرنا ہے اور نہ اسے بے یار و مددگار چھوڑ دیتا ہے۔ اور جو اپنے مسلمان بھائی کی ضرورت میں لگا ہو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت میں لگا ہوتا ہے اور جو کسی مسلمان سے تکلیف ہٹائے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت کی تکالیف میں سے ایک تکلیف ہٹائے گا۔ اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ (مشکوٰۃ ص۴۲۲)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا! کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

---

[1] الانفال - ۴۶، [2] الحجرات - ۱۳،

Marfat.com

میری خاطر محبت رکھنے والوں، اور میری خاطر ہم نشین ہونے والوں اور میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی۔ (مشکوٰۃ ص۴۲۶)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس باہر تشریف لائے۔ اور آپ نے فرمایا۔ تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے ایک آدمی نے کہا نماز اور زکوٰۃ۔ دوسرے نے کہا۔ جہاد حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! اللہ تعالیٰ کو سب سے پسندیدہ عمل، اللہ کی خاطر محبت رکھنا اور اللہ کی خاطر بغض رکھنا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۴۲۷)

کافر و فاسق سے اخوت قائم نہ کرو

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا!

ایماندار کے سوا کسی کی رفاقت اختیار نہ کرو۔ اور تیرا کھانا پرہیزگار کے سوا کوئی دوسرا نہ کھائے۔

(یعنی کافروں اور جرائم پیشہ بے نمازیوں شرابیوں اور مرزائیوں شیعوں کی دوستی نہ رکھو۔ اور نہ ان کو کھانا کھلاؤ۔ اور نہ ان کے ساتھ کھاؤ پیو۔ تاکہ ان کی خیانت کا اثر تم تک نہ پہنچے۔

Marfat.com

وعدہ پورا کرو

(۱)۔ وعدہ پورا کرو۔ بشرطیکہ وہ گناہ کا وعدہ نہ ہو۔

(۱)۔ وعدہ کرتے وقت ان شاء اللہ کہا کرو۔

(۲)۔ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کئے گئے وعدہ کا خاص خیال رکھو

(۳)۔ وعدہ شکنی کرنے والے منافقین کی ایک خصلت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ ان سے نفرت کرتا ہے۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ ۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا[۱]

(اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی باز پرس ہوگی)

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَايْءٍ اِنِّيْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا[۲] اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

(اور کسی چیز کے متعلق یہ ہرگز نہ کہو کہ میں کل اسے کر ہی دوں گا مگر یہ کہ اللہ چاہے)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ[۳] وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ

(اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا

(جو شخص دغا باز (خائن) گناہ گار ہو بے شک اللہ اسے پسند نہیں

---

[۱] الکہف - ۲۴ [۲] الانفال - ۲۷

Marfat.com

اَثِیْمًا ۝ ۱ کرتا۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓی اَھْلِھَا ۲ (بے شک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں امانت والوں کو پہنچا دو۔)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس میں چار خصلتیں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا۔ اور جس میں ایک خصلت ہوگی اس میں منافق ہونے کی ایک خصلت ہوگی حتیٰ کہ اسے چھوڑ دے

۱۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

۲۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

۳۔ جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔

۴۔ جب جھگڑے تو گالیاں بکے۔ (مشکوٰۃ ص۱۷)

---

۱ النساء ۔ ۱۰۷ ۲ النساء ۔ ۵۸

Marfat.com

گناہوں سے بچتے رہو

مسلمانوں کو حکم دیا گیا کہ وہ ہمیشہ گناہوں سے بچتے رہیں ۔ اور نیک کام کرتے رہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی رہے ۔ تقویٰ کا یہی معنی ہے تقویٰ کی مزید تفصیل حصہ تصوف میں دیکھئے ۔

يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں ایک ایسی آیت جانتا ہوں کہ اگر لوگ اس کی پابندی کریں تو (تمام مشکلات کو حل کرنے کے لئے) کافی ہے اور وہ یہ ہے۔

وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

(اور جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ اللہ اس کے لئے نجات کی صورت نکال دیتا ہے اور اسے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہ ہو)

تقویٰ کا معنی ہے گناہوں سے پرہیز کرنا چنانچہ جو شخص گناہوں سے اور نیک کام ہی کرے گا وہ اللہ کا محبوب بن جائے گا اور اللہ تعالیٰ ہر دکھ سکھ میں اس کا مددگار رہے گا اور اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہے ۔

Marfat.com

اسلام کے عام اخلاقی اصول

(۱)۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق سب سے بہتر اور قابلِ اتباع ہے۔

(۲)۔ مسلمان غصہ پینے والے ہوتے ہیں اور دوسروں کو معاف کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں۔

(۳)۔ آپس میں کسی گناہ کے کام کا مشورہ نہ کرو اور دوسرے مسلمانوں کی غیبت نہ کرو۔ جاسوسی نہ کرو اور نہ ہی کسی مسلمان پر بدظنی رکھو۔

(۴)۔ دوسروں سے ایسا مذاق مت کرو جس سے ان کی توہین ہو یا انہیں دکھ ہو اور نہ ہی دوسروں کے نام دھرو۔

(۵)۔ ہر فضول بات سے دور رہو۔

(۶)۔ شریف لوگ اکڑ کر نہیں چلتے بلکہ دبے پاؤں چلتے ہیں۔

(۷)۔ مجلس میں فراخ ہو کر بیٹھو تنگی کر کے دوسروں کو دور نہ بھگاؤ۔

(۸)۔ لوگوں کو ہمیشہ نیک بات بتاؤ اور اچھا مشورہ دو۔ اور کسی بدمعاش اور نیکی سے روکنے والے بُرے آدمی کی رفاقت مت اختیار کرو۔

(۹)۔ دوسروں کے گھر میں اجازت کے بغیر مت جاؤ۔ اور سلام بھی کرو۔

(۱۰)۔ مسلمان بھائی سے ملو تو سلام کرو اگر دوسرا مسلمان سلام میں پہل کرے تو بہتر سے بہتر جواب دو۔

(۱۱)۔ اس حصہ میں احادیث کی روشنی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عام

Marfat.com

اخلاق مثلاً کھانے کا طریقہ، لباس اور فطرت اور حجامت اسلام کا طریقہ نشست، تبسم وغیرہ کا ذکر ہے۔

① وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝[1] (بے شک آپ تو بڑے ہی خوش خلق ہیں)

② وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ[2] (اور جب غصہ ہوتے ہیں تو معاف کر دیتے ہیں)

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ۝[3] (درگذر کر اور نیکی کا حکم دے اور جاہلوں سے الگ رہ)

③ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُوْلِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى[4] (اے ایمان والو جب تم آپس میں سرگوشی کرو تو گناہ اور سرکشی اور رسول کی نافرمانی کی سرگوشی نہ کرو اور نیکی اور پرہیزگاری کی سرگوشی کرو۔)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا (اے ایمان والو بہت سی بدگمانیوں سے بچتے رہو کیونکہ بعض گمان تو گناہ ہیں اور ٹٹول بھی نہ کیا کرو

---

[1] القلم ۴ [2] الشوریٰ ۳۷ [3] الاعراف ۱۹۹ [4] المجادلہ ۹

وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ط[1]

(۴) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ
قَوْمٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا
خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ
نِّسَآءٍ عَسٰٓى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا
مِّنْهُنَّ ۚ وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ط
بِئْسَ الْاِثْمُ الْفُسُوْقُ
بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَمَنْ
لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝[2]

(۵) وَاِذَا سَمِعُوا
اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ[3]
وَالَّذِيْنَ
هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ[4]

(۶) وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ

اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے
(اے ایمان والو ایک قوم دو
قوم سے ٹھٹھا نہ کرے عجب نہ
وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عو
دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کر
کچھ بعید نہیں کہ وہ ان سے
ہوں اور ایک دوسرے کو
نہ دو اور نہ ایک دوسرے
نام دھرو فسق کے نام لینے
لانے کے بعد بہت بُرے ہیں
جو باز نہ آئیں سو وہی ظالم ہیں
(اور جب بے ہودہ بات سنتے
تو اس سے منہ پھیر لیتے ہیں)
(اور جو بے ہودہ باتوں سے
موڑنے والے ہیں)
(اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو

---

[1] الحجرات ۱۲ [2] الحجرات ۱۱ [3] القصص ۵۵
[4] المومنون - ۳

Marfat.com

الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى
الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ
الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ۝[1]

⑦ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِذَا قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا
فِى الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا
يَفْسَحِ اللّٰهُ لَكُمْ ۚ وَاِذَا
قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا
يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۚ[2]

⑧ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا[3]
وَلَا تُطِعْ كُلَّ
حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝ هَمَّازٍ
مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝ مَّنَّاعٍ
لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝
عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ۝[4]

پر دبے پاؤں چلتے ہیں اور جب
ان سے بے سمجھ لوگ بات کریں تو
کہتے ہیں سلام ہے)

اے ایمان والو، جب تمہیں مجلسوں
میں کھل کر بیٹھنے کو کہا جائے تو
کھل کر بیٹھو اللہ تمہیں فراخی دے
گا اور جب کہا جائے کہ
اُٹھ جاؤ تو اٹھ جاؤ تم میں سے
اللہ ایمان داروں کے اور ان کے
جنہیں علم دیا گیا ہے درجے بلند
کرے گا)

(اور لوگوں سے اچھی بات کہنا)
(اور ہر قسمیں کھانے والے ذلیل کا
کہا نہ مان جو طعنے دینے والا چغلی
کھانے والا ہے نیکی سے روکنے
والا حد سے بڑھا ہوا گناہگار ہے
بڑا اُجڈ اس کے بعد بد اصل

---

[1] الفرقان ۶۳ [2] المجادلۃ ۱۱ [3] البقرۃ ۸۳ [4] القلم ۸ تا ۱۳

بھی ہے)

⑨ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ۱؎

(اے ایمان والو اپنے گھروں سوا اور کسی کے گھروں میں نہ کرو جب تک اجازت نہ اور گھر والوں پر سلام نہ کر لو۔)

⑩ وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ۲؎

(اور جب تمہیں کوئی دعا دے تم اس سے بہتر دعا دو یا الٹ وہی ہی کہو بے شک اللہ ہر حساب کرنے والا ہے۔)

کھانے کے آداب

⑪ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (کھانا کھاتے وقت) اللہ کا نام لو (بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ کہو) اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ (مشکوٰۃ ص ۳۶۳)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم تین انگلیوں کے ساتھ کھاتے تھے اور رگڑنے سے پہلے

۱؎ النور۔ ۲۷ ۲؎ النساء۔ ۸۶

Marfat.com

اپنا ہاتھ چاٹ لیتے تھے (تاکہ کھانے کے باقی برکات ضائع نہ ہوں (مشکوٰۃ ص۳۶۲)

حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ عنہ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا"۔ (مشکوٰۃ ص۳۶۲)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی میز پر نہیں کھایا اور نہ چنگیر میں کھایا اور

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیتے وقت تین سانس لیتے تھے۔ (مشکوٰۃ ۳۷۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کے ہاتھ سے لقمہ گر جائے۔ تو اس کے ساتھ جو برائی لگ جائے اسے دور کر دو پھر اسے کھالے۔ اور اسے شیطان کے لئے نہ چھوڑ دے جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۶۳)

ایک حدیث میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مل جل کر کھانے کا حکم کرتے ہوئے فرمایا۔ اپنے کھانے پر اکٹھے رہو اور اللہ کا نام لو، اس میں تمہارے لئے برکت ہوگی۔ (مشکوٰۃ ص۳۶۹)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے عائشہ رضہ، جس گھر میں کھجور نہیں اس گھر والے بھوکے ہیں آپ نے یہ دو یا تین بار فرمایا۔ (مشکوٰۃ ص۳۶۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جب تم میں سے کوئی کھائے اور کھانے پر اللہ کا ذکر کرنا (پڑھنا) بھول جائے۔ تو (جب یاد آئے) یہ پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ (اس کے اول آخر میں اللہ نام کے ساتھ) (مشکوٰۃ ص۳۶۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا کرتے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ (سب حمد اللہ کے لئے ہے نے ہمیں کھلایا اور پلایا، اور مسلمان بنایا) (مشکوٰۃ ص۳۶۵)

حضرت ابوشریح کعبی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہئے کہ مہمان کی عزت کرے۔ اس کا اکرام ایک دن رات ہے اور اس کی ضیافت تین دن ہے۔ اور اس کے بعد (جتنے دن کھلائے) وہ صدقہ ہے۔ اور (مہمان) کے لئے درست نہیں کہ وہ اس کے پاس (زیادہ مدت) ٹھہرے کہ اسے تکلیف میں ڈال دے۔ (مشکوٰۃ ص۴۲۸)

لباس کے آداب

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

م قمیص سب سے زیادہ پسند تھی۔ (اس لئے کہ اس میں پردہ خوب
ہے) (مشکوٰۃ ص۳۷۴)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب
سول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

ایماندار کا تہ بند پنڈلیوں کے درمیان تک ہے اس کے اور ٹخنوں
ے درمیان کوئی گناہ نہیں۔ اور جو (ٹخنے) کے نیچے جائے گا۔ وہ آگ میں
ہے آپؐ نے یہ تین بار فرمایا۔ اور (فرمایا) جس نے تکبر سے تہ بند گھسیٹا اللہ تعالیٰ
امت کے دن اس پر نظر نہیں فرمائے گا۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۴)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
اتے ہیں۔ کہ سفید لباس پہنو۔ یہ زیادہ پاک اور عمدہ ہے اور اسی میں
پنے مُردوں کو کفناؤ۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۴)

(مردوں کے لئے سفید لباس اور عورتوں کے لئے رنگ دار لباس زیادہ
تر ہے۔ مردوں کے لئے سونا اور ریشم حرام ہے البتہ عورتوں کے لئے
ائز ہے)

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
وایت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے درمیان اور مشرکوں کے درمیان
رق یہ ہے۔ کہ (ہم) ٹوپیوں پر عمامہ باندھتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۴)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
لیہ وسلم نے فرمایا۔ تم پر لازم ہے کہ عمامہ باندھو۔ یہ فرشتوں کا نشان

Marfat.com

ہے اور اس کے پلو پشت پر چھوڑ دو۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے اپنے دائیں ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں حبشی نگینہ تھا (یعنی سیاہی مائل سبز رنگ کا نگینہ تھا) آپؐ نگینہ کو ہتھیلی کی جانب کر

ایک حدیث میں بائیں ہاتھ کی چھنگلیا میں پہننے کا ذکر بھی ہے۔ کبھی دائیں اور کبھی بائیں ہاتھ میں پہن لیتے۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ کے نعل مبارک کے دو تسمے تھے۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۹)

امام جزری فرماتے ہیں کہ آپ کے جوتے میں دو تسمے تھے۔ ایک تسمہ انگوٹھے اور ساتھ والی انگلی کے درمیان اور دوسرا تسمہ درمیانی انگلی اور اس کے ساتھ والی انگلی کے درمیان ہوتا۔ حواشی مشکوٰۃ مرقات (مشکوٰۃ ص۳۷۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فطرت کی پانچ باتیں ہیں (جن پر عمل کرنا ضروری ہے) (۱) ختنہ کرنا (۲) موئے زہار صاف کرنا۔ (۳) مونچھیں ترشوانا (یا) ناخن کٹوانا (۵) بغلوں کے بال اکھاڑنا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ نے ایک بچے کو دیکھا۔ کہ جس کا کچھ سر مونڈا ہوا تھا اور کچھ چھوڑ دیا

(جیسے کہ آج کل جاہل لوگ انگریزی بال رکھتے ہیں) آپؐ نے اس سے
منع کیا اور فرمایا۔ سب (بال) مونڈو یا سب رکھو۔ (مشکوٰۃ ص۳۸۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مردوں کی خوشبو وہ ہے۔ جس کی خوشبو ظاہر ہو
اور رنگ پوشیدہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر
اور خوشبو پوشیدہ رہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۸۱)

(یعنی مردوں کو چاہئے کہ بے رنگ خوشبو استعمال کریں۔ اور عورتوں
کو چاہئے کہ وہ مہندی وغیرہ استعمال کریں جس میں خوشبو نہ ہو۔)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سونے سے پہلے اثمد (سرمے) کی تین تین سلائیاں ہر آنکھ میں
لگتے۔ (مشکوٰۃ ص۳۸۳)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے جس قوم سے مشابہت اختیار کی وہ انہی میں
سے ہے۔ (مشکوٰۃ ص۳۷۵)

سلام کا طریقہ

حضرت عمران بن حصین بتاتے ہیں۔ کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا۔ اور کہا!
السلام علیکم۔ آپ نے جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کے لئے دس نیکیاں ہیں۔
پھر ایک اور آیا۔ اور اس نے کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ آپؐ نے جواب دیا۔ پھر وہ بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کے لئے بیس نیکیاں ہیں۔ پھر ایک اور آیا اور نے کہا۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپؐ نے اس کا جواب دیا۔ وہ بیٹھ گیا۔ آپؐ نے فرمایا (اس کے لئے) تیس نیکیاں ہیں۔ (مشکوٰۃ ص۳۹۸)
ایک آدمی نے عرض کیا۔ میرا والد آپؐ کو سلام عرض کرتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا۔ عَلَیْکَ وَعَلٰی اَبِیْکَ السَّلَامُ
(غیر مسلموں کو سلام دینے میں پہل کرنا حرام ہے اگر وہ سلام کریں تو جواب میں وعلیکم کہہ دے۔)
حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بھی دو مسلمان آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں۔ تو جدا ہونے سے پہلے ان دونوں کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں (مشکوٰۃ ص۴۰۱)

مذاق کرنے اور نام رکھنے کا طریقہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا۔ تو فرمایا۔ یہ ایسا لیٹنا ہے جس کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ ص۴۰۲)
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ

Marfat.com

لم کو کبھی منہ بھر کر ہنستے ہوئے نہیں دیکھا کہ آپ کے (حلقہ) کا کوّا بھی نظر
ئے بلکہ آپ تبسم فرمایا کرتے تھے (یعنی مٹھے لگا کر ہنسنا آپ کی عادت
مشکوٰۃ ص۴۰۶)۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
ے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو تمہارے پسندیدہ ترین نام عبداللہ اور
حمٰن ہیں۔

ہمیں چاہیئے (انبیاء علیہ السلام اور صحابہ کرام کے ناموں پر نام
ہی اچھے اسماء ہیں۔)

(پنجہ) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا!

قیامت کے دن تمہیں تمہارے ناموں اور تمہارے باپوں کے ناموں
ہ پکارا جائے گا۔ اس لئے اپنے اچھے نام رکھو۔
(مشکوٰۃ ص۴۰۸)

Marfat.com

کام اور آرام

اللہ تعالیٰ نے کام کرنے کے لئے دن بنایا اور آرام کے لئے رات بنائی انسانی اطمینان اور صحت اس میں ہے۔ کہ دن کو کام کرے اور رات کو آرام کرے البتہ دن کے مختلف حصوں میں اور رات کے بھی ایک حصہ میں اللہ کی عبادت کرکے اس کا شکر ادا کرے جس نے یہ انعامات فرمائے۔ دن رات سے ہفتے مہینے سال بنتے ہیں اس سے زمانہ کی مدت کی پیمائش بھی ہو جاتی ہے۔

هُوَ الَّذِیْ	(وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے
جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا	رات بنائی تاکہ اس میں آرام کرو
فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا[1]	دن دکھلانے والا بنایا)
وَجَعَلْنَا اٰیَةَ	(اور دن کا نمونہ نظر آنے کے لئے
النَّهَارِ مُبْصِرَةً لِّتَبْتَغُوْا	روشن کر دیا تاکہ تم اپنے رب کا فضل
فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلِتَعْلَمُوْا	تلاش کرو۔ اور تاکہ تم برسوں کی گنتی
عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابَ[2]	اور حساب معلوم کرو)
وَجَعَلْنَا الَّیْلَ لِبَاسًا[1]	(اور رات کو پردہ پوش بنایا۔ اور
وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا[2]	دن کو روزی کمانے کے لئے بنایا)

---

[1] یونس - ۶۷ [2] بنی اسرائیل - ۱۲ [3] النبا - ۱۰، ۱۱

Marfat.com

اسلام کے اصولِ تجارت

۱۔ پہلے اللہ کی عبادت کرو۔ پھر خشکی اور تری میں جہاں اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے روزی مقدر کی ہے اسے تلاش کرو اور اللہ کا ذکر کرتے رہو۔
روزی تلاش کرنا جرم نہیں اسی طرح خشکی اور سمندر کا سفر بھی جرم نہیں۔
۲۔ روزی دینے والا اللہ ہی ہے۔ اور اسی نے کسی کے لئے کم اور کسی کے لئے زیادہ روزی مقرر کر دی ہے جس کی حکمت وہ خوب جانتا ہے۔
اگر اللہ تعالیٰ ہر ایک کی روزی وسیع کر دیتا تو بہت سے لوگ بداخلاقی اور ظلم میں تبر ہو جاتے اور دنیا میں فساد برپا ہو جاتا۔ اب کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پاس علم و ہنر ہے جس کے زور پر میں نے مال کمایا بلکہ یہ صرف اللہ کی عطا ہے۔
۳۔ کثرت مال و اولاد۔ بزرگی کی دلیل نہیں بلکہ یہ تو صرف دنیا کی چند روزہ زیب و زینت ہے جو زیادہ تر اللہ سے غافل کر کے خسارہ دیتی ہے۔
اس لئے بقدرِ ضرورت ہی دنیا کافی ہے زیادہ کی طلب فتنہ و پریشانی کی طلب ہے۔
۴۔ کاروبار دیانت داری سے کرو۔ صرف حلال کاروبار کرو۔ اور ناپ تول میں کمی نہ کرو۔
۵۔ ادھار لیتے دیتے وقت تحریر کر لو۔ اور دو مسلمان مردوں یا ایک مسلمان مرد یا دو مسلمان عورتوں کی گواہی بھی ہونی چاہئے۔

Marfat.com

(۶) - تجارت میں سچائی و دیانتداری، مسلمانوں سے ہمدردی اور مقروض کو مہلت دینا اور حرام کاروبار سے بچتے رہنا ضروری ہے۔

پہلے نماز پڑھو پھر تجارت کرو

(۱) فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ[۱]

(پس جب نماز ادا ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ فلاح پاؤ)

وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ[۲]

(اور اس میں تمہارے لئے روزی کے اسباب بنا دے)

رَبُّكُمُ الَّذِيْ يُزْجِيْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِي الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا[۳]

(تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے دریا میں کشتیاں چلاتا ہے تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے)

وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا[۴]

(اور دن کو روزی کمانے کے بنا دیا)

---

[۱] الجمعۃ - ۱۰ [۲] الحج - ۲۰ [۳] بنی اسرائیل - ۶۶
[۴] النبا - ۱۱

Marfat.com

روزی دینے والا اللہ ہے اور روزی کی مقدار مقرر ہے

(۲) نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا[1]

ان کی روزی تو ہم نے ان کے درمیان دنیا کی زندگی میں تقسیم کی ہے،

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا[2]

اور زمین پر کوئی چلنے والا نہیں مگر اس کی روزی اللہ پر ہے۔ اور جانتا ہے جہاں وہ ٹھہرتا ہے اور جہاں وہ سونپا جاتا ہے؛

وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ[3]

اور تمہاری روزی آسمان میں ہے اور جو تم سے وعدہ کیا جاتا ہے،

(۳) وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ[4]

اور اگر اللہ اپنے بندوں کی روزی کشادہ کر دے تو زمین پر سرکشی کرنے لگیں۔ لیکن وہ ایک اندازے سے اتارتا ہے جتنی چاہتا ہے،

---

[1] الزخرف - ۳۲ [2] ہود - ۶ [3] الذریٰت - ۲۲ -

إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيرٌ بَصِيرٌ ۝[1]

بے شک وہ اپنے بندوں سے
خوب خبردار دیکھنے والا ہے)

ثُمَّ إِذَا خَوَّلْنَاهُ
نِعْمَةً مِنَّا قَالَ إِنَّمَا
أُوتِيتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ ۚ بَلْ هِيَ
فِتْنَةٌ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ[2]

(پھر جب ہم اسے اپنی نعمت عطا کر
ہیں تو کہتا ہے یہ تو مجھے میری عقل
ملی ہے بلکہ یہ نعمت آزمائش ہے
لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے)

(دنیا کی حقیقت صرف یہ ہے کہ)

(۴) وَمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ ۚ وَإِنَّ الدَّارَ
الْآخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ ۚ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ[3]

(اور یہ دنیا کی زندگی تو صرف کھیل
اور تماشا ہے اور اصل زندگی
عالم آخرت کی ہے کاش وہ سمجھتے)

اور کافر کہتے ہیں۔ وَقَالُوا نَحْنُ
أَكْثَرُ أَمْوَالًا وَأَوْلَادًا ۙ وَمَا
نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝[4]

(اور یہ بھی کہا کہ ہم مال اور اولا
میں تم سے بڑھ کر ہیں اور ہمیں کو
عذاب نہ دیا جائے گا)

مَنْ كَانَ يُرِيدُ
الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا
نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ
فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ

(جو کوئی دنیا کی زندگی اور اس کی
آرائش چاہتا ہے تو ان کے اعمال
ہم یہیں پورے کر دیتے ہیں اور
انہیں کچھ بھی نقصان نہیں دیا جاتا

---

[1] الشوریٰ - ۲۷ [2] الزمر - ۴۹ [3] العنکبوت ۶۴ [4] سبا - ۳۵

Marfat.com

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَبٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝[1]	یہ وہی ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور برباد ہو گیا جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا تھا، اور خراب ہو گیا جو کچھ کمایا تھا۔
وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝[2]	(اور تو اپنی نظر ان چیزوں کی طرف نہ دوڑا جو ہم نے مختلف قسم کے لوگوں کو دنیاوی زندگی کی رونق کے سامان دے رکھے ہیں تاکہ ہم انہیں اس میں آزمائیں اور تیرے رب کا رزق بہتر اور دیرپا ہے)

ناپ تول درست رکھو

اَوْفُوا الْكَيْلَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ ۝[3]	(پیمانہ پورا کرو اور نقصان دینے والے نہ بنو)
وَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ[4]	(اور ماپ اور تول کو انصاف سے پورا کرو)

---

[1] ہود - ۱۵، ۱۶ [2] طٰہٰ - ۱۳۱ [3] الشعراء - ۱۸۱
[4] الانعام - ۱۵۲

Marfat.com

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝[1]

(کم تولنے والوں کے لئے تباہی ہے وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ماپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں)

قرض لینے دینے کے آداب

(۶) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ۝[2]

(اے ایمان والو! جب تم کسی وقتِ مقرر تک آپس میں ادھار کا معاملہ کرو تو اسے لکھ لیا کرو)

وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا[3]

(اور اپنے مردوں میں سے گواہ کر لیا کرو۔ پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں (اور معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا ہو) کی میعاد تک لکھنے میں سستی کرو یہ لکھ لینا اللہ کے نزدیک انصاف کو زیادہ قائم رکھنے

---

[1] مطففین۔۱ تا ۳، [2] البقرۃ۔۲۸۲ [3] البقرۃ۔۲۸۲

Marfat.com

إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَلَّا تَكْتُبُوْهَا وَأَشْهِدُوْا إِذَا تَبَايَعْتُمْ ۚ

ہے اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ قریب اس بات کے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔ مگر یہ سوداگری ہاتھوں ہاتھ ہو جیسے آپس میں لیتے دیتے ہو پھر تم پر کوئی گناہ نہیں کہ اسے نہ لکھو۔ اور جب آپس میں سودا کرو تو گواہ بنا لو)

چند ضروری احکام

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سچا دیانتدار تاجر (قیامت کے دن) انبیاء صدیقین اور شہداء کے ہمراہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص ۲۴۳)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے۔ کہ جو خریدے یا قرض کی ادائیگی کا تقاضا کرے تو نرم دل ہو۔ (مشکوٰۃ ص ۲۴۳)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

۱؎ البقرۃ ۲۸۲۔

Marfat.com

نے فرمایا۔ (مال فروخت کرتے وقت) قسمیں کھانے سے بچو اس سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے مگر برکت جاتی رہتی ہے (مشکوٰۃ ص ۲۴۳)

حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے تاجروں کے گروہ! تجارت میں لغو یا حلف ہو جاتی ہے اسے صدقہ سے ملا دو۔ (یعنی صدقہ کیا کرو غلطیاں معاف ہوتی رہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۲۴۳)

البتہ ضروری ہے کہ حرام تجارت سے بچے۔ چنانچہ اسلام نے کتے، بلی، جوا، سود، شراب، تصاویر، خلافِ شریعت امامت بنانے اس قسم کے تمام خلاف اسلام کاروبار حرام اور جرم قرار دیئے۔ تاکہ انسان روحانی طور پر صحت مند رہے۔ اور انسانی معاشرے میں برائی نہ پھیلے

Marfat.com

موت اور اس کے بعد

۱۔ ہر جاندار ایک نہ ایک دن ضرور مرے گا۔ اس لئے جب کوئی فوت ہو جائے یا کسی کو جان و مال کا نقصان پہنچے۔ تو اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ دس سے اللہ کی رحمت ہوگی۔ اور نقصان کی تلافی ہوگی۔

۲۔ مرنے کے بعد مرنے والے کی جائداد اس آیت کے مطابق تقسیم کرنی چاہئے۔ جائداد تقسیم کرنے سے میت کے مال سے اس کے کفن دفن پر مال خرچ کیا جاتا ہے۔ مگر تیجے جمعرات اور چالیسواں جیسی من گھڑت بدعات پر وارثوں کی اجازت اور مال تقسیم کرنے سے پہلے مال خرچ کرنا جرم ہے۔ اور جمعرات اور چالیسویں جیسے من گھڑت ختموں کا مال کھانے والے پکے حرام خور ہیں۔

۳۔ بیماری اور موت کے دوسرے مسائل کے لئے ان احادیث کا مطالعہ کیجئے۔

۴۔ ان بدعات سے بچئے۔

ہر جاندار مر جائے گا

① كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۭ وَ نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَيْرِ	ہر ایک جاندار موت کا مزہ چکھنے والا ہے اور ہم تمہیں برائی اور بھلائی سے آزمانے کے لئے جانچتے ہیں۔

Marfat.com

فِتْنَةً ۭ وَّاِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ۝ [1] اور ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے

نقصان یا موت پر کیا کہو؟

اَلَّذِيْنَ
اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ
اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝
اُولٰۗىِٕكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ
مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۣ وقف
وَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ [2]

(وراثت کی تقسیم کا طریقہ)

(۲) يُوْصِيْكُمُ
اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ ۣ
لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ
فَاِنْ كُنَّ نِسَاۗءً فَوْقَ
اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا
تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ
وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ ۭ
وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ

(وہ لوگ کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں یہ لوگ جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں ہیں اور رحمت ہے اور یہی ہدایت پانے والے ہیں) اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے حق میں تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے پھر اگر لڑکیاں ہوں تو ان کے لئے دو تہائی اس مال میں سے جو میت نے چھوڑا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے آدھا

---

[1] الانبیاء - ۳۵

مِنْهُمَا السُّدُسُ
مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ
لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ
لَّمْ يَكُنْ لَّهُ وَلَدٌ
وَّوَرِثَهُ أَبَوَاهُ
فَلِأُمِّهِ الثُّلُثُ
فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ
فَلِأُمِّهِ السُّدُسُ
مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ
آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ
أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا
فَرِيضَةً مِّنَ اللَّهِ
إِنَّ اللَّهَ عَلِيمًا
حَكِيمًا وَلَكُمْ
نِصْفُ مَا تَرَكَ
أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ
فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ
فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا

اور اگر میت کی اولاد ہے تو اس کے
والدین میں سے ہر ایک کو کل مال کا
چھٹا حصہ ملنا چاہئے اور اگر اس
کی کوئی اولاد نہیں اور ماں باپ
ہی اس کے وارث ہیں تو اس کی
ماں کا ایک تہائی حصہ ہے پھر اگر
میت کے بھائی بہن بھی ہوں تو اس
کی ماں کا چھٹا حصہ ہے۔ (یہ حصہ)
اس وصیت کے بعد ہوگا جو وہ کر گیا
ہے اور بعد ادا کرنے قرض کے
تم نہیں جانتے تمہارے باپوں
اور تمہارے بیٹوں میں سے کون
تمہیں زیادہ نفع پہنچانے والا ہے
اللہ کی طرف سے یہ حصہ مقرر کیا
ہوا ہے بے شک اللہ خبردار
حکمت والا ہے اور جو مال تمہاری
عورتیں چھوڑیں اس میں تمہارا آدھا
حصہ ہے بشرطیکہ ان کی اولاد نہ ہو
اور اگر ان کی اولاد ہو تو اس میں

تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ يُوْصِيْنَ بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ
يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ
فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ
فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا
تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ
وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ
اَوْ دَيْنٍ وَاِنْ كَانَ
رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً
اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ
اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ
مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ
كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ
فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي
الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ
مُضَآرٍّ[1]

سے جو چھوڑ جائیں ایک چوتھائی تر
ہے اس وصیت کے بعد جو وہ کر
جائیں۔ یا قرض کے بعد۔ اور عورتو
کے لئے چوتھائی مال ہے جو تم چھو
کر مرو۔ بشرطیکہ تمہاری اولاد نہ
پس اگر تمہاری اولاد ہو تو جو تم
چھوڑا اس میں سے ان کا آٹھو
حصہ ہے اس وصیت کے بع
جو تم کر جاؤ یا قرض کے بعد اور اگ
وہ مرد یا عورت جس کی یہ میراث
باپ بیٹا کچھ نہیں رکھتا اور ا
میت کا ایک بھائی یا بہن ہے
تو دونوں میں سے ہر ایک کا چھٹا حص
ہے پس اگر اس سے زیادہ ہوں تو
ایک تہائی میں سب شریک ہیں
وصیت کے بعد جو ہو چکی ہو یا قرض
کے بعد بشرطیکہ اوروں کا نقصا
نہ ہو[1]

[1] النساء - ۱۱-۱۲

Marfat.com

إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَّلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوْا إِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ [1]

(اگر کوئی شخص مرجائے جس کی اولاد نہ ہو اور اس کی ایک بہن ہو تو اسے اس کے تمام ترکہ کا نصف ملے گا۔ اور وہ شخص اس بہن کا وارث ہوگا اگر اس کی کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر دو بہنیں ہوں تو انہیں کل ترکہ میں سے دو تہائی ملے گا اور اگر چند وارث بھائی بہن ہوں مرد اور عورت تو ایک مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر ملے گا۔)

مریض کی تیمارداری کرو

حضرت ابو موسےٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بھوکے کو کھلاؤ اور بیمار کی بیمار پرسی کرو اور قیدی کو چھڑاؤ۔ (مشکوٰۃ ص ۴۳۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

---

[1] النساء۔ ع ۱۷،

Marfat.com

جو کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اگر شام کو بیمار پرسی کرے تو صبح ہو تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں اور اس کے جنت میں ایک باغ ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مسلمان کی بیمار پرسی کرے اور یہ دعا سات بار کہے

اَسْأَلُ اللّٰهَ	(میں اللہ بزرگ عرش عظیم کے رب
الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ	سے مانگتا ہوں کہ تمہیں صحت
الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ	فرمائے)

اگر موت نہ آئی ہو۔ تو اسے صحت ہو جائے گی۔ (البتہ اگر اللہ تعالیٰ چند روز مزید بیمار رکھ کر اس کے گناہ معاف کرنا چاہے تو وہ مالک جو چاہے کرے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۳۵)

مریضِ موت میں

لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو

تلقین مریضِ موت حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایک مسلمان کو اس کے بدن کی (کسی مرض میں) مبتلا کیا جاتا ہے تو فرشتے سے کہا جاتا کہ "اس کا وہ نیک عمل لکھ لے جو وہ (صحت کی حالت میں) کرتا تھا۔ اب اگر اسے

لحت ہوگئی۔ تو اسے دھو دیتا اور پاک کر دیتا ہے۔ اور اگر اس کی جان لے لی تو اس کو بخش دیتا ہے اور اس پر رحم فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۳۶)

حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اپنے مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔ (یعنی جب کسی پر آثارِ موت دیکھو۔ تو اس کے سامنے کلمہ شریف اس انداز سے پڑھو۔ کہ وہ بھی کلمہ شریف پڑھنے لگ جائے۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۰)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو وہ جنت میں جائے گا۔

(ہمیں چاہئے کہ ہم زندگی بھر روزانہ کچھ مقدار میں کلمہ شریف پڑھتے رہیں نیک کام کرتے ہیں اور گناہوں سے بچتے رہیں تاکہ موت کے وقت کلمہ طیبہ پڑھنے کی توفیق حاصل ہو)

موت کے بعد دعا اور صبر

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب مسلمان وفات پائے۔ تو (اس کے وارث) وہ دعا پڑھیں جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ (یعنی یہ پڑھے)

اِنَّا لِلّٰہِ وَ	(ہم بھی اللہ کے ہیں اور اسی کی
اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ	لوٹنے والے ہیں اے اللہ مجھے

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْھَا

اس مصیبت میں اجر دے اور اس کے بعد اس سے بہتر عطا فرما)

تو اللہ تعالےٰ اسے اس سے بہتر بدل عطا فرماتا ہے۔

جب ابو سلمہ نے وفات پائی۔ تو (حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا) فرما ہیں میں نے کہا، کہ ابو سلمہ سے دوسرا کون سا مسلمان بہتر ہو سکتا ہے۔ یہ پہلا گھر ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ مگر میں نے دعا پڑھ دی۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے (یعنی آپؐ سے نکاح ہوا) (مشکوٰۃ ص۱۴۱)

مُردے کا غسل اور کفن و دفن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ کو تین سفید سحولی سوت کی چادروں میں کفن دیا گیا۔ اس میں قمیص نہیں تھی اور نہ عمامہ تھا۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۳)

البتہ عورت کے کفن میں قمیص اور دوپٹہ زیادہ ہوگا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ ایک شخص حضور اکرم صلی اللہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ اس کی گردن اونٹ (سے گرنے کے باعث) وہ احرام کی حالت میں تھا جب اس کی وفات ہوئی جس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"اس کو پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ (اور غسل بھی تین یا پا

Marfat.com

سات بار دینا چاہئے۔) اور اسے اس کے دو کپڑوں میں کفن دو۔ اور اسے
وشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا سر ڈھکو۔ یہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھے گا۔
(مشکوٰۃ ص۱۴۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
لیہ وسلم نے غزوہ احد کے شہداء کے متعلق فرمایا۔ کہ ان سے لوہے (کے آلاتِ
جنگ) اور چمڑے علیحدہ کر دو۔ اور انہیں ان کے خون اور کپڑوں میں دفن
کرو۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۳)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ جو ایمان کے ساتھ اور (اپنے آپ کا) محاسبہ کرتے ہوئے
جنازہ کے پیچھے چلے اور جنازہ پڑھنے اور دفن کرنے تک ساتھ رہے۔ وہ
دو قیراط ثواب لے کر لوٹا ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جس نے صرف
جنازہ پڑھا پھر دفن کرنے سے پہلے واپس آگیا۔ وہ ایک قیراط ثواب لے
کر لوٹا۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۴)

جنازہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں جس روز نجاشی کی وفات
ہوئی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اطلاع دے کر بلایا اور ان
کے ہمراہ جانے نماز کی طرف نکلے۔ تو ان کی صفیں باندھیں اور (نماز جنازہ
میں) چار تکبیریں کہیں۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۴)

Marfat.com

(یعنی پہلی تکبیر کے بعد تسبیح دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد دعا اور چوتھی تکبیر کے بعد دونوں طرف سلام پھیر دیا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی پر نماز جنازہ پڑھتے۔ تو یہ دعا کرتے!

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ	(اے اللہ ہمارے زندوں اور
لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا	ہمارے مُردوں اور ہمارے
وَ غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا	موجود اور ہمارے غائب اور
وَ کَبِیْرِنَا وَ	ہمارے چھوٹوں اور ہمارے
ذَکَرِنَا وَ اُنْثَانَا	بڑوں اور ہمارے مردوں اور
اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ	عورتوں کو بخش دے اے اللہ ہم
مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی	میں سے جس کو تو زندہ رکھے اسے
الْاِسْلَامِ وَ مَنْ	اسلام پر زندہ رکھنا اور ہم میں
تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ	سے جس کو تو وفات دے تو اسے
عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ	ایمان پر وفات دینا اے اللہ
لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ	ہمیں اس اجر سے محروم نہ کرنا
وَ لَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ	اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ
	ڈالنا۔ (مشکوٰۃ ص ۱۴۶)

Marfat.com

قبر کچی رکھو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ل پر چونہ گچ کرنے اور ان پر (تختی) لکھنے اور ان کو روندنے سے
یا۔ (مشکوٰۃ ص۱۴۸)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
چونہ گچ کرنے اور اس پر عمارت بنانے اور اس پر بیٹھنے سے منع
(مشکوٰۃ ص۱۴۸)

چنانچہ اسلام نے قبریں پختہ بنانے ان پر گنبد بنانے، قبروں پر چراغ
، قبروں کی طرف سجدہ کرنے اور قبروں پر عرس کرنے کو شدید ترین
قرار دیا)

قبرستان میں آنے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
دینہ کی قبروں کے پاس سے گذرے تو یہ دعا پڑھتے (یہ دعا مردے کے
ان رُخ کر کے پڑھے)

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ	(اے قبروں والو تم پر سلامتی ہو اللہ
يٰٓاَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا	ہمیں اور تمہیں بخشے۔ تم پہلے آگئے
وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ	اور ہم بعد میں آنے والے ہیں)

چند ضروری مسائل

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بتاتے حضرت جعفر کی شہادت کی خبر ملی۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو۔ ایسی مصیبت آئی ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۵۱)

۴۔ نماز جنازہ کے بعد بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دعا نہیں تیجے، جمعرات اور چالیسویں کے نام کے ختم حضور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں مروج نہ تھے۔ یہ حرام خور جاہلوں نے اپنے پیٹ گھڑ رکھے ہیں ان سے بہتر یہ ہے کہ وارث لوگ اپنے مال اللہ کے نام پر کسی غریب مسلمان کی مدد کریں۔ کسی مسجد میں وغیرہ ڈال دیں۔ کسی دینی مدرسہ کے طالب علم یا عالم کی مدد کر یہ کہہ دیں "اے اللہ میں نے اس کا ثواب فلاں کو بخشا تو اسے دے" اتنا کہنے سے مردے کو ثواب مل گیا۔ اب کسی جاہل کو بلا کر ایک مجلس قائم کر کے اس کے ذریعہ ثواب پہنچانے کی ضرورت نہیں۔

باب سوم
بڑے گناہوں سے سخت پرہیز کرو

حصّہ کبائر

اسلام نے حکم دیا۔ کہ انسان کی صحتِ روحانی کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر قسم کے گناہ سے بچے۔ اور صرف نیک کام ہی کرتا رہے۔

اگر کوئی شخص لباس کو ہر قسم کی گندگی سے پاک وصاف کرکے خوشبو لگائے تو خوشبو کا مکمل اثر ظاہر ہوگا۔ لیکن اگر لباس پر گندگی بھی ہو اور خوشبو بھی لگا دی جائے تو خوشبو برباد اور بے اثر ہو گی اس طرح گناہ ایک طرح کی گندگی ہے۔ جو بدن پر گناہوں کی گندگی لگی ہوئی ہے۔ اس پر تلاوتِ قرآن اور دوسری عبادات اور اعمال صالحہ کی خوشبو کا خاطر خواہ اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر مسلمان برائیوں یعنی روحانی گندگی سے بچتا رہے اور اگر کبھی اچانک گناہ ہو جائے تو فوراً توبہ کرکے قلب کو صاف کرے۔ اور پھر اذکار و عبادات کی خوشبو لگائے۔ اور دیکھے کہ اسے دنیا و آخرت میں کیسی کامیابی و اطمینان حاصل ہوتا ہے۔

گناہوں کی دو قسمیں ہیں ؎

(۱) چھوٹے گناہ۔ یہ عام طور پر نیکیوں کی برکت سے معاف ہوتے

Marfat.com

ہیں (۲) بڑے گناہ۔ یہ توبہ کئے بغیر معاف نہیں ہوتے ہم اس حصہ
تر بڑے گناہوں کا ذکر کریں گے۔ تاکہ روحانی پاکیزگی اطمینان اور اللہ
حاصل کرنے کا خواہش مند مسلمان ان گناہوں سے سخت پرہیز کرے
کبھی گناہ کر بیٹھے تو دوبارہ ہرگز گناہ نہ کرنے کے عزم کے ساتھ توبہ

(۱) ہر نیکی کا اجر کم از کم دس گناہ ملے گا۔ مگر ایک گناہ کی سزا اس
یہ اللہ کی رحمت ہے جو غضب پر حاوی ہے۔

(۲) اگر تم بڑے گناہوں سے بچتے رہے۔ تو چھوٹے گناہوں کو اللہ
نیک کاموں کی برکت سے معاف کر دے گا۔

(۳) ظاہری اور مخفی گناہوں سے ہر قیمت پر بچتے رہو۔

(۴) یہ بھی یاد رکھئے۔ کہ چھوٹے گناہ پر اصرار کرنا بڑا گناہ ہے۔

(۱) مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ۝

اور جو کوئی ایک نیکی کرے
کے لئے دس گنا اجر ہے اور
بدی کرے گا سو اسے اسی
سزا دی جائے گی اور ان
کیا جائے گا۔

(۲) اِنْ تَجْتَنِبُوْا كَبَآئِرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ

اگر تم ان بڑے گناہوں
جن سے تمہیں منع کیا گیا تو ہم

نمبر ۱ الانعام - ۱۶۰ : ۷

عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَنُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِيمًا ۝[1]

تمہارے چھوٹے گناہ معاف کردیں گے اور تمہیں عزت کے مقام میں داخل کریں گے[1]

(۳) وَذَرُوا ظَاهِرَ الْإِثْمِ وَبَاطِنَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَكْسِبُونَ الْإِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوا يَقْتَرِفُونَ ۝[2]

اور تم ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو بے شک جو لوگ گناہ کرتے ہیں عنقریب اپنے کئے کی سزا پائیں گے

شرک نہ کرو

مشرک پلید اور جہنمی ہے

① شرک کرنا اس قدر بڑا جرم ہے۔ کہ یہ ہرگز معاف نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص شرک کرتا ہوا مر گیا تو وہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ اور اس پر جنت حرام کر دی گئی۔

② شرک کرنے والا اس قدر پلید ہے۔ کہ اسے حدودِ حرم مکہ و مدینہ اور مسجد حرام میں جانے کی اجازت نہیں۔

---

[1] (النساء۔ ۳۱) [2] (الانعام۔ ۱۲۰)۔

(۳) اگر شرک کرنے والا قریبی رشتہ دار بھی ہو۔ تو بھی اس کے لئے اس کے مرنے کے بعد بخشش کی دعا کرنا اور اس کا جنازہ پڑھنا حرام ہے

(۴) اگر والدین بھی شرک کرنے کا حکم دیں۔ تو بھی ان کے حکم کا انکار کرنا ضروری ہے۔ البتہ دنیا میں ان کی ضروریاتِ زندگی پوری کرتا رہے

(۵) زمانہ کو گالی دینا سخت ترین جرم ہے۔

(۶) اللہ کے سوا کسی دوسرے کی قسم کھانا اور کاہن اور نجومی کے پاس جانا اور اس کی باتیں صحیح سمجھنا بھی ایک طرح کا شرک اور بدترین گناہ ہے۔

(۱) وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا[1] (اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ کرو)

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ[2] (جو کوئی شرک کرے اللہ کے ساتھ پس حرام ہے اوپر اس کے جنت اور آگ میں ڈالا جائے گا

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ (بے شک اللہ اس کو نہیں بخشے جو کسی کو اس کا شریک بنائے اور

---

[1] النساء ۳۶۔

لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا ۝ [1]

اس کے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے پوچھا۔ اے اللہ کے رسول۔ اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟

آپؐ نے فرمایا۔ یہ کہ تو اللہ کا کوئی شریک بنائے حالانکہ (صرف) اللہ نے تجھے پیدا کیا۔ (یعنی شرک سب سے بڑا گناہ ہے) مشکوٰۃ ص۱۶۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کبیرہ گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ کسی جان کو قتل کرنا اور جھوٹی قسم ہے۔ (مشکوٰۃ ص۷۱)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کا حکم دیا۔

آپؐ نے (ان دس باتوں میں سے ایک یہ) فرمایا۔ اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرو چاہے تجھے قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے (مشکوٰۃ ص۱۸)

(۲) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے ایمان والو! مشرک تو پلید

---

[1] النساء، ۱۱۶

Marfat.com

إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ فَلَا [1] ہیں سو اس برس کے بعد مسجد
يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ج [1] کے نزدیک نہ آنے پائیں
(۳) مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا [2] (پیغمبر اور مسلمانوں کو یہ بات
أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ [2] نہیں کہ مشرکوں کے لئے بخشش
وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ [2] کی دعا کریں اگرچہ وہ رشتہ
بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ [2] ہی ہوں جب کہ ان پر یہ ظاہر
أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ۝ [2] ہے کہ وہ دوزخی ہیں) التوبہ ۳
(۴) وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰ أَنْ [3] (اور اگر تجھ پر اس بات کا زور ڈالیں
تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ [3] کہ تو میرے ساتھ اس کو شریک بنا
عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا [3] جس کو تو جانتا بھی نہ ہو۔ تو ان کا
فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ [3] زمان اور دنیا میں ان کے ساتھ
سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ [3] سے پیش آ۔ اور ان لوگوں کی را
إِلَيَّ ج [3] چل جو میری طرف رجوع ہو گئے

(۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام قسم کھائی اس نے شرک کیا۔ (اللہ کے سوا کسی بھی دوسرے کے نام یعنی نبی ولی باپ وغیرہ کے نام کی قسم کھانا گناہ ہے) (مشکوٰۃ صـ۲۹۶)

---

[1] التوبہ۔ ۲۸، [2] التوبہ۔ ۱۱۳، [3] لقمن۔ ۱۵۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں. کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کاہن (یا نجومی) کے پاس آیا اور (اس کو سچا جانتے ہوئے) اس سے کچھ پوچھا۔ اس کی نماز چالیس دن تک قبول نہ ہوگی. (مشکوٰۃ صـ۳۹۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. جس نے نجوم کا کچھ علم حاصل کیا اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا۔ جو زیادہ (حاصل) کیا وہ (گناہ کبیرہ کا حصہ) ہی بڑھایا (مشکوٰۃ صـ۳۹۱)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں. کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے روایت کرتے ہوئے) فرمایا! میرے کچھ بندوں نے مجھ پر ایمان رکھنے اور میرے ساتھ کفر کرنے کی حالت میں. صبح کی۔

جس نے کہا ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی وہ مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور ستاروں کا انکار کرتا ہے۔

اور جس نے کہا ہم پر فلاں فلاں ستارے کے باعث بارش ہوئی وہ میرا انکار کرتا ہے اور ستاروں پر ایمان رکھتا ہے. (متفق علیہ مشکوٰۃ صـ۳۹۲)۔

شرک کی مختصر تعریف

اسلام نے حکم دیا. کہ اللہ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہ کیا جائے. مثلاً

۱۔ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک نہ بنائے. یعنی ایک سے زیادہ خداؤں کا عقیدہ نہ رکھے. بلکہ یہ ایمان رکھے کہ اللہ ایک ہے۔

Marfat.com

۲ ۔ اللہ کی صفات میں کسی دوسرے کو شریک نہ بنائے۔ یعنی مارنے والا زندہ کرنے والا روزی دینے والا حاجت روا مشکل کشا ہر جگہ ہر وقت حاضر و ناظر یعنی موجود اور ہر غیب کا جاننے والا وغیرہ سب باتوں کا مالک صرف اللہ ہے

۳ ۔ اللہ کے احکام میں کسی دوسرے کو شریک نہ بنائے۔ اللہ جو چاہے حلال کرے جو چاہے حرام کرے۔ جو چاہے حکم کرے۔ جس سے چاہے روک دے۔ اگر دوسرے پیر ولی پیغمبر صدر مملکت یا پارلیمنٹ کو اس کا مالک سمجھا یا اس کا اختیار دیا۔ کہ وہ جو چاہے حکم کرے اور جس سے چاہے روک دے اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام کی پرواہ نہ کرے۔ تو یہ شرک ہوگا۔

۴ ۔ اللہ کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کرنا مثلاً کسی دوسرے کی نماز پڑھنا رکوع کرنا سجدہ کرنا اللہ کے گھر کے سوا کسی قبر وغیرہ کا طواف کرنا اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کی نذر نیاز دینا۔ مصائب میں اور اس کے سوا کسی دوسرے کو پکارنا، اللہ کے سوا کسی دوسرے نام پر جانور ذبح کرنا یا اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام پر چڑھاوا یا خیرات مثلاً گیارھویں وغیرہ دینا سب شرک ہے۔ ان سب سے بچنا اسلام کا پہلا حکم ہے۔

Marfat.com

متکبر اور ریاکار

(۱)۔ اللہ کے عذاب سے کبھی بے خوف نہ ہو۔ کچھ خبر نہیں کہ کب کسی بھی جرم میں سزا مل جائے۔

(۲)۔ تکبر نہ کرو یعنی اپنے آپ کو بڑا اور دوسروں کو ذلیل نہ سمجھو۔

(۳)۔ لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز روزہ حج زکوٰۃ یا کوئی دوسری عبادت نہ کرو ایسا کرنے سے وہ عبادت بالکل بے قیمت اور مردود ہو جائے گی۔

(۴)۔ مردوں پر سونا اور ریشم حرام ہے اور عورتوں کے لئے جائز ہے البتہ چاندی اور سونے کے برتنوں میں کھانا پینا مردوں اور عورتوں سب پر حرام ہے۔

(۱) فَلَمَّا نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ۝ فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ

(پھر جب وہ اس نصیحت کو بھول گئے جو ان کو کی گئی تھی تو ہم نے ان پر ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر خوش ہو گئے جو انہیں دی گئی تھیں ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا پس وہ اس وقت ناامید ہو کر رہ گئے پس ان ظالموں کی جڑ کاٹ دی گئی۔[1]

[1] الانعام۔ ۴۴ تا ۴۵

Marfat.com

متکبر دوزخی ہے

(۲) وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحًا ۖ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ ۝ وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ۚ إِنَّ أَنْكَرَ الْأَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيرِ ۝ (لقمن-۱۹،۱۸)

(اور لوگوں سے اپنا رُخ نہ پھیر اور زمین پر اترا کر نہ چل بے شک اللہ کسی تکبر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور اپنے چلنے میں میانہ روی اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر بے شک آوازوں میں سب سے بُری آواز گدھوں کی ہے)

فَادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا ۖ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِينَ ۝ (النحل-۲۹)

(سو دوزخ کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اس میں ہمیشہ رہو پس متکبرین کا کیا ہی بُرا ٹھکانا ہے)

فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ ۖ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَىٰ ۝ (النجم-۳۲)

(پس اپنے آپ کو پاک نہ سمجھو وہ پرہیزگار کو خوب جانتا ہے)

یعنی اپنی پرہیزگاری کی منادی نہ کرتے پھرو۔ خدا ہی جانتا ہے کہ تم کتنے نیک یا برے ہو۔

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ

---

(۱) لقمن-۱۹،۱۸۔ (۲) النحل-۲۹۔ (۳) النجم-۳۲

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں جنتی لوگ نہ بناؤں ہر کمزور اور اپنے کو کمزور دکھانے والا (یعنی لوگوں کے ساتھ نرم رہنے والا) اگر اللہ پر قسم کھائے تو وہ اس کی قسم پوری کردے (وہ جنتی ہے) اور پھر فرمایا) کیا میں تمہیں جہنمی لوں۔

ہر سرکش، اجڈ اور تکبر کرنے والا (جہنمی ہے) (مشکوٰۃ ص ۴۳۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تو فرمایا۔ اے لوگو! تواضع اختیار کرو۔ کیونکہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔

جس نے تواضع اختیار کی۔ اللہ تعالیٰ اسے بلند کرے گا۔ وہ اپنے دل میں چھوٹا ہے اور لوگوں کی نظروں میں بڑا ہے اور جس نے تکبر کیا اللہ تعالیٰ اسے گرادے گا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں چھوٹا ہے اور اپنی نظر میں بڑا ہے حتیٰ کہ لوگوں کے نزدیک کتے یا خنزیر سے بھی بدتر ہوتا ہے (مشکوٰۃ ص ۴۳۴)

ریاکار کا انجام

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝

(پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں جو دکھلاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز تک روکتے ہیں۔

الماعون ۴ تا ۷۔

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى كَالَّذِيْ يُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ وَلَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝[1]

اے ایمان والو! احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اپنی خیرات نہ کرو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہیں رکھتا۔ سو اس کی مثال ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ کچھ مٹی پڑی ہو پھر اس پر زور برسا پھر اس کو بالکل صاف ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا نہ لگے گی اور اللہ کافروں کو راہ نہیں دکھاتا)

ریشم اور سونا مردوں پر حرام ہے

(۴) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ تہ بند (یا شلوار و پتلون) کا جو حصہ ٹخنوں سے نیچے جائے وہ آگ میں جائے گا۔ (صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۷۳)۔

---

[1] البقرۃ۔ ۲۶۴

Marfat.com

حضرت ابو موسےٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کی عورتوں پر سونا (زیورات) اور ریشم حلال کر دیا گیا اور مردوں پر حرام کر دیا گیا۔ (مشکوٰۃ صد ۳۷۵)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ ہمیں مردوں اور عورتوں سب کو) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم سونے اور چاندی کے برتنوں میں پئیں یا ان میں کھائیں۔ اور (مردوں کو) ریشم اور دیباج پہننے سے (منع کر دیا) اور (مردوں اور عورتوں سب کو) اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ صد ۳۷۲)

حاصل مطلب یہ ہوا۔ کہ مردوں پر سونا اور ریشم پہننا حرام ہے۔ اور عورتوں کے لئے جائز ہے۔

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا مردوں اور عورتوں کے لئے حرام ہے۔

ریشم پر بیٹھنا بھی مکروہ ہے تاکہ سرمایہ دار متکبرین کی مشابہت پیدا نہ ہو۔

مایوسی گمراہی ہے

① اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا گمراہی ہے اور آخرت میں کفار ہی مایوس ہوں گے۔

وَمَنْ يَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖٓ (اپنے رب کی رحمت سے ناامید

Marfat.com

اِنَّكَ لَاَنْتَ الضَّآلُّوْنَ ۝ [1]	تو گمراہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں!
وَلَا تَايْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ	اور اللہ کی رحمت سے ناامید
اللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ	ہو۔ بے شک اللہ کی رحمت
رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ	ناامید نہیں ہوتے مگر وہی لوگ
الْكٰفِرُوْنَ ۝ [2]	جو کافر ہوئے)

چنانچہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا جرم ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والے گمراہ اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہونا کفار کا طریقہ ہے

حرام خور جہنمی ہے

(۱) جو لوگ اسلام کے مسائل کسی دنیاوی غرض یا سرمایہ داروں اور حکمرانوں کو خوش کرنے کی غرض سے چھپاتے ہیں اور اس کے عوض مال لیتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں حرام مال ڈال رہے ہیں اور ان کا انجام جہنم ہے۔

(۲) جو لوگ غلط مسائل کو رواج دیتے ہیں وہ بھی جہنمی ہیں۔

(۳) کلام اللہ اور اسلام کو بدلنے والا یہودیوں کے نقشِ قدم پر چلنے والا ہے۔

(۴) جو لوگ کچھ کلام لکھ کر یہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ نے وحی کی یا اسلام کا

---

[1] الحجر - ۵۶، [2] یوسف - ۸۷ -

Marfat.com

یہی مسئلہ ہے جیسے کہ قادیانی دجال اور کفار کے اشاروں پر اسلام کی نئی نئی تشریحات کرنے والے خبیث لوگ ان کا انجام جہنم ہے۔ یہ لوگ صرف مال حاصل کرنے کی خاطر ایسا کرتے ہیں حالانکہ دین فروشی کے ذریعہ حاصل کیا ہوا مال آگ ہے۔

(۵)۔ جو لوگ دین کو بدلتے ہیں اور نئی نئی بدعات جاری کرتے ہیں وہ بھی جہنمی لوگ ہیں اور یہودی ملعونین کے طریقہ پر چلنے والے ہیں۔

(۶)۔ اسلامی علامات اور مسلمانوں کا مذاق اڑانے والے خبیث ترین غنڈے ہیں۔ ان کے پاس بھی مت بیٹھو۔

(۷)۔ دنیا حاصل کرنے کی نیت سے علم دین حاصل کرنا شدید گناہ ہے

کتمانِ علم

مسائلِ اسلام چھپانے والے کا انجام

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلَ اللّٰہُ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَشْتَرُوْنَ بِہٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا اُولٰٓئِکَ مَا یَاْکُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِہِمْ اِلَّا النَّارَ وَلَا یُکَلِّمُہُمُ اللّٰہُ

بے شک جو لوگ اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپانے اور اس کے بدلہ میں تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں یہ لوگ اپنے پیٹوں میں نہیں کھاتے مگر آگ، اور ان سے اللہ

Marfat.com

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ [1]

قیامت کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے کچھ علم (کا مسئلہ) پوچھا جائے اور وہ جانتے ہوئے پھر بھی چھپا دے تو اسے قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائی جائے گی۔ (مشکوٰۃ ص ۳۴)

چنانچہ ایسے لوگ جو دنیا کمانے کے لئے یا بادشاہوں کو خوش کرنے کے لئے اسلام کے مسائل چھپاتے ہیں وہ جہنمی اور سخت مجرم ہیں۔

اسلام فروش کا انجام

(۲) فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ [2]

سو افسوس ہے ان لوگوں پر اپنے ہاتھوں سے لکھتے ہیں، کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ اس سے کچھ روپیہ کما لیں افسوس ہے ان کے ہاتھ کے لکھنے پر اور افسوس ہے

---

[1] البقرۃ ۔ ع ۱۷ ۔ [2] البقرہ ۔ ۷۹

Marfat.com

کمائی پر)

چنانچہ جو آدمی یہ کہے کہ مجھ پر وحی آئی ہے اور خود ہی ایک کلام لکھ کر وحی قرار دینے کی کوشش کرے وہ ذلیل ترین جہنمی ہے۔ چنانچہ حضور صلی علیہ وسلم کے بعد نبوت کے تمام دعویدار جنہوں نے توبہ نہیں کی۔ سب جہنمی ہیں کہ آجکل بلادِ ہند و پاکستان میں غلام احمد قادیانی ایک دجال گذرا ہے کے ماننے والے تمام کے تمام مرتد اور کافر ہیں اس طرح جو شخص قرآن مجید شریح اپنی رائے سے کرے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث خود بنا کر روایت ہے وہ بھی اس جرم میں داخل ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا جس نے قرآن مجید میں اپنی رائے سے کچھ کہا وہ اپنا ٹھکانا آگ میں لے۔ ایک روایت میں ہے کہ جس نے قرآن مجید میں علم کے بغیر کچھ کہا تو وہ اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔ (مشکوٰۃ ص۳۵)

(یعنی علم تفسیر نہیں جانتا اور اپنے پاس سے مطلب بیان کرتا پھرتا ہے۔ شخص مجرم ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ مجھ سے روایت کرنے سے پرہیز کرو سوائے اس کے کہ سے جانتے ہو جس نے مجھ پر جھوٹ بولا (یعنی غلط حدیث روایت کی) تو وہ

اپنا ٹھکانا آگ میں بنالے۔ (مشکوٰۃ ص۲۵)

چنانچہ قرآن کی تفسیر علم کے بغیر اپنی رائے سے کرنا اور من گھڑت حدیث بیان کرنا دونوں شدید ترین جرم ہیں۔

تحریفِ دین کرنے والے کا انجام

③ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ	کیا تمہیں یہ امید ہے۔ کہ یہود تمہارے
يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَقَدْ كَانَ	کہنے پر ایمان لے آئیں گے حالانکہ
فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ	ان میں ایک ایسا گروہ بھی گزرا ہے
اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ	جو اللہ کا کلام سنتا تھا پھر اسے
مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ[1]	سمجھنے کے بعد جان بوجھ کر بدل
	ڈالتا تھا۔

ایک حدیث کے آخری الفاظ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اسلام میں کوئی غلط بات جاری کی۔ تو اس کے بعد جب تک عمل ہوتا رہے گا۔ اس کا گناہ اس (جاری کرنے والے) کے سر پر پڑے دوسروں کے گناہوں میں کچھ کمی نہ جائے گی۔ (مشکوٰۃ ص۳۳)

چنانچہ جن لوگوں نے اسلام میں بدعات اور شرکیہ برائیاں جاری ہیں۔ یہ سب لوگ گناہ گار اور دوزخیوں کے امام ہوں گے۔ اور جب

---

[1] البقرۃ۔ ۷۵

ت جاری رہیں گی یہ ان کے گناہوں میں حصہ دار ہوں گے جیسے بلادِ ہند میں
یعوں نے محرم میں ماتم کی مجلسیں اور کونڈوں کے ختم جاری کئے اور بدعتیوں
لیارویں، تیجا، دسواں، چالیسواں اور کئی طرح کی من گھڑت بدعات جاری
ا۔ خدا انہیں ہدایت دے۔

اسلام کا مذاق اڑانے والے جہنمی ہیں

لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۚ	(اور اللہ کی آیتوں کا تمسخر نہ اڑاؤ)
وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ	(اور اللہ نے تم پر قرآن میں حکم اتارا
اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	ہے کہ جب تم اللہ کی آیتوں پر انکار
يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَاُ بِهَا فَلَا	اور مذاق ہوتا سنو تو ان کے ساتھ
تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا	نہ بیٹھو یہاں تک کہ کسی دوسری بات
فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۚ اِنَّكُمْ	میں مشغول ہوں ورنہ تم بھی انہیں
اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ	جیسے ہو جاؤ گے۔ اللہ منافقوں
الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ	اور کافروں کو دوزخ میں اکٹھا
جَهَنَّمَ جَمِيْعَۨا ۙ [۲]	کرنے والا ہے)

اس میں حکم دیا کہ جو لوگ اسلام کا مذاق اڑاتے ہیں نماز، روزہ یا اسلامی
باس یا علمائے اسلام یا مسلمانوں کا مذاق اڑاتے ہیں ایسے لوگ ذلیل

---

[۱] البقرۃ۔ ۲۳۱، ۔ [۲] النساء۔ ۱۴۰،

Marfat.com

بدمعاش اور غنڈے ہیں۔ ان کے پاس اٹھنا بیٹھنا بند کردو۔ اور ان سے دور رہو۔

(۵) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو علم دین اس لئے پڑھے۔ تاکہ علماء کے ساتھ بحث کرے (اور ان پر بڑائی جتاوے) تاکہ اس کے ذریعہ جاہلوں سے مجادلہ کرے یا اس کے ذریعہ لوگوں کا اپنی طرف رخ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے آگ میں ڈالے گا۔ (مشکوٰۃ صـ۳۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا علم جس کے ذریعہ اللہ کی رضامندی حاصل کی جاتی ہے۔ جو شخص دنیا کا مال حاصل کرنے کے لئے یہ علم سیکھے وہ قیامت کے دن جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا۔ (مشکوٰۃ صـ۳۵)

اسلام کے دشمن اور گمراہ لیڈر

اور ان کے ماننے والے دوزخ میں جائیں گے

(۱) اسلام کے پھیلنے میں رکاوٹ پیدا کرنے والے اور اسلام کی تعلیمات کو بدلنے والے ملعون اور جہنمی ہیں۔

(۲) وہ جاہل آدمی جو غلط مسئلے بتاتا پھرتا ہے۔ وہ شیطان کا دوست

ہے اور ہر بستی میں بڑے بڑے سرمایہ دار یا سیاسی لیڈر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ لیکن اگر تم خود اسلام پر پختہ رہو تو تمہیں کوئی گمراہ نہیں کر سکتا۔

گمراہ لیڈروں اور گمراہ والدین کے پیچھے چلنے والے قیامت کے دن گمراہ لیڈروں اور گمراہ والدین سے بیزار ہوں گے۔

اسلام کو روکنے والے ملعون ہیں

اَنْ لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۙ	(کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے
الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ	جو اللہ کی راہ سے روکتے تھے اور
اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا[1]	اسے ٹیڑھا کرنا چاہتے تھے)
اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَصَدُّوْا	(وہ لوگ جو منکر ہوئے اور انہوں
عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَضَلَّ	نے لوگوں کو بھی اللہ کے راستے سے
اَعْمَالَهُمْ ۝[2]	روکا تو اللہ نے ان کے اعمال
	برباد کر دیئے)

چنانچہ جو لوگ اسلام کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا اسلام کی آواز پھیلنے کو روکنے کی کوشش کرتے ہیں یا اسلام کی تعلیمات کو بدلنے اور تحریف کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان پر اللہ کی لعنت ہے ان کے زندگی

---

[1] الاعراف ۴۴، ۴۵، [2] محمد ۱،

Marfat.com

بھر کے اعمال برباد ہو گئے۔ اور مرنے کے بعد جہنم کے سوا کچھ نہیں۔

جاہل اور گمراہ لیڈر

۲ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ (اور بعضے وہ لوگ ہیں جو اللہ
فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ معاملہ میں بے سمجھی سے جھگڑتے
كُلَّ شَيْطَانٍ اور ہر شیطان سرکش کے پیچھے
مَّرِيْدٍ ۙ[1] چلتے ہیں)
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ (اے ایمان والو! تم پر اپنی جا
اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ کی فکر لازم ہے۔ تمہارا کچھ نہ
ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ۭ[2] بگاڑتا جو کوئی گمراہ ہو جب کہ
ہدایت یافتہ ہو)
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً (اور اسی طرح ہر بستی میں ہم
وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَاۗءَ گناہ گاروں کے سردار بنا دے
عَلَي النَّاسِ وَيَكُوْنَ ہیں تاکہ وہاں اپنے مکر و فریب
الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ۭ[3] کا جال پھیلائیں حالانکہ وہ ا
فریب کے جال میں آپ پھنسے
مگر وہ سمجھتے نہیں)

---

[1] الحج۔ ۳، ۴۔ [2] المائدہ۔ ۱۰۵، [3] الانعام۔ ۱۹۴،

(۳) اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا وَرَاَوُا الْعَذَابَ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ ۝ وَقَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا مِنَّا ۭ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ۝

(جب وہ لوگ بیزار ہو جائیں گے جن کی پیروی کی گئی تھی ان لوگوں سے جنہوں نے پیروی کی تھی اور وہ عذاب کو دیکھ لیں گے، اور ان کے تعلقات ٹوٹ جائیں گے اور کہیں گے وہ لوگ جنہوں نے پیروی کی تھی کاش ہمیں دوبارہ جانا ہوتا تو ہم بھی ان سے بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے بیزار ہوئے ہیں۔ اسی طرح اللہ انہیں ان کے اعمال حسرت دلانے کے لئے دکھائے گا۔ اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں)

يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَاَطَعْنَا الرَّسُوْلَا

(جس دن ان کے منہ الٹ جائیں گے کہیں گے اے کاش! ہم نے اللہ اور رسول کا کہا مانا ہوتا اور کہیں گے، اے ہمارے رب

---

۱۵ البقرۃ ۱۶۶

وَقَالُوْا رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَآ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝[1]

ہم نے اپنے سرداروں اور بڑوں کا کہا مانا۔ سو انہوں نے ہمیں گمراہ کیا۔ اے ہمارے رب، انہیں دُگنا عذاب دے اور ان پر بڑی لعنت کر)

کافر ظالم اور فاسق حکمران کون؟

① جو حاکم اسلام کا قانون نافذ نہ کرے۔ اور اسلام کے علاوہ کسی دوسرے قانون کو ملک میں رواج دے تو ایسا حاکم کافر ظالم اور بدمعاش ہے۔ ایسے بے ایمان حاکم کے تمام وزیر وغیرہ بھی ایسے ہیں۔ بشرطیکہ وہ اسلامی قانون کا انکار کریں۔ ورنہ کفرِ عملی

② اگر مسلمانوں کا آپس میں یا حکمرانوں اور عوام اہل اسلام کا آپس میں اختلاف ہو جائے۔ تو قرآن و حدیث کے فیصلہ کو دونوں تسلیم کرلیں اور اگر انہوں نے قرآن و حدیث کے فیصلہ کو تسلیم نہ کیا۔ تو ایماندار نہیں بلکہ منافق ہیں

③ فیصلہ انصاف کے مطابق ہونا چاہئے اور رشوت لینے سے دور رہنا چاہئے۔

---

[1] الاحزاب ۶۶، ۶۷، ۶۸۔

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝[1]

(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ کافر ہیں)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝[2]

(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ ظالم ہیں)

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝[3]

(اور جو کوئی اس کے موافق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے اتارا تو وہی لوگ فاسق ہیں)

چنانچہ اگر کسی ملک میں شراب پینے، گانے بجانے اور ناچ وغیرہ کی اجازت دی جائے مسلمانوں کو مذہب بدلنے کی اجازت ہو سینما گھر موجود ہوں اور حاکم وقت سرکاری سطح پر لوگوں کے نماز پڑھنے اور اسلام کی پابندی کا حکم نہ کرے تو وہ حکمران مسلمان نہیں۔ اور نہ وہ حکومت اسلامی حکومت ہے اور اگر کوئی حاکم مندرجہ بالا جرائم کے ساتھ ساتھ علماء اسلام کا دشمن ہے، اور کافروں کا دوست ہے مسلمانوں کو ذلیل کرتا ہے۔ اور کافروں سے تعاون کرتا ہے تو ایسا حاکم اسلام کا ذلیل ترین دشمن ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اسلام کے دشمن ملک میں کفر اور بے حیائی پھیلانے والے حکمرانوں کا تختہ

---

[1] المائدہ۔ ۴۴، [2] المائدہ۔ ۴۵ [3] المائدہ۔ ۴۷

الٹ دیں۔ اور اگر مسلمانوں نے ایک اسلام دشمن حکمران کو برداشت کر لیا اور اس کے خلاف کچھ کوشش نہ کی۔ اور نہ وہاں سے ہجرت کی۔ تو تمام گناہ گار ہوں گے۔

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی کو (قاضی بنا کر) یمن بھیجا۔ تو پوچھا۔ جب تیرے پاس مقدمہ آئے گا۔ تو تم فیصلہ کرو گے؟ انہوں نے عرض کیا۔ میں کتاب اللہ (قرآن مجید) کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تم نے کتاب اللہ میں نہ پایا تو؟ انہوں نے عرض کیا پھر سنتِ (حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ فیصلہ کروں گا۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر تم نے سنتِ رسول اللہ میں بھی نہ پایا تو؟ انہوں نے کہا۔ پھر اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ اور اس میں کمی نہیں کروں گا (یعنی کتاب و سنت سامنے رکھ کر خوب غور کروں گا) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینہ پر مارا۔ اور فرمایا۔ اللہ کی حمد ہے جس نے رسول کے قاصد کو وہ توفیق بخشی جس سے رسول اللہ راضی ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۳۲۴)

اسلام کا فیصلہ تسلیم کرنا مسلمان ہونے کی شرط ہے

(۲) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ

(سو تیرے رب کی قسم ہے۔ مومن نہیں ہوں گے جب تک اپنے اختلافات میں تجھے نہ مان لیں پھر تیرے فیصلہ

Marfat.com

حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝۶۵

دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور خوشی سے قبول کریں،

وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا إِلٰى مَآ أَنْزَلَ اللّٰهُ وَإِلَى الرَّسُوْلِ رَأَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ۝۶۱

(اور جب انہیں کہا جاتا ہے جو چیز اللہ نے نازل کی ہے اس کی طرف آؤ تو تو منافقوں کو دیکھے گا کہ تجھ سے پہلوتہی کرتے ہیں،

رشوت اور جھوٹے مقدمات کا انجام

وَلَا تَأْكُلُوْٓا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۱۸۸

(اور ایک دوسرے کے مال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ اور انہیں حاکموں تک نہ پہنچاؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ سے کھا جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو)

پس حاکموں کا فرض ہے۔ کہ اگر لوگ جھوٹے مقدمات لے آئیں تاکہ دوسرے سے حاصل کریں، تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے۔ اور رشوت لے کر دوسرے پر ظلم نہ کرے۔ چنانچہ حدیث میں صراحت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ

---

۱ النساء ۶۵ ۲ النساء ۶۱ ۳ البقرۃ - ۱۸۸،

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے رشوت دینے والے اور رشوت لینے والے پر لعنت فرمائی (مشکوٰۃ صـ۳۲۶)

ارکانِ اسلام ترک کرنا بڑا گناہ ہے

① مسجد میں عبادت کرکے اسے آباد کرو۔ اور مسجدوں میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ مسجد سے روکنے والا مسجد کو ویران کرنے والا ہے اور مسجد حرام سے روکنا یا مسجد میں فساد کرنا خصوصاً مسجد حرام میں مشرک اور کافر کو آنے کی اجازت دینا بھی سخت گناہ ہے۔

② بے نمازی جہنمی ہے اور قیامت کے دن بڑے بڑے کفار کے ہمراہ اٹھے گا۔ اس کا چہرہ سیاہ ہوگا۔ نماز نہ پڑھنے والے اور زکوٰۃ ادا نہ کرنے والے مسلمانوں کے بھائیوں میں داخل نہیں

③ زکوٰۃ نہ دینے والے کنجوس لوگوں کا مال دوزخ میں گرم کرکے ان کے بدنوں پر لگایا جائے گا جب وہ چیخیں گے تو کہا جائے گا اس مال کا مزہ چکھو جو تم نے جمع کیا مگر زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

④ زکوٰۃ دینے یا عام صدقہ وخیرات کرنے یا دوسروں پر احسان رکھا۔ یا اسے شرمندہ کرکے یا اپنے ذاتی کام میں لگاکر اسے دکھ دیا۔ تو صدقہ کا ثواب ختم ہوجائے گا۔

⑤ روزہ رکھنا فرض ہے۔ اور بلا عذر روزہ نہ رکھنے پر عذاب

Marfat.com

ہوگا۔

⑨۔ اگر طاقت ہو تو حج کرنا فرض ہے۔ اگر طاقت ہوتے ہوئے حج نہ کیا تو اس کا کردار ایک یہودی یا عیسائی جیسا ہے جو حج کی تعمیل کے لئے مکہ مکرمہ نہیں جاتا اور نہ اس کے دل میں ان مقامات کی محبت ہے

مسجد کی توہین کرنے والا جہنمی ہے

① وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ لَهُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِيْنَ ؕ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۔

اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا۔ جس نے اللہ کی مسجدوں میں اس کا نام لینے کی ممانعت کردی اور ان کے ویران کرنے کی کوشش کی ایسے لوگوں کا حق نہیں ہے۔ کہ ان میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے ان کے لئے دنیا میں بھی ذلت ہے اور ان کے لئے آخرت میں بہت بڑا عذاب ہے۔

② اِنَّ الَّذِيْنَ

بے شک جو منکر ہوئے اور لوگوں

---

① البقرۃ۔ ۱۱۴

كَفَرُوْا وَيَصُدُّوْنَ عَنْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ
الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ لِلنَّاسِ
سَوَآءَ نِ الْعَاكِفُ فِيْهِ
وَالْبَادِ ۭ وَمَنْ يُّرِدْ
فِيْهِ بِاِلْحَادٍۢ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ
مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ع [1]
وَلَا تُقٰتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ
الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ
فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ ۭ
كَذٰلِكَ جَزَاۗءُ الْكٰفِرِيْنَ [2]
يَسْـَٔـلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ
قِتَالٍ فِيْهِ ۭ قُلْ قِتَالٌ فِيْهِ
كَبِيْرٌ ۭ وَصَدٌّ عَنْ سَبِيْلِ
اللّٰهِ وَكُفْرٌۢ بِهٖ ۙ
وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۙ
وَاِخْرَاجُ اَهْلِهٖ

کو اللہ کے راستہ اور مسجد حرام سے
روکتے ہیں جسے ہم نے سب لوگوں
کے لئے بنایا ہے وہاں اس جگہ
کا رہنے والا اور باہر والا دونوں
برابر ہیں اور جو وہاں ظلم سے کجروی
کرنا چاہے تو اسے دردناک عذاب
چکھائیں گے)
(اور مسجد حرام کے پاس ان سے نہ
لڑو جب تک وہ تم سے یہاں نہ
لڑیں پھر اگر وہ تم سے لڑیں تم بھی
انہیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے)
(آپ سے حرمت والے مہینے
میں لڑائی کے متعلق پوچھتے ہیں
کہہ دو اس میں لڑنا بڑا (گناہ) ہے
اور اللہ کے راستہ سے روکنا اور
اس کا انکار کرنا اور مسجد حرام
سے روکنا اور اس کے رہنے والوں

---

[1] الحج-۲۵ [2] البقرہ-۱۹۱

مِنْهُ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَالْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى يَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِيْنِكُمْ اِنِ اسْتَطَاعُوْا ۚ وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ [1]

کو اس میں سے نکالنا اللہ کے نزدیک اس سے بھی بڑا گناہ ہے) (اور تمہیں اس قوم کی دشمنی جو کہ تمہیں حرمت والی مسجد سے روکتی تھی، اس بات کا باعث نہ بنے کہ زیادتی کرنے لگو)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا يَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ [2]

(اے ایمان والو! مشرک تو پلید ہیں سو اس برس کے بعد مسجد حرام کے نزدیک نہ آنے پائیں)

بے نمازی جہنمی ہے

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِيْنَةٌ ۙ اِلَّآ اَصْحٰبَ الْيَمِيْنِ ۭ فِيْ جَنّٰتٍ ۛ يَتَسَاۗءَلُوْنَ ۙ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۙ مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۭ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۙ وَلَمْ

(ہر شخص اپنے اعمال کے سبب گروی ہے مگر داہنے والے باغوں میں ہوں گے ایک دوسرے پوچھیں گے گناہگاروں کی نسبت، کس چیز نے تمہیں دوزخ میں ڈالا، وہ کہیں گے ہم نمازی نہ تھے۔

---

[1] البقرۃ - ۲۱۷، [2] التوبہ - ۲۸، النساء - ۲،

Marfat.com

نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝
وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝
وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ
الدِّيْنِ ۝ حَتّٰى
أَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝

اور نہ ہم مسکینوں کو کھانا کھلاتے
تھے اور ہم بیکار کرنے والوں
ساتھ مل کر بیکار کیا کرتے تھے
اور ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے
کرتے تھے یہاں تک کہ ہمیں
موت آپہنچی)

فَإِنْ تَابُوْا وَأَقَامُوا الصَّلٰوةَ
وَآتَوُا الزَّكٰوةَ فَإِخْوَانُكُمْ
فِي الدِّيْنِ ۝

اگر یہ توبہ کریں اور نماز قائم کریں
اور زکوٰۃ دیں تو تمہارے
بھائی ہیں،

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم سے روایت کیا۔ کہ ایک روز آپ نے نماز کے متعلق ذکر کرتے ہوئے
فرمایا جس نے اس کی حفاظت کی۔ اس کے لئے یہ قیامت کے دن نور دلیل
اور نجات ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی۔ اس کے لئے نہ نور ہوگا نہ
دلیل ہوگی اور نہ نجات ہوگی اور قیامت کے دن وہ قارون اور فرعون
اور ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا (یہ بڑے درجے کے کفار ہیں)
(مشکوٰۃ ص ۵۹)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ مجھے میرے خلیل حضور

۱؎ المدثر - ۳۸ تا ۴۷، ۲؎ التوبہ - ۱۱،

ہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی۔ اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرنا۔ چاہے
ے کاٹ دیا جائے اور جلا دیا جائے۔ اور فرض نماز قصداً نہ چھوڑنا،
نے اسے قصداً چھوڑ دیا اس سے (اللہ کی جنت میں پہنچانے کی) ذمہ داری
ی رہی۔ اور شراب نہ پینا اس لئے کہ یہ برائی کی جڑ ہے (مشکوۃ ص۵۹)

زکوٰۃ نہ دینے والے کا انجام

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ
بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ
هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ
بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا
بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(اور جو لوگ اس چیز پر بخل کرتے
ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل
سے دی ہے وہ یہ خیال نہ کریں
کہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ
ان کے حق میں بُرا ہے قیامت
کے دن وہ مال طوق بنا کر ان
کے گلوں میں ڈالا جائے گا)

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ
وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ يَّوْمَ

(اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع
کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ
میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک
عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے جس دن

آل عمران - ۱۸۰،

Marfat.com

يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ — وہ دوزخ کی آگ میں گرم کیا جائے
فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ — گا پھر اس سے ان کی پیشانیاں
وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ — پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی
هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ — تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو
فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝[1] — کا مزہ چکھو جو تم جمع کرتے تھے)

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ — (کیا آپ نے اس کو دیکھا جو
فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ — کو جھٹلاتا ہے پس وہ وہی
الْيَتِيْمَ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى — یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین
طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ — کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ — پس ان نمازیوں کے لئے ہلاکت
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ — جو اپنی نماز سے غافل ہیں
سَاهُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ — دکھلاوا کرتے ہیں اور برتنے
يُرَآءُوْنَ ۝ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝[2] — تک روک رکھتے ہیں)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی سونے والا ایسا نہیں اور نہ چاندی والا ایسا ہے کہ وہ اس کا حق (زکوٰۃ) ادا نہیں کرے گا۔ تو قیامت کے دن اسے آگ کے ٹکڑے بنا دیا جائے گا۔ اور انہیں آگ میں گرم کیا جائے گا۔ پھر اس

---

[1] التوبہ - ۳۴ - ۳۵

[2] سورہ ماعون

Marfat.com

پیشانی اور اس کے پہلوؤں اور اس کی پشت پر داغا جائے گا[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللہ جس کو مال عطا کرے۔ اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ دے تو قیامت کے دن اسے گنجا سانپ بنا دیا جائے گا جس کی (آنکھوں) پر دو سیاہ داغ ہوں گے۔ وہ (زکوٰۃ نہ دینے والے) کو اس کے دونوں جبڑوں سے پکڑے گا۔ اور کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ ولا یحسبن الذین بخلوا الایۃ[2]۔

ریاکاری سے نیکی برباد ہو جاتی ہے

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا	(اے ایمان والو! احسان رکھ کر
صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ	اور ایذا دے کر اپنی خیرات ضائع
وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِیْ	نہ کرو۔ اس شخص کی طرح جو اپنا مال
یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ	لوگوں کے دکھانے کو خرچ کرتا ہے
وَلَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ	اور اللہ اور قیامت کے دن پر
الْاٰخِرِ ۫ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ	یقین نہیں رکھتا۔ سو اس کی مثال
صَفْوَانٍ عَلَیْهِ تُرَابٌ	ایسی ہے جیسے صاف پتھر کہ اس

---

[1] مشکوٰۃ ص ۱۵۵ [2] مشکوٰۃ ص ۱۵۵۔

Marfat.com

فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

پر کچھ مٹی بھری ہو پھر اس پر زور کا مینہ برسا پھر اس کو بالکل صاف کر دے ایسے لوگوں کو اپنی کمائی ذرا بھی ہاتھ نہ لگے گی، اور اللہ کافروں کو سیدھا راہ نہیں دکھاتا۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔

جس نے دکھاوے کے لئے نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے دکھاوے کے لئے صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔

روزہ نہ رکھنے والا دوزخ میں

(۵) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

(اے ایمان والو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

---

(۵) البقرۃ - ۲۶۴ -

Marfat.com

وسلم نے فرمایا۔ روزہ اور قرآن مجید بندے کی سفارش کریں گے۔ روزے کہیں
اے رب۔ میں نے اسے کھانے اور شہوت رانی سے روکا۔ اس لئے
کے متعلق میری سفارش قبول فرما اور قرآن مجید کہے گا میں نے اسے رات
سونے سے روکا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما چنانچہ دونوں
سفارش قبول کی جائے گی اور جس نے روزہ نہ رکھا۔ اس کی سفارش نہ
لی۔ اور آخر وہ جہنم میں جائے گا۔

حج نہ کرنے والے کا انجام

لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ۝

اور لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا اللہ کا حق ہے۔ جو شخص اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہو۔ اور جو کفر (انکار) کرے تو پھر اللہ جہان والوں سے بے پروا ہے۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو حج کرنے سے کوئی ظاہر حاجت (مثلاً سفر خرچ ہونا وغیرہ) یا ظالم بادشاہ یا روکنے والی بیماری نہ روکے پھر بھی وہ حج نہ کرے تو چاہے وہ یہودی مرے اور چاہے عیسائی مرے (یعنی ایسے

۱؎ آل عمران ۔ ۹۷۔

Marfat.com

بدمعاش آدمی کی اللہ کے ہاں کوئی وقعت نہیں کہ جو حج کی طاقت رکھ
پھر بھی حج نہ کرے[1])

والدین کی نافرمانی اور مسلمانوں کو ستانے کا انجام

(۱)۔ والدین کی خدمت کرنا، اللہ کی رضامندی حاصل کرنا ہے اور
والدین کو ستانا انہیں گالی دینا اور ان کی خدمت سے ہاتھ کھینچ
بڑا گناہ ہے جس کی سزا دنیا میں ذلت اور مرنے کے بعد جہنم ہے
والدین میں سے والدہ کے ساتھ زیادہ حسنِ سلوک کرنا چاہئے کیونکہ وہ
ایک عورت ہے اور کمانے سے معذور ہے۔

(۲)۔ والدین کے بعد قریبی رشتہ داروں بہنوں بھائیوں خالاؤں
ماموؤں، چچاؤں، پھوپھیوں وغیرہ کا حق ہے۔ ان سے تعلق تو
کا انجام بھی دوزخ ہے۔

(۳)۔ جو عورت مرد کی اطاعت نہ کرے وہ بھی سخت بُری ہے۔ ا
طرح مرد کے لئے جائز نہیں کہ وہ عورت کو ناحق تکلیف پہنچا
یا لباس و طعام سے محروم کرے۔

(۴)۔ عام مسلمانوں کے اچھا برتاؤ کرے۔ بڑوں کا ادب اف
چھوٹوں پر رحم کرے۔

---

[1]) مشکوٰۃ ص ۲۲۲۔

Marfat.com

والدین کی نافرمانی بڑا گناہ ہے

(۱) وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ؕ اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ۝

(اور تیرا رب فیصلہ کر چکا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو، اور اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف بھی نہ کہو اور نہ انہیں جھڑکو اور ان سے ادب سے بات کرو)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور قتل کرنا کسی جان کو، اور جھوٹی قسم کھانا۔[۲]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ مجھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں کا حکم فرمایا (ان میں سے ایک یہ ہے) کہ اپنے والدین کی نافرمانی نہ کرو چاہے وہ تجھے اپنے اہل و مال سے الگ ہونے کا

---

[۱] بنی اسرائیل، ۴۵ [۲] مشکوٰۃ ص ۱۷

Marfat.com

حکم دیتی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جنت میں داخل نہ ہوگا احسان دھرنے والا۔ اور نہ والدین کا نافرمان اور شراب پینے والا اگر توبہ نہ کرے۔[1]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول۔ والدین کا ان کے بچے پر کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا! وہی تیرے جنت اور دوزخ ہیں۔ (یعنی ان کی خدمت کا انجام جنت اور ان کو ستانے کا انجام دوزخ ہے)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک آدمی نے پوچھا اے اللہ کے رسول۔ میری حسن رفاقت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا: تیری ماں۔

اس نے پوچھا؟ پھر کون

آپ نے فرمایا۔ تیری ماں۔

اس نے پوچھا؟ پھر کون۔

آپ نے فرمایا۔ تیری ماں۔

اس نے پوچھا پھر کون۔

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۸۔ [2] مشکوٰۃ ص۴۲۰۔

Marfat.com

آپؐ نے فرمایا: تیرا باپ۔

ایک روایت میں ہے۔ تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیری ماں، پھر تیرا باپ پھر جو جو تیرا قریبی ہو[1]

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنی نسبت کی (یعنی دوسرے کو والد ظاہر کیا) اور وہ جانتا ہے۔ کہ وہ (دوسرا) اس کا باپ نہیں تو اس پر جنت حرام ہے۔

رشتہ داروں سے تعلق کاٹنے والے کا انجام

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ط[2]

(جس کا واسطہ دے کر تم ایک دوسرے سے اپنا حق مانگتے ہو اور رشتہ داروں کے تعلقات بگاڑنے سے بچو)

فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَأَصَمَّهُمْ وَأَعْمَىٰ

(پھر تم سے یہ بھی توقع ہے کہ اگر تم ملک کے حاکم بن جاؤ تو ملک میں فساد مچانے اور قطع رحمی کرنے لگو یہی لوگ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی ہے پھر انہیں بہرہ اور

---

[1] مشکوٰۃ ص۴۱۸ [2] النساء: ۱۔

Marfat.com

اَبْصَارَهُمْ ۝[1]	اندھا بھی کر دیا ہے)
وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ	(اور جو لوگ اللہ کا عہد مضبوط کر
اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ	کے بعد توڑتے ہیں۔ اور اس چیز
وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ	توڑتے ہیں جسے اللہ نے جوڑنے
بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَ	کا حکم فرمایا۔ اور ملک میں فسا
يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ	کرتے ہیں اور کے لئے لعنت
لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ۝[2]	اور ان کے لئے برا گھر ہے)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قطع رحمی کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی دنیا اغراض خاطر قطع تعلق کرنے والا جنت سے محروم رہے گا[3])

خاوند بیوی کی باہمی حقوق تلفی گناہ ہے

(۳) وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ	(اور جن عورتوں سے تمہیں سرکش
وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ	خطرہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور سونے
وَاضْرِبُوْهُنَّ فَاِنْ	جدا کر دو اور مار دو پھر اگر تمہارا
اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا	مان جائیں تو ان پر الزام لگانے
عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا اِنَّ اللّٰهَ	کے بہانے مت تلاش کرو بے

---

[1] محمد۔ ۲۲، ۲۳ [2] الرعد، ۲۵۔ [3] مشکوٰۃ ص ۴۱۹

Marfat.com

كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ (اللہ سب سے اوپر بڑا ہے)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
لم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر سے پر بلائے مگر وہ انکار
ے اور (خاوند) غصہ میں رات گذارے۔ تو صبح تک فرشتے اس عورت
ف بھیجتے ہیں[1] (اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر مرد اپنی بیوی سے شہوت پوری
کر سکے گا۔ تو اس کا بدکاری میں پڑنے کا خطرہ ہے۔ اور اس کا سبب یہ
ہی ہوئی۔)
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (عورت کا مرد پر یہ حق ہے)
تو کھائے اسے بھی کھلا اور جب تو پہنے اسے بھی پہنا (اور اگر اس سے
ری بات دیکھے اور ادب سکھانے کے لئے سزا دے) تو اس کے چہرے
ر اور نہ اس کی طرف بری بات منسوب کر (یا اسے گالی نہ دے) اور
سے ادب سکھانے کے لئے چھوڑنا پڑے تو دوسرے کے گھر میں نہ بھیج
اسے اپنے ہی گھر میں (اپنے بستر سے) الگ کر دے یہی کافی سزا ہے[2]

مسلمانوں پر ظلم کرنا بڑا گناہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
لم نے فرمایا۔ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۱۰، [2] مشکوٰۃ ص ۲۸۱۔

ہمارے بڑوں کی عزت نہ کرے اور نیکی کا حکم نہ کرے اور برائی سے روکے[1]

(یعنی ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اپنے سے کم عمر اور کم درجہ مسلمانوں پر رحم کرے۔ اور ان پر ظلم نہ کرے اور اپنے سے بڑی عمر کے بلند درجہ کے مسلمانوں کی عزت کرے اور ان کی بے عزتی نہ کرے اور دوسروں کو نیک کام کا حکم کیا کرے اور برے کاموں سے روکتا رہے)

اسلام میں حرام کیا ہے

① شراب پینا پلانا اور اس کا کاروبار کرنا حرام اور شیطانی خبیث کام ہے۔ اس طرح جوا کی ہر قسم حرام اور شیطانی خبیث کام ہے اور تصویریں یا بت بنا کر اور رمال وغیرہ کے ذریعہ روپیہ کمانا اور یہ کام شدید ترین جرم ہیں۔

② سود حرام ہے اور سود لینے والا اور سود دینے والا، اس کا گواہ بننے والا اور اس کا لکھنے والا لعنتی ہیں۔ اور اسلام کے دشمن ہیں۔

③ جو لوگ اسلام کے احکام چھپاتے ہیں تاکہ جاہلوں اور حکمرانوں اور مالداروں کو خوش کر کے ان سے مال حاصل کریں۔ وہ

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۲۲

جہنمی ہیں۔

④۔ جو لوگ اسلام کے احکام بدلتے ہیں اور غلط مسائل پھیلاتے ہیں وہ بھی جہنمی اور حرام خور ہیں۔

⑤۔ جس جانور پر ذبح کرتے وقت بسم اللہ اللہ اکبر نہ پڑھا جائے وہ حرام اور مردار ہے اور یہ بھی چاہیئے کہ ذبح کرنے والا مسلمان ہو۔

⑥۔ مردار، خون، سؤر کا گوشت، اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام کی نذر و نیاز، دم گھٹ کر یا چوٹ سے یا گر کر یا کسی کے سینگ مارنے سے یا درندے کے پھاڑنے سے مرنے والے جانور کو اگر مرنے سے پہلے اسلامی طریقہ پر ذبح نہ کیا جا سکے تو اس کا کھانا حرام ہے اس طرح جو جانور کسی بزرگ کی قبر یا کسی بت کے قریب اس کا قرب حاصل کرنے کی نیت سے ذبح کیا جائے وہ مردار اور حرام ہے۔ اور ایسے ہی جوئے کے تیروں سے تقسیم کیا ہوا جانور بھی حرام ہے، الغرض، بغیر ذبح کئے جانور کھانا۔ خلافِ شریعت کاروبار اور حرام چیزوں کو فروخت کر کے مال کما کر کھانے والا اور اللہ کے سوا کسی بزرگ وغیرہ کے نام پر نذر نیاز اور چڑھاوا کھانے والا۔ حقیقت میں مردار اور حرام کھانے والا ہے۔

⑦۔ لوگوں کا مال دھوکہ دے کر حاصل کرنا جھوٹے مقدمات کر کے

Marfat.com

لوگوں کا مال حاصل کرنا اور رشوت لینا دینا اور سفارشیں کر کے
سفارش کے بدلہ میں مال لینا حرام ہے۔

شراب اور جوا نجس اور حرام ہے

① يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝[1]

(اے ایمان والو! شراب اور جوا بت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور حرام ہے۔ اور جس دنیا میں شراب پیا اور توبہ کئے بغیر شراب کی عادت کی حالت میں مرگیا آخرت میں (پاکیزہ شراب) نہیں پئے گا۔[2]

حضرت عبداللہ بن عمرو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا!

جنت میں داخل نہیں ہوگا والدین کا نافرمان اور نہ جوئے باز اور احسان دھرنے والا اور نہ شراب پینے والا۔[3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

---

[1] المائدہ، ۹۰، [2] مشکوٰۃ، ۳۱۲۔ [3] مشکوٰۃ، ۳۱۸۔

Marfat.com

نے فرمایا: شراب پینے والا (توبہ کئے بغیر عادتِ شراب) کی حالت میں
الا، بت پرست کی طرح اللہ سے ملے گا۔[1]

سُود حرام ہے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا
اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ
الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا
بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَكُمْ
رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ
لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا
تُظْلَمُوْنَ ۝[2]
وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ
وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ۝[3]

(اے ایمان والو۔ اللہ سے ڈرو
اور جو کچھ سود باقی رہ گیا ہے اسے
چھوڑ دو۔ اگر تم ایمان والے ہو،
اگر تم نے نہ چھوڑا تو اللہ اور اس
کے رسول کی طرف سے تمہارے
خلاف اعلانِ جنگ ہے۔ اور اگر
توبہ کر لو تو اصل مال تمہارا، تمہارے
واسطے ہے۔ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ
تم پر ظلم کیا جائے۔
(حالانکہ اللہ نے سوداگری کو حلال کیا
ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کھانے والے (سود) کھلانے والے (سود) لکھنے والے اور (سود)

---

[1] مشکوٰۃ ص۲۱۸۔ [2] البقرۃ ۲۷۸، ۲۷۹، [3] البقرۃ ۲۷۵،

کے گواہوں پر لعنت کی[1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ معراج کی رات مجھے ایک ایسی قوم پر لے جایا گیا۔ کہ ان کے پیٹ ایسے تھے جیسے کمرے ہوں اور ان میں سانپ تھے جو ان کے پیٹوں سے جھانک رہے تھے۔ میں نے پوچھا۔

اے جبرائیل۔ یہ کون لوگ ہیں؟

انہوں نے بتایا۔ یہ سود کھانے والے ہیں[2]۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ (جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا) ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سود کا ایک درہم کوئی آدمی کھاتا ہے اور وہ جانتا ہے (کہ یہ سود ہے) یہ چھتیس بار زنا سے زیادہ سخت (گناہ) ہے[3]

کتمانِ حق کا معاوضہ

اور یتیموں پر ظلم حرام ہے

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ (بے شک جو لوگ اللہ کی

[1] مشکوٰۃ ص ۲۴۲ [2] مشکوٰۃ ص ۲۴۶۔ [3] مشکوٰۃ ص ۲۴۶

اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْكِتٰبِ	ہوئی کتاب کو چھپاتے اور اس کے
وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۙ	بدلہ میں تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ مَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ	یہ لوگ اپنے پیٹوں میں نہیں کھاتے
بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ	مگر آگ۔ اور اللہ نے ان سے قیامت
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ	کے دن کلام نہیں کرے گا اور نہ
الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ ۚ	انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ ۱	دردناک عذاب ہے۔
وَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ	(سو افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے
بِاَيْدِيْهِمْ ۗ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ	ہاتھوں سے لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں
هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے تاکہ ان
لِيَشْتَرُوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ	سے کچھ روپیہ کمائیں پھر افسوس ہے
فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ	ان کے ہاتھوں کے لکھنے پر اور
اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ	افسوس ہے ان کی کمائی پر)
مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ۝ ۲ (۴) اِنَّ الَّذِيْنَ	(بے شک جو لوگ یتیموں کا مال ناحق
يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا	کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹ میں آگ
اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا	سے بھرتے ہیں اور عنقریب آگ
وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا ۝ ع ۳	میں داخل ہوں گے۔

---

۱ البقرۃ-۱۷۴۔ ۲ البقرۃ-۷۹۔ ۳ النساء-۱۰۔

اللہ کے سوا دوسرے کے نام پر نذر اور غیر مذبوحہ جانور حرام ہے

(۵) وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ط[1]

(اور جس چیز پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس میں سے نہ کھاؤ اور بے شک یہ کھانا گناہ ہے)

(۶) حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوْذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيْحَةُ وَمَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ فِسْقٌ ط[2]

(تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت حرام کیا گیا ہے اور وہ جانور جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام پر پکارا جائے (یعنی اللہ کے دوسرے کے نام پر نذر نیاز یا ذبح کرتے وقت غیر اللہ کا نام پکارا جائے) اور گلا گھٹ کر یا بلندی سے گر کر یا مارنے سے مر گیا ہو اور

---

[1] الانعام - ۱۲۱ [2] المائدہ - ۳

Marfat.com

کسی درندے نے پھاڑ ڈالا ہو۔
مگر جسے تم نے ذبح کر لیا ہو۔ اور وہ
جو کسی تھان پر ذبح کیا جائے اور
یہ کہ جوئے کے تیروں سے تقسیم کرو
یہ سب گناہ ہیں)

رشوت اور دھوکہ کا مال حرام ہے

(۷) وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ[1]

(اور ایک دوسرے کے مال آپس میں ناجائز طور پر نہ کھاؤ اور انہیں حاکموں تک نہ پہنچاؤ۔ تاکہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ سے کھا جاؤ حالانکہ تم جانتے ہو)

چنانچہ رشوت لینی، یا سفارش کر کے مال حاصل کرنا، یا دھوکہ دے کر حکام کے پاس مقدمات لے جانا اور پھر غلط فیصلے کرا کر دوسرے کا مال ہضم کر لینا حرام ہے، دنیا کی عدالت دھوکہ میں آکر یا قصداً بد دیانتی کر کے دوسرے کا مال کسی کو دے دے تو بدستور حرام ہے۔ اور حلال نہیں ہوتا۔

---

[1] البقرۃ ۱۸۸

تکذیب بالقدر شدید جرم ہے

اِنَّا خَلَقْنٰهُ كُلَّ شَيْءٍ بِقَدَرٍ [1] (بے شک ہم نے ہر چیز اندازے سے بنائی ہے۔

اللہ تعالےٰ نے ہر جان کے لئے اعمال وہ روزی مقدر کر دی۔ مگر انسان کو مجبور محض نہیں بنایا۔ چنانچہ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایمان درست ہو جائے پھر کوئی گناہ نقصان نہیں دے گا۔ یہ لوگ مرجیہ ہیں۔

اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

مرجیہ کہتے ہیں۔ کہ انسان تمام اعمال اللہ کی تقدیر کے باعث کرتا ہے اور انسان کو کچھ اختیار حاصل نہیں۔ بلکہ اعمال کرنے میں انسان مجبور محض ہے۔ اس لئے ایمان ہو۔ تو گناہ سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ قدریہ کہتے ہیں۔ کہ

جادو حرام ہے

① حضرت سلیمان علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے نبی تھے۔ اور جادوگر نہیں البتہ ان کے عہد حکومت میں جنات اور انسان مل کر کام کرتے۔ چنانچہ شرارتی جنات جادو کے منتر لوگوں میں پھیلاتے۔ جو صاف

---

[1] القمر ۔ ۴۹۔

Marfat.com

طور پر کفر اور گناہ کبیرہ ہے۔
۲) جادوگر نجات نہیں پاتا اور جادو کا کھیل ایک وقتی دھوکہ ہوتا ہے جو کہ اللہ کے کلام کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔

تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى	(اور انہوں نے اس چیز کی پیروی کی
مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ	جو شیطان، حضرت سلیمان کی بادشاہت
سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ	کے وقت پڑھتے تھے اور سلیمان نے
كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ	کفر نہیں کیا تھا لیکن شیطانوں نے
السِّحْرَ ۚ [1]	ہی کفر کیا لوگوں کو جادو سکھلاتے تھے)
وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ	(اور جادو کرنیوالے نجات نہیں پاتے۔
قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ ۙ السِّحْرُ ۭ	(موسےٰ نے کہا۔ کہ جو تم لاتے ہو وہ
اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ	جادو ہے اللہ اسے ابھی درہم برہم
لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ [2]	کردے گا بے شک اللہ شریروں کے
	کام نہیں سنوارتا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سات ہلاک کرنے والے کاموں سے بچو۔ (صحابہ کرام) نے پوچھا اے اللہ کے رسول وہ کون سے ہیں۔
آپؐ نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ جادو کرنا، جس جان کو اللہ

---

[1] البقرۃ - ۱۰۲، [2] یونس - ۷۷، [3] یونس - ۸۱،

Marfat.com

نے حرام کیا اسے ناحق قتل کرنا، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جہاد کے میدان سے بھاگنا اور بے خبر عفیف مسلمان عورتوں پر تہمت رکھنا۔[1]

قتل وفساد اور خاندانی منصوبہ بندی

بڑے جرائم ہیں

① زمین میں فساد نہ کرو۔ فسادی اور اسلام کی تعلیمات کو ختم کرنے کی کوشش کرنے والے ملعون ہیں۔

② کسی مسلمان بلکہ معاہد کا قتل کرنا حرام ہے۔ اور مسلمانوں کا قاتل جہنمی اور لعنتی ہے۔

③ انبیاء علیہم السلام اور ان کے وارثین انبیاء یعنی علمائے اسلام کا قاتل سب سے بڑا ملعون ہے۔ اور جہنم میں سب سے زیادہ عذاب کا مستحق ہے جیسے کہ یہودی اور ان سے ملتے جلتے لوگ ملعون اور ابدی جہنمی ہیں۔

④ خودکشی کرنا حرام ہے۔ اور خودکشی کرنے والا بھی دوزخ میں جائے گا۔

⑤ بچوں کو قتل کرنا زندہ درگور کرنا حرام ہے خاندانی منصوبہ بندی

---

[1] مشکوٰۃ ص۱۷۔

Marfat.com

پر عمل کرنا بھی دراصل بچوں کو قتل کرنے اور جہنمی ہونے کا باعث ہے

فساد نہ کرو

① لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا [1]
وَاللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ۝ [2]
وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ
لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ
سُوْٓءُ الدَّارِ ۝ [3]
وَلَا تُطِیْعُوْٓا اَمْرَ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ [4]
الَّذِیْنَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ
وَلَا یُصْلِحُوْنَ ۝ [5]
وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ
مِنَ الْقَتْلِ ۝ [6]

(اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت کرو)
(اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا)
(اور ملک میں فساد کرتے ہیں ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے)
(اور ان حد سے نکلنے والوں کا کہا مت مانو جو زمین میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے)
(اور فتنہ (غلبۂ شرک) قتل سے زیادہ سخت ہے۔

---

[1] الاعراف، ۵۶، [2] المائدہ، ۶۴، [3] الرعد، ۲۵، [4] الشعراء، ۱۵۲، [5] البقرۃ، ۱۹۱،

Marfat.com

مسلمان کا قاتل جہنمی ہے

(۲) وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ ط لہ

(اور ناحق کسی جان کو قتل نہ کرو جس کا قتل اللہ نے حرام کیا ہے)

وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ خٰلِدًا فِیْھَا وَغَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَلَعَنَہٗ وَاَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ہ ۲

(اور جو کسی مسلمان کو جان کر قتل کرے اس کی سزا دوزخ ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لئے بڑا عذاب تیار کیا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں۔ اللہ کے ساتھ شرک کرنا۔ اور والدین کی نافرمانی کرنا۔ اور کسی جانور کو قتل کرنا۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔ ۳

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قیامت کے روز سب سے پہلے لوگوں کے درمیان قتلوں کے بارے میں فیصلہ ہوگا۔ ۴

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی

---

۱ الانعام، ۱۵۱، ۲ النساء۔ ۹۲، ۳ مشکوٰۃ ص ۱۷ ۴ مشکوٰۃ ص ۳۰

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس نے کسی معاہد کو قتل کر دیا۔ اسے جنت کی خوشبو بھی نہیں لگے گی۔ حالانکہ اس کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے[1]۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک مسلمان آدمی کے قتل ہونے سے زیادہ اللہ پر یہ آسان ہے کہ دنیا ختم ہو جائے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا۔ میرے بعد لوٹ کر کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔ (یعنی قتل، کفر کے قریب سخت جرم ہے[2])۔

انبیاء اور علماء کا قاتل سب سے بڑا لعنتی ہے

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَیَقْتُلُوْنَ النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّیَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ

بے شک جو لوگ اللہ کے حکموں کا انکار کرتے ہیں اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے ہیں اور لوگوں میں انصاف کا

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۹۹، [2] مشکوٰۃ ص ۳۰۷۔

يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ أُولَٰئِكَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ ۝[1] وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ الْحَقِّ[2]

حکم کرنے والوں کو قتل کرتے ہیں۔ سو انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجئے یہی وہ لوگ ہیں جن کی دنیا اور آخرت میں محنت ضائع ہوگئی اور ان کا کوئی مددگار نہیں۔ اور ان پر ذلت اور محتاجی ڈال دی گئی اور انہوں نے غضب الٰہی کمایا یہ اس لئے کہ وہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے تھے۔ اور نبیوں کو ناحق قتل کرتے تھے۔

خودکشی کرنا حرام ہے

(۴) وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۝ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ عُدْوَانًا وَظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيهِ نَارًا وَكَانَ ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا ۝

(اور آپس میں کسی کو قتل نہ کرو بے شک اللہ تم پر مہربان ہے اور جو شخص تعدی اور ظلم سے یہ کام کرے گا تو ہم اسے آگ میں ڈالیں گے! (اور یہ اللہ پر آسان ہے)

---

[1] آل عمران - ۲۱، ۲۲ - [2] البقرۃ، ۶۱،

یعنی کسی سے لین دین بند کر کے اسے بھوکے مارنے کی کوشش کرنا بھی
اس کا قتل ہے۔ اس طرح خودکشی کی بھی حرام ہے۔ چنانچہ
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
م نے فرمایا جس نے اپنے آپ کو پہاڑ سے گرایا اور خودکشی کی تو وہ دوزخ
یں ہوگا۔ اس میں وہ اپنے آپ کو ہمیشہ گرا گرا کر مارتا رہے گا۔ اور جس
ہر پی کر خودکشی کی اس طرح خودکشی کی تو اس کے ہاتھ میں زہر ہوگا۔ وہ
ج کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ زہر پی کر خودکشی کرتا رہے گا۔ اور جس نے اپنے
لوہے کے اوزار سے قتل کیا تو اس کے ہاتھ میں لوہے کا وہ اوزار ہوگا۔ اور
م میں ہمیشہ اپنے پیٹ میں گھونپ گھونپ کر اپنے آپ کو قتل کرتا
گا۔[1]

خاندانی منصوبہ بندی حرام ہے

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا[2]

(اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے قتل نہ کرو ہم انہیں بھی رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی، بے شک ان کا قتل کرنا بڑا گناہ ہے)

وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ[3]

(اور نہ اپنی اولاد کو وہ قتل کریں گی)

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۹۹۔ [2] بنی اسرائیل ۳۱، [3] الممتحنہ ۱۲،

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں. کہ ایک آدمی نے عرض کیا. اے اللہ کے رسول. اللہ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے آپ نے فرمایا. سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ تو اس کا شریک بنائے حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا۔

اس نے کہا پھر (کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟)

آپؐ نے فرمایا. (اس کے بعد سب سے بڑا گناہ یہ ہے) کہ تو اپنے کو اس ڈر سے قتل کرے. کہ یہ تیرے ساتھ کھائے گا۔[1]

چنانچہ کھانا بچانے کے لئے خاندانی منصوبہ بندی پر عمل کرنا اور (ل) کی پیدائش کو روکنے کی ناکام کوشش کرنا سب سے بڑا گناہ اور اللہ تعالیٰ عدم اعتماد ہے ایسے تمام لوگ قاتل شمار ہوتے ہیں۔

زنا، لواطت اور متعہ بڑے گناہ ہیں

(۱) بے حیائی اور گناہ کے کام مت کرو۔ چاہے وہ پوشیدہ ہوں یا ظاہر ہوں۔

(۲) زنا مت کرو۔ اور اگر کوئی غیر شادی شدہ زنا کرے۔ تو اسے ایک سو کوڑے مارو۔ اور اگر شادی شدہ زنا کرے تو اسے سنگسار کرو۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۱۶

Marfat.com

② جو لوگ مسلمان مردوں اور عورتوں میں بے حیائی اور بدکاری پھیلاتے ہیں جیسے کہ سینما اور ناچ گانے سکھانے والے غنڈے عناصر، ان کے لئے جہنم کی سزا ہے۔ اور بدکار مرد اور بدکار عورتیں ہی آپس میں تعلق قائم کرتی ہیں۔ ایک ایماندار آدمی بدکار عورتوں سے کچھ تعلق نہیں رکھتا۔

④ لواطت شدید ترین جرم ہے۔ لواطت کرنے والے کو عبرت ناک انداز میں قتل کرنا ضروری ہے! اس طرح جلق اور مساحقت اور چوپاؤں سے بدکاری کرنا بھی شدید ترین جرم ہے۔

⑤ شیعہ لوگوں نے متعہ کی رسم نکالی۔ کہ ایک مرد عورت کی جہاں ایک دوسرے پر نیت بدہوئی۔ تو گواہ کے بغیر مقررہ وقت کے لئے نکاح کرلو۔ اور اس کا نام متعہ رکھا ہے۔ یہ بھی زنا اور بدکاری ہے

ہر بے حیائی کا کام جرم ہے

① وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ج[1]

اور بے حیائی کے ظاہر اور پوشیدہ کاموں کے قریب نہ جاؤ۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ

(کہدو) میرے رب نے صرف بے حیائی کی باتوں کو جرم کیا ہے خواہ وہ

---

[1] الانعام-۱۵۱،

Marfat.com

وَالْبَغْيَ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَاَنْ
تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ
بِهٖ سُلْطَانًا لہ

علانیہ ہوں یا پوشیدہ اور ہر گناہ کو
اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو بھی اور یہ
کہ اللہ کا ایسی چیز کو شریک کرو جس کی
دلیل اس نے کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔

زنا بڑی بے حیائی ہے

زانی کے لئے سخت سزا

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا اِنَّهٗ كَانَ
فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيْلًا ہ ۲

(اور زنا کے قریب نہ جاؤ بے شک
وہ بے حیائی ہے اور بری راہ ہے)

ایک اصل زنا ہے وہ تو حرام ہے۔ مگر غیر محرم عورتوں کو بری نظر سے دیکھنا اور بری نیت سے ان کی طرف جانا بھی زنا کا ایک درجہ ہے اور یہ بھی گناہ ہے۔ چنانچہ ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھوں کا زنا (غیر محرم عورت کو بدنیتی سے) دیکھنا ہے۔ اور کانوں کا زنا غیر محرم عورتوں کی باتیں بدنیتی سے) سننا ہے اور زبان کا زنا (غیر محرم عورتوں سے بدنیتی کے ساتھ) باتیں کرنا ہے اور ہاتھ کا زنا غیر محرم عورتوں کو بدنیتی سے

لہ الاعراف ۳۳۔ ۲ بنی اسرائیل ۳۲۔

Marfat.com

ہے۔اور پاؤں کا زنا (بدنیتی سے) چلتا ہے اور دل مائل ہونا اور
زنا ہے۔ اور شرمگاہ اس کی تصدیق کرتی ہے یا تکذیب کرتی ہے
یا زنا کر بیٹھتا ہے یا بچ جاتا ہے۔

اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا
كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ
جَلْدَةٍ وَّلَا تَأْخُذْكُمْ
بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللّٰهِ
إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ
عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ
مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ۝

(بدکار عورت اور بدکار مرد، سو دونوں
میں سے ہر ایک کو (غیر شادی شدہ
ہونے کی صورت میں) سو سو درّے
مارو اور تمہیں اللہ کے معاملہ میں
ان پر ذرہ ارحم نہ آنا چاہیے اگر تم
اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان
رکھتے ہو۔ اور ان کی سزا کے وقت
مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر
رہنا چاہیے)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ ایک آدمی نے ایک عورت
سے زنا کیا۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نے (ایک سو کوڑے)
(جاری) کی۔ پھر پتہ چلا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپؐ نے اس کو سنگسار
کا حکم دیا۔ (یعنی) جو شخص شادی شدہ ہوگا۔ اس کو زنا کرنے پر پتھر مار مار
کر دیا جائے گا۔ اور اگر غیر شادی شدہ زنا کرے۔ تو اس کو ایک سو

النور ۲، ۱۸ ۔

کوڑے مارے جائیں گے۔ اور ایک سال کے لئے جلاوطن بھی کیا جاسکتا ہے[1]

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ کہ آپؐ نے غیر شادی شدہ زنا کرنے والے کے بارے میں ایک سو کوڑے مارنے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کرنے کا حکم دیا ہے[2]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص اپنی بیوی کی دُبر میں جماع کرے وہ ملعون ہے[3]

بے حیائی پھیلانے والے جہنمی ہیں

(۳) اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ط وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِیَةُ

(بے شک جو لوگ چاہتے ہیں ایمانداروں میں بدکاری کا چرچا ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے)۔ (بدکار مرد، سوائے بدکار عورت یا مشرکہ کے نکاح نہیں کرے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۱۲، [2] مشکوٰۃ ص ۳۰۹، [3] مشکوٰۃ ص ۲۷۶۔ [4] النور۔ ۱۹،

Marfat.com

لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ ۚ وَّحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝	اور بدکار عورت سے سوائے بدکار مرد یا مشرک کے اور کوئی نکاح نہیں کریگا۔ اور ایمان والوں پر یہ حرام کیا گیا ہے)

لواطت سب سے بڑا جرم ہے

(۴)

وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖٓ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ۝[1] فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ۝ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ۭ	(اور لوط کو بھیجا، جب اس نے اپنی قوم کو کہا۔ کیا تم ایسی بے حیائی کرتے ہو۔ کہ تم سے پہلے اسے جہان میں سے کسی نے نہیں کیا بے شک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت رانی کرتے ہو۔ بلکہ تم حد سے بڑھنے والے ہو) (پھر جب ہمارا حکم پہنچا تو ہم نے وہ بستیاں الٹ دیں اور اس زمین پر کھنگر کے پتھر برسانا شروع کئے۔ جو لگاتار گر رہے تھے جن پر نیرے

---

[1] الاعراف ۸۱،

Marfat.com

وَمَا هِيَ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ۝[1]

رب کے ہاں سے خاص نشانی تھا اور یہ بستیاں ان ظالموں سے کچھ دور نہیں ہیں)

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝[2]

پھر ہم نے ان بستیوں کو زیر و زبر اور ان پر کنکر کے پتھر برسائے

حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

وہ ملعون ہے جو قوم لوط کا کام کرے[3]

حضرت عکرمہ نے حضرت ابن عباس رضی عنہ سے روایت کیا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جس کو تم قوم لوط کا کام کرتے دیکھو۔ تو کرنے والے اور کروانے والے کو قتل کر دو[4]

مساحقت اور جلق بھی بدکاری ہے

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ عورتوں کا آپس میں چپٹی کرنا زنا ہے۔ طبرانی فی الکبیر کتاب الکبائر ص۲۱۱ چپٹی سے مراد عورتوں کا آپس میں شرمگاہوں کو رگڑ کر انزال کرنا یہ بھی زنا کی

---

[1] الہود۔۸۳، [2] الحجر۔۷۴، [3] مشکوٰۃ ص۲۱۳ [4] مشکوٰۃ ص۲۱۲۔

Marfat.com

سم ہے اور حرام ہے)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا سات پر اللہ کی لعنت ہے اور قیامت کے روز ان پر نظر (کرم) نہیں کرے گا۔ اور فرمائے گا۔ کہ اس کو دوزخ میں جانے والوں کے ہمراہ دوزخ میں داخل کردو!

۱۔ (لڑکوں کے ساتھ) برا کام کرنے والا۔ ۲۔ برا کام کرانے والا۔ ۳۔ جانوروں سے بدکاری کرنے والا۔ ۴۔ ماں اور اس کی بیٹی سے جماع کرنے والا۔ ۵۔ مشت زنی کرنے والا۔ سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کرلیں۔ (تو اللہ معاف کردے)[1]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت کی[2]۔ (یعنی طلاق مغلظہ کے بعد جو شخص مطلقہ عورت کا نکاح کرنے کے لیے دوسرے سے کردے۔ تاکہ وہ اس سے جماع کر کے طلاق دے دے۔ اور پھر پہلا خاوند نکاح کرے تو ایسا کام کرنے اور کرانے والا دونوں ہی گناہ گار ہیں۔

---

[1] کتاب الکبائر للذہبی۔

[2] مشکوٰۃ ص ۲۸۴۔

Marfat.com

گانا رقص اور سینما

آجکل سینما کی وبا ہر ملک میں پھیل چکی ہے۔ جہاں گانا اور رقص اصل مقصود فاسقین ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جب ایک مرد یا عورت کسی مرد عورت کو آپس میں فحش حرکات کرتے گاتے اور رقص کرتے دیکھیں گے تو ان میں شہوت کا غلبہ ہوگا۔ اور حیا میں کمی آئے گی۔ پھر دماغ میں آوارگی اور بدکاری کی خواہش بھی پیدا ہوگی۔

حدیث میں بتایا گیا ہے کہ سب سے پہلے شیطان نے نوحہ کیا اور گانا گایا (مدخل الشرع ص ۱۰۲ ج ۳)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گانے والی عورتوں اور باجے عام ہونے کو قرب قیامت کی علامات میں سے قرار دیا.... کما فی المشکوٰۃ

اللہ تعالےٰ نے فرمایا!!

لَا یَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ (جو زور کی مجالس میں نہیں جاتے)

محمد بن حنفیہ فرماتے ہیں کہ زور سے مراد لغو بیہودہ اور گانے کی مجالس ہیں۔ ابن کثیر جلد ۳ ص ۳۲۸

کئی شریف زادیاں (راگ کی وجہ) بدکار بن چکی ہیں اور کئی لوگ اس کی وجہ سے بے حیا مشہور ہو چکے ہیں۔ راگ سے بچو یہ کم کرتا ہے۔ (اغاثۃ اللہفان ص ۱۳۲)

Marfat.com

چنانچہ راگ باجے اور گانے کا انجام زنا اور بے حیائی ہے۔
ی طرح رقص کا بھی معاملہ ہے۔ ناچ اور رقص بنی اسرائیل کے
ب بدمعاش آدمی سامری اور اُس کے ساتھیوں نے شروع کیا تھا
یہودی بچھڑے کے گرد ناچتے تھے۔ چنانچہ یہ ناچ اور جھومنا کفار اور یہودیوں
سم ہے۔ ملخصاً مدخل الشرع ص۱۰۱ جلد ۳

اور یہ حقیقت ہے کہ!

اَلْغِنَاءُ رُقْیَۃُ الزِّنَا (گانا زنا کا منتر ہے)

تلبیسِ ابلیس ص۲۹۱

یعنی جو لوگ گانا بجانے میں منہمک ہوں گے آخر کار وہ زنا میں تباہ ہو
ئیں گے۔

یہ سینما گھر اور ٹیلی وژن وغیرہ ملک میں بے حیائی، غنڈہ گردی اور بدکاری
پھیلانے کے سب سے بڑے ذمہ دار ہیں۔ اور ایسے ادارے چلانے
لے بے حیائی پھیلانے والے سب سے بے حیا اور خبیث لوگ ہیں۔
للہ تعالےٰ ایسے بے حیاؤں کو تباہ و برباد کرے۔ اور مسلمانوں کو ان کے
ر سے بچائے۔ حدیث میں گانے والے اور جو گانوں کا اہتمام کرے
ہے گھر میں یا سینما بنائے دونوں کو لعنتی قرار دیا گیا ہے۔ فرمایا!
مَنَ اللّٰہُ الْمُغَنِّیَ وَالْمُغَنّٰی لَہٗ جو آدمی گانا گائے اور جو گانا بجانے کا
اہتمام کرے دونوں پر اللہ تعالےٰ لعنت کرتا ہے۔

بیہقی فتاوی عزیزیہ ص۶۶ جلد ۱

Marfat.com

متعہ بھی بدکاری اور بے حیائی ہے

⑤ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ
اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ
مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ
مُسَافِحِيْنَ ط[1]
فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ[2]

(اور ان کے سوا تم پر عورتیں حلال
بشرطیکہ انہیں اپنے مال کے بد
میں طلب کرو ایسے حال میں
نکاح کرنے والے ہوں نہ
شہوت رانی کرنے لگو)
(اور نہ خفیہ آشنائی کرنیوالے ہوں

مندرجہ بالا دو آیات میں یہ فرمایا۔ کہ
محرمات کو چھوڑ کر صرف وہ عورتیں حلال ہیں کہ جن میں یہ شرا
پائی جائیں۔

۱۔ اَنْ تَبْتَغُوْا کہ طلب کرو یعنی ایجاب و قبول کرو۔
۲۔ بِاَمْوَالِكُمْ اپنے اموال کے ساتھ یعنی مہر کے ساتھ نکاح
۳۔ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ نکاح کرنے والے ہو۔ اور صر
آزادانہ شہوت پوری کرنے والے نہ ہوں۔ یعنی مقصد نکاح
اور پاکدامنی حاصل کرنا اور صرف مستی نکالنا اور بدکار مردوں
عورتوں کی طرح شہوت پوری کرنا ہی نہ ہو۔ اور یہ تب ہوگا۔ ک

[1] النساء۔ ۲۴، [2] المائدہ۔ ۵،

Marfat.com

نکاح کرے مہر رکھے :اور مقصد یہ ہو۔ کہ اولاد ہو اور مرد و عورت دونوں عفیف اور پاکدامن بن جائیں ۔

لیکن متعہ کرنے میں مقصود نہ اولاد ہوتی ہے اور نہ پاکدامن رہنا مقصود ہوتا ہے۔ متعہ میں مرد اور عورت دونوں کو شہوت پوری کرنے سے غرض ہوتی ہے۔ چنانچہ متعہ دراصل زنا اور فحاشی ہے۔ اور متعہ یعنی زنا سے ہونے والی اولاد حرام کی اولاد ہے۔ گویا ایک حرامی بدکار نسل پیدا کرنے کے خبیث منصوبے کا نام متعہ ہے۔ افسوس یہ لوگ کس قدر بے غیرت ہو گئے ہیں۔ اور سورۃ المائدہ میں مزید ایک شرط رکھی۔ کہ وَلَا مُتَّخِذِي أَخْدَانٍ ط اور خفیہ آشنائی کرنے والے نہ ہوں یعنی چوتھی شرط یہ ہے۔ کہ نکاح کا اعلان کیا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ مسجد میں نکاح ہو اور ولیمہ کیا جائے۔

مگر متعہ کرنے والے مرد اور عورت جہاں مخفی مقام پر ملے، آپس میں ایک مقررہ اجرت پر بدکاری کر لی۔ اور بدکاری کو جائز قرار دینے کے لئے اس کو متعہ کا نام دیا: اور سمجھے کہ حلال ہو گیا۔ آپ نے دیکھا ہو گا۔ کہ غیرت مند مسلمان لڑکی کا نکاح کرتے ہیں تو اعلانِ نکاح ہوتا ہے مہر بتاتے ہیں۔ اور سب کے سامنے اقرار کرتے ہیں کہ لڑکی کا نکاح فلاں سے ہوا۔ مگر متعہ کرنے والوں میں سے کبھی کسی نے کہا؟ کہ ہماری لڑکی نے فلاں سے متعہ کرایا اور اتنی بار متعہ کرایا۔ ایک معمولی درجے کی غیرت رکھنے والا مسلمان بھی ایسا سننا یا کہنا گوارہ نہیں کرتا۔ الغرض نصِ قطعی سے اور فطرتِ سلیمہ سے بھی متعہ انتہائی

درجہ کی فحاشی، بے غیرتی اور قابلِ نفرت کام ہے۔ جس مذہب میں متعہ جیسے فحش کام کی اجازت ہو۔ اس مذہب کے مردود ہونے کے لیے یہی کافی ہے

شرابی اور جوئے باز شیطان کے چیلے ہیں

(۱) شراب پینا، جوا کھیلنا، بت پرستی کرنا اور جوئے کی تمام صورتیں مثلاً گھوڑ دوڑ اور معمہ وغیرہ سب حرام اور شیطانی خبیث کام ہیں۔ ان میں حصہ لینے والے بھی شیطان کے چیلے ہیں۔

(۱) يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ۭ قُلْ فِيْهِمَآ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَاِثْمُهُمَآ اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ۭ

(آپ سے شراب اور جوئے کے پوچھتے ہیں، کہہ دو، ان میں بڑا گناہ اور لوگوں کے لئے کچھ فائدے بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(اے ایمان والو! شراب اور بت اور فال کے تیر سب شیطانی گندے کام ہیں۔ سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

---

(۱) البقرہ، ۲۱۹، (۲) المائدہ - ۹۰،

Marfat.com

نے فرمایا. ہر نشہ آور خمر ہے. اور ہر نشہ آور حرام ہے اور جس نے دنیا میں شراب پیا اور توبہ کے بغیر شراب کی عادت کی حالت میں مر گیا. تو آخرت میں (پاکیزہ شراب) نہیں پیئے گا[1]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں. آپؐ نے فرمایا.

جنت میں داخل نہ ہوگا، والدین کا نافرمان اور نہ جوئے باز اور نہ احسان دھرنے والا اور نہ شراب پینے والا[2]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں. کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ شراب پینے والا (توبہ کئے بغیر عادتِ شراب) کی حالت میں مرنے والا، بت پرست کی طرح اللہ سے ملے گا[3]

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.

مجھے اللہ تعالےٰ نے تمام جہانوں کے لئے رحمت اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا ہے۔ اور مجھے میرے رب عزوجل نے تمام معازف و مزامیر (گانے بجانے کے آلات)، بت، عیسائیوں کی صلیب توڑ دوں اور جاہلیت کی باتیں (مٹا دوں)۔ اور میرے رب عزوجل نے

---

[1] مشکوٰۃ ۲۱۷۔ [2] مشکوٰۃ ۲۰۲۔ [3] مشکوٰۃ ۲۱۸۔

Marfat.com

قسم کھائی۔ کہ میرے بندوں میں سے جو بندہ بھی شراب کا ایک گھونٹ بھی پیئے گا لیکن اسے اسی قدر پیپ پلاؤں گا۔ اور جو میرے ڈر سے اسے چھوڑ دے گا میں اسے پاکیزہ حوضوں میں سے پلاؤں گا۔[1]

حضرت نور بن زید دیلمی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شرابی کی سزا کے بارے میں مشورہ کیا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ شرابی کو اسی کوڑے مارے جائیں اس لئے کہ جب وہ شراب پیئے گا۔ تو مست ہو جائے گا۔ جب مست ہوگا تو بکے گا۔ اور جب بکے گا تو بہتان باندھے گا۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شراب پر اسی کوڑے سزا دی۔[2]

چوری اور ڈاکہ بڑے جرائم ہیں

(۱)۔ چوری کرنا شدید ترین جرم ہے۔ اور اگر چور پکڑا جائے۔ تو اس کا ایک ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ تاکہ وہ ہاتھ جس نے انسان پر اس قدر ظلم کیا وہ نہ رہے۔ اور آئندہ لوگوں کو عبرت ہوگی۔

(۲)۔ اگر کوئی ڈاکہ ڈالے۔ اور ڈاکہ کے دوران کسی کو قتل نہ کرے۔ تو اس کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دیا جائے۔ اور اگر قتل بھی کرے۔ کہ اس کے پیٹ میں خنجر بھونک کر قتل کرے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۱۸۔ [2] مشکوٰۃ ص ۳۱۶۔

لاش کسی معروف جگہ لٹکا دی جائے۔ تاکہ لوگ اس سے نصیحت
ل کریں۔

چور کا ہاتھ کاٹ دو

ارِقُ وَالسَّارِقَةُ
فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا
جَزَآءًۢ بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ
اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ
حَكِيْمٌ ۝[1]

(اور چور خواہ مرد ہو یا عورت ہو دونوں کے ہاتھ کاٹ دو۔ یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرت ناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے
کیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار سے کم (مال کی
پر) نہ کاٹا جائے[2]

ڈاکو کا ایک ہاتھ اور ایک پاؤں کاٹ دو

جَزَآءُ الَّذِيْنَ
يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ

(ان کی بھی یہی سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ سے لڑتے ہیں۔ اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے

ہ ۳۸، ۳۹ - ۶/۱۰، [2] (متفق علیہ) مشکوٰۃ ص ۳۱۳۔

Marfat.com

فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ
يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ
وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ
اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ
ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي
الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيْمٌ [1]

ہیں یہ کہ انہیں قتل کیا جائے یا
سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے
ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب
کاٹے جائیں یا وہ جلاوطن کر
جائیں یہ ذلت ان کے لئے دنیا
ہے اور آخرت میں ان کے
بڑا عذاب ہے)

جھوٹ چغلی اور خیانت

(۱) جھوٹ بولنے والا اللہ کی رحمت سے دور ہے اس لئے ہرگز جھوٹ نہ بولو۔

(۲) جھوٹی قسم کھانے والے پر اللہ کا غضب ہے اور یہ دوزخ میں جائیں گے۔ اور ان کے چہرے سیاہ ہوں گے اللہ تعالیٰ ان پر رحمت کی نظر نہیں کرے گا۔

(۳) جو لوگ عفیف اور نیک پر جھوٹی تہمتِ زنا رکھتے ہیں۔ وہ غنڈے ہیں انہیں اسی کوڑے مارو۔ اور آئندہ ان کی گواہی قبول نہ کرو۔ چنانچہ اسلامی عدالت کسی بے نمازی شرابی

[1] مائدہ۔ ۳۳، ۳۴۔

Marfat.com

جھوٹی تہمتیں رکھنے والے غنڈوں کی گواہی اور ووٹ قبول نہیں کرتی۔

۱۔ کسی جھوٹے چغل خور اور بدمعاش کو دوست نہ بناؤ۔
۲۔ خیانت کرنا جرم ہے وعدہ توڑنا بھی سخت جرم ہے۔

جھوٹا لعنتی ہے

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ (جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے)
الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ۝[1] (اٹکل پچو باتیں بنانیوالے غارت ہوں)

یعنی جھوٹی باتیں کرنے والے غارت ہوں)

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ (بے شک اللہ اسکو راہ پر نہیں لاتا جو
مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ۝[2] حد سے بڑھنے والا بڑا جھوٹا ہے)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چار باتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی وہ پکا منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک ہوگی۔ اس میں منافق ہونے کی ایک بات ہے یہاں تک کہ انہیں چھوڑ دے۔ اور وہ یہ ہیں۔

۱۔ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔
۲۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

---

[1] الذریت۔ ۱، [2] المؤمن، ۲۸۔

Marfat.com

۳ - جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔
۴ - جب جھگڑے تو گالیاں بکے اور فحش باتیں کرے[1]۔
وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ[2] (اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرو)

جھوٹی قسم کھانے والا رُوسیاہ ہے

(۲)

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا	(کیا آپ نے ان کو نہیں دیکھا جنہوں نے
قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ	اس قوم سے دوستی رکھی ہے جن پر
مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا مِنْهُمْ ۙ	اللہ کا غضب ہے نہ وہ تم میں سے
وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ	ہیں اور نہ ان میں سے اور وہ جان
وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝ اَعَدَّ اللّٰهُ	بوجھ کر جھوٹ پر قسمیں کھاتے ہیں اللہ
لَهُمْ عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ	نے ان کے لئے سخت عذاب تیار
اِنَّهُمْ سَآءَ مَا	کر رکھا ہے۔ وہ بہت ہی برا ہے
كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝[3]	جو کچھ وہ کرتے ہیں۔)
وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ	(اور قیامت کے دن آپ ان لوگوں
كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ	کو دیکھیں گے جو اللہ پر جھوٹے الزام
وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ[4]	لگاتے ہیں کہ ان کے منہ سیاہ
	ہوں گے)۔

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۱۷ [2] الحج - ۳۰، [3] المجادلہ - ۱۴، ۱۵، [4] الزمر - ۶۰)

Marfat.com

اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ
بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ
ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا
خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ
وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا
يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا
يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝

بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور
اپنی قسموں کے بدلے، حقیر معاوضہ
لیتے ہیں آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہیں
اور ان سے اللہ کلام نہیں کرے گا.
اور قیامت کے دن ان کی طرف نہ
دیکھے گا اور انہیں پاک بھی نہ کریگا.
اور انکے لئے دردناک عذاب ہے)

تہمت رکھنے والے کو اسّی کوڑے مارو

(۳)

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ
ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً
وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ [1]

لَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۝
هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۝
مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ۝

(اور جو لوگ پاکدامن عورتوں پر تہمت
لگاتے ہیں اور پھر چار گواہ نہیں لاتے
تو انہیں اسی درے مارو. اور کبھی
ان کی گواہی قبول نہ کرو اور وہی لوگ
نافرمان ہیں)۔

"اور ہر قسمیں کھانے والے ذلیل کا کہنا
مان جو طعنے دینے والا چغلی کھانے
والا نیکی سے روکنے والا، حد سے

---

[1] النور۔ ۴۔

Marfat.com

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ
زَنِيْمٍ ۝[1]

بڑھا ہوا گناہ گار ہے۔ بڑا اجڈ
اس کے بعد بداصل بھی ہے)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ
تَقُوْلُوْنَ مَا لَا
تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝[2]

(اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو
تم کرتے نہیں، اللہ کے نزدیک بڑا
ناپسندیدہ ہے۔ جو کہو اس کو
کرو نہیں)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو دنیا میں دو رخا آدمی ہو۔ قیامت کے دن اس کی زبان آگ کی ہوگی[3]

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا! چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔

خائن اور عہد شکن کا انجام

⑤ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ
مَنْ كَانَ خَوَّانًا
اَثِيْمًا ۝[3]

(جو شخص دغا باز گناہ گار ہو،
بے شک اللہ اسے پسند نہیں
کرتا۔)

---

[1] القلم۔ ۱۰ تا ۱۳، [2] الصف۔ ۲، [3] مشکوٰۃ ص ۴۱۲
[4] النساء۔ ۱۰۷،

Marfat.com

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الْخَآئِنِیْنَ ۝ ۱	(بے شک اللہ دغا بازوں کو پسند نہیں کرتا)
وَاَوْفُوْا بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ	(اور عہد کو پورا کرو بے شک عہد کی
کَانَ مَسْئُوْلًا ۝ ۲	باز پرس ہوگی)
وَلَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ	(اور قسموں کو پکا کرلے کے بعد
بَعْدَ تَوْکِیْدِھَا ۳	نہ توڑو)

جو شخص وعدہ خلافی کرے گا۔ یا قسم کھا کر بغیر کسی عذر کے قسم توڑے گا۔ وہ گناہ گار ہے۔ البتہ گناہ کے کام کی قسم کھائے۔ تو ضروری ہے۔ کہ قسم توڑ دے اور اس کا کفارہ ادا کرے۔ جو دس آدمیوں کو کھانا کھلانا ہے۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو تین روزے رکھے۔

جہاد اور ہجرت سے اعراض کرنا

① میدانِ جنگ سے فرار ہونے والا سخت گناہ گار ہے اور اس کا انجام جہنم ہے۔ ہاں اگر جنگ کا داؤ لگا رہا ہے۔ یا اپنی فوج میں ملنے اور پھر دوبارہ حملہ کرنے کی نیت سے پیچھے ہٹ رہا ہے۔ تو وہ الگ بات ہے

② جہاد میں ظلم سے بچو۔ بوڑھوں۔ بچوں اور جنگ سے الگ رہنے والوں کو قتل نہ کرو۔

---

۱ الانفال ۵۸، ۲ بنی اسرائیل ۳۴۔ ۳ النحل ۹۱،

(۳) اگر کسی ملک میں اسلام پر چلنے کی اجازت نہیں اور کافروں سے لڑنے کی طاقت بھی نہیں۔ تو اسلام کو بچاتے ہوئے اس ملک سے ہجرت کرکے دارالاسلام میں آنا ضروری ہے۔ جو شخص ہجرت کرسکتا ہو اور ہجرت نہ کرے اور پھر دین میں نقصان کر بیٹھے تو وہ بھی دوزخی اور گناہ گار ہے۔ البتہ چھوٹے بچے اور وہ عورتیں جو ہجرت پر قادر نہیں وہ معذور ہیں۔

(۴) تقسیم سے قبل مالِ غنیمت اٹھا کر چھپا لینا یا دوسرے کے حصہ کا مالِ غنیمت کھسکا لینا حرام اور دوزخ میں جانے کا سبب ہے۔

جہاد سے بھاگنا بڑا گناہ ہے

(۱)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ۝ وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝[1]

اے ایمان والو! جب تم کافروں میدانِ جنگ میں ملو تو ان سے پیٹھیں نہ پھیرو، اور جو کوئی ان سے پیٹھ پھیرے گا مگر یہ کہ لڑنا کرتا ہو یا فوج میں جا ملنا سو وہ اللہ کا غضب لے کر اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور بہت برا ٹھکانا ہے۔

---

[1] الانفال - ۱۵، ۱۶۔

Marfat.com

مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو

اور جہاد کے دوران ظلم نہ کرو!

(۲)

وَقٰتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ الَّذِیْنَ	(اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو۔
یُقٰتِلُوْنَکُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ	جو تم سے لڑیں اور زیادتی نہ کرو بیشک
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ	اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند
الْمُعْتَدِیْنَ ۝[1]	نہیں کرتا)
اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ	(بیشک اللہ خیانت کرنے والوں کو
الْخَآئِنِیْنَ ۝[2]	پسند نہیں کرتا)

یعنی مالِ غنیمت میں خیانت نہ کرو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ کی مدد کے ساتھ اور رسول اللہ کے طریقہ پر چلو اور کسی بہت بوڑھے کو قتل نہ کرو اور نہ چھوٹے بچے کو اور نہ عورت کو (قتل کرو) اور نہ غنیمت میں خیانت کرو، اور غنیمتیں ملا کر رکھو۔ اصلاح کرو۔ اور احسان کرو۔ اللہ تعالےٰ احسان کرنے والوں کو پسند

---

[1] البقرہ — ۱۹۰، [2]

کرتا ہے[1]۔

(۴) حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بتاتی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جو لوگ اللہ کے مال میں ناحق تصرف کرتے ہیں قیامت کے دن اُن کے لئے دوزخ کی آگ ہے[2]۔

چنانچہ مالِ غنیمت میں جو غبن کرتے ہیں وہ گناہ گار ہیں)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ آپؐ نے تقسیم سے پہلے (مالِ غنیمت) کے حصوں کو فروخت سے منع فرمایا ہے[3]

ہجرت نہ کرنا کب جرم ہے

(۳)

إِنَّ الَّذِينَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيٓ أَنفُسِهِمْ قَالُوا فِيمَ كُنتُمْ ۖ قَالُوا كُنَّا مُسْتَضْعَفِينَ فِي الْأَرْضِ ۖ قَالُوٓا أَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَٰسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا ۚ فَأُولٰٓئِكَ مَأْوٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَسَآءَتْ

(بے شک جو لوگ اپنی جانوں کو رہے تھے۔ ان کی روحیں فرشتوں نے قبض کیں تو ان پوچھا کہ تم کس حال میں تھے؟ نے جواب دیا۔ ہم اس ملک بے بس تھے۔ فرشتوں نے کہ اللہ کی زمین وسیع نہ تھی کہ تم

---

[1] مشکوٰۃ ص ۳۴۳، [2] مشکوٰۃ ص ۳۲۹، [3] مشکوٰۃ ص ۳۵۱،

مَصِيْرًا ۝ اِلَّا الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ حِيْلَةً وَّلَا يَهْتَدُوْنَ سَبِيْلًا ۝ فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ وَكَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ۝

میں ہجرت کر جاتے۔ سو ایسوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت ہی بُرا ٹھکانا ہے۔ ہاں جو مرد اور عورتیں اور بچے واقعی کمزور ہیں۔ جو نکلنے کا کوئی ذریعہ اور راستہ نہیں پاتے پس امید ہے کہ ایسوں کو اللہ معاف کر دے اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے)

کفار و فساق سے دوستی مت رکھو

(۱) مسلمانوں کو حکم دیا گیا۔ کہ وہ یہودیوں، عیسائیوں اور کسی کافر یا منافق سے دوستی نہ رکھیں۔ اور اگر کسی نے کفار سے دوستی قائم کی۔ تو وہ انہیں میں سے سمجھا جائے گا۔

(۲) جو بدمعاش لوگ دین اور اہلِ دین کا مذاق اڑاتے ہیں ان غنڈوں کے ساتھ بھی اٹھنا بیٹھنا بند کر دیں۔ اور اگر کوئی شخص ان کے ساتھ مجلس قائم رکھے گا۔ تو وہ بھی بدمعاش ہی شمار ہوگا۔

(۳) سب سے زیادہ یہودی اور ان سے ملتے جلتے کافر مسلمانوں

لہ النساء ۔ ۹۷، ۹۸، ۹۹ ۔

Marfat.com

کے دشمن ہیں۔ کافر لوگ مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہوتے ہیں اور
مسلمانوں کی خوشی پر غمگین ہو جاتے ہیں۔

(۴) مسلمانوں کو کافروں کی مشابہت اختیار کرنے سے بھی روک دیا گیا۔

کافروں کا دوست اُن میں سے ہے

(۱)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا	اے ایمان والو! یہود و نصا
الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ	کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ا
بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ	دوسرے کے دوست ہیں اور
وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ	کوئی تم میں سے ان کے ساتھ دو
فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا	کرے تو وہ انہیں میں سے ہے
يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝[1]	ظالموں کو ہدایت نہیں کرتا)
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ	(مسلمان، مسلمانوں کو چھوڑ کر کا
اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ	کو دوست نہ بنائیں۔ اور جو کہ
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ	یہ کام کرے اسے اللہ سے کو
مِنَ اللّٰهِ فِىْ شَىْءٍ اِلَّآ اَنْ	تعلق نہیں، مگر اس صورت م
تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ	کہ تم ان سے بچاؤ کرنا چاہو۔

---

[1] المائدہ - ۵۱،

Marfat.com

وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ... اللہ تمہیں اپنے سے ڈراتا ہے۔
وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ۝ اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ انہوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا۔

صرف ایماندار سے دوستی قائم کرو۔ اور تیرا کھانا صرف پرہیزگار ہی کھائے [1]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔ اب دیکھے کہ وہ کس کو دوست بنا رہا ہے (اس لئے کہ دوست کے نظریات کا اثر جلدی ہوتا ہے۔ بدمعاش یا کافر کو دوست بنایا تو اس کے ایمان کو خطرہ لاحق ہو جانے کا اندیشہ ہے)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا۔

اے اللہ کے رسول، اس آدمی کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو اس قوم سے محبت رکھتا ہے جن سے وہ ملا نہیں آپ نے فرمایا۔ انسان اسی کے ساتھ ہے جس سے محبت کرے [2]

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۲۶۔ [2] مشکوٰۃ ص ۴۲۶۔ [3] آل عمران ۔ ۲۸،

Marfat.com

بدمعاشوں سے دوستی نہ رکھو

(۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا
الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ
هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ
اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ
وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝[1]
بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمَا ۙ الَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ
الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ
دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ[2]

(اے ایمان والو! ان لوگوں کو اپنا دوست نہ بناؤ جنہوں نے تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل بنا رکھا ہے۔ لوگوں میں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی اور کافروں کو، اور اللہ سے ڈرو اگر تم ایمان دار ہو)

(منافقوں کو خوشخبری سنا دے کہ ان کے واسطے دردناک عذاب۔ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں اپنا دوست بناتے ہیں)

اسلام کے بڑے دشمن یہودی ہیں

(۳)

وَلَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً
لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ
وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ[3]

(تو سب لوگوں سے زیادہ مسلمانوں کا دشمن یہودیوں اور مشرکوں کو پائے گا)

---

[1] مائدہ - ۵۷، [2] النساء - ۱۳۸، ۱۳۹۔ [3] مائدہ - ۸۲،

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا
بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا
يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ
قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ
مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ
صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ
قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ
الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْقِلُوْنَ ۝[1]
هٰٓاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا
يُحِبُّوْنَكُمْ وَتُؤْمِنُوْنَ
بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ وَاِذَا لَقُوْكُمْ
قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۖۚ
وَاِذَا خَلَوْا
عَضُّوْا عَلَيْكُمُ الْاَنَامِلَ
مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوْتُوْا
بِغَيْظِكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ

(اے ایمان والو! اپنوں کے سوا
کسی کو بھیدی نہ بناؤ، وہ تمہاری
خرابی میں قصور نہیں کرتے جو چیز تمہیں
تکلیف دے وہ انہیں پسند آتی ہے
ان کے مونہوں سے دشمنی نکل پڑتی ہے
اور جو ان کے سینوں میں چھپی ہوئی ہے
وہ بہت زیادہ ہے ہم نے تمہارے
لئے نشانیاں بیان کر دیں اگر تم
عقل رکھتے ہو)
(سن لو! تم ان کے دوست ہو اور وہ
تمہارے دوست نہیں اور تم تو سب
کتابوں کو مانتے ہو اور جب وہ تم
سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں
اور جب الگ ہوتے ہیں تو تم پر غصہ
سے انگلیاں کاٹ کر کھاتے
ہیں۔ کہہ دو، تم اپنے غصہ میں مرو
اللہ کو دلوں کی باتیں خوب معلوم ہیں

---

[1] آل عمران - ۱۱۸،

Marfat.com

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ وَاِنْ	اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں
تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَاِنْ	لگتی ہیں اور اگر تمہیں تکلیف پہنچے
تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَّفْرَحُوْا بِهَا[1]	تو اس سے خوش ہوتے ہیں)

کافروں سے مشابہت نہ کرو

(۴)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا	(اے ایمان والو! تم ان لوگوں کی
تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا[2]	طرح نہ ہو جو کافر ہوئے)

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ (حضرت عمرو) کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے غیروں (غیر مسلم) سے مشابہت کرے۔ یہودیوں سے مشابہت کرو۔ اور نہ عیسائیوں سے مشابہت کرو۔ یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارہ سے ہوتا ہے، اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارہ سے ہوتا ہے۔ (اور مسلمان، السلام علیکم کہہ کر سلام کرتا ہے۔)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے فرمایا۔ جس نے جس قوم سے مشابہت کی وہ انہی میں سے ہے[3]

چنانچہ جس کی گھریلو معاشرت، لباس، کھانے پینے کا طریقہ، تجارت سیاست و حکومت کا طریقہ غیر مسلموں کی طرح ہے۔ وہ غیر مسلموں میں سے

---

[1] آل عمران - ۱۱۹، ۱۲۰، [2] آل عمران، ۱۵۶، [3] مشکوٰۃ ص ۳۹۹ [4] مشکوٰۃ ص ۳۷۵

ہے۔ اور جس کی معاشرت، لباس، کھانے پینے کا طریقہ تجارت و سیاست
حکومت کا طریقہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کتاب و سنت
کے پابند مسلمانوں کی طرح ہے وہ مسلمان ہے۔

ظلم، گالی اور توہین کرنا بڑے گناہ ہیں

(۱) ظالموں کا انجام سخت بُرا ہوگا۔ اور قیامت کے دن ظالم آدمی کی نیکیاں مظلوموں میں تقسیم ہو جائیں گی۔ اگر نیکیاں ختم ہو گئیں تو مظلوم کی برائیاں ظالم پر ڈال کر اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

(۲) صحابہ کرام اور علماء کرام کے دشمن خبیث اور کفر پسند ہیں۔

(۳) ایک دوسرے کا مذاق نہ اڑاؤ۔ نام نہ دھرو۔ بدظنی نہ کرو۔ جاسوسی نہ کرو۔ غیبت نہ کرو۔ طعنے نہ دو اور ایذا نہ دو۔

(۴) جنگی محصول اور دوسرے غیر اسلامی محصول لینے والا مجرم اور ایک طرح کا چور یا ڈاکو ہے۔

(۵) دیتے وقت کم تولنے اور کم ناپنے والے بھی چور کی طرح مجرم ہیں۔

(۶) کسی مرنے والے کی وصیت میں تغیر کر کے کسی پر ظلم کرنا حرام ہے۔

ظالم کا انجام جہنم ہے

(۱)

وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا
يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۭ اِنَّمَا
يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ
فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۝ مُهْطِعِيْنَ
مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ
اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ
وَاَفْـِٕدَتُهُمْ
هَوَآءٌ ۝

(اور تو ہرگز خیال نہ کر کہ اللہ کام
سے بے خبر ہے جو ظلم کرتے ہیں
صرف ایک دن تک مہلت د
رکھی ہے جس میں نگاہیں پھٹی رہ جا
گی وہ سر اٹھائے ہوئے دوڑتے
جا رہے ہوں گے کہ ان کی نظر ا
طرف ہٹ کر نہیں آوے گی ا
ان کے دل اڑ رہے ہوں گے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ
نے فرمایا۔ ظلم قیامت کے اندھیروں (یا شدائد) میں سے ہے۔[۲]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی
علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟
صحابہ نے عرض کیا۔ مفلس وہ ہے۔ کہ جس کے پاس نہ درہم ہوں، ا
نہ سامان ہو۔
آپ نے فرمایا میری امت میں سے مفلس وہ ہے۔ جو قیامت

---

[۱] ابراہیم - ۲ ۴ ۳۰ ۴ ۔ [۲] مشکوٰۃ ص ۴۲۴ ۔

نمازیں، روزے اور زکوٰۃ لے کر آئے۔ اور یوں آئے۔ کہ اس کو گالی دی
اس کا مال ہڑپ کر گیا تھا، اس کا خون بہایا تھا اور اس کو مارا تھا۔ چنانچہ
لی نیکیاں اس کو دی جائیں گی اور اس کی نیکیاں کو اس کو دی جائیں گی۔ اگر اس
بوجھ ہے ادا ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو (حق والوں) کے گناہ
جائیں گے اور اس پر ڈال دیئے جائیں گے۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال
جائے گا[1]

لَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	(اور جو ایماندار مردوں اور عورتوں کو
وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا	ناکردہ گناہوں پر ستاتے ہیں سو وہ
فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا	اپنے سر بہتان اور صریح گناہ
مُّبِيْنًا ع[2]	لیتے ہیں)

صحابہ کرام اور علماء اسلام کا دشمن جہنم میں ہے

رضی اللہ عنہم کی مدح کرنے کے بعد فرمایا۔

لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ[3]	(تاکہ ان (صحابہ کرام) کی وجہ سے کافروں کو
	غصہ دلائے)

یعنی صحابہ کرام کے دشمن دراصل کافر لوگ ہی ہو سکتے ہیں۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ	(بے شک اللہ سے اس کے بندوں
الْعُلَمٰٓؤُا[4]	میں سے عالم ہی ڈرتے ہیں)

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۳۵۔ [2] الاحزاب۔ ۵۸، [3] الفتح، ۲۹،
[4] الفاطر۔ ۲۸۔

Marfat.com

علماءِ اسلام کے لئے یہی انعام، اطمینان و فرحتِ قلب کے کافی ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا جب ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کرام کو گالی دیتے ہیں۔ تمہاری اس برائی پر اللہ کی لعنت ہو[1]

اللہ تعالےٰ نے صحابہ کرام کی مدح کرتے ہوئے سورۃ الفتح آخر میں فرمایا۔

لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ[2] (تاکہ اللہ ان (صحابہ کرام) کی وجہ سے جلائے کافروں کو)

یعنی صحابہ کرام کی دشمنی رکھنا کافروں کا کام ہے۔

ایک مسلمان کسی صحابی کا دشمن نہیں ہو سکتا۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ کفار سے جنگیں کیں۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عظیم الشان سلطنت پیش کر دی۔ کافروں نے سوچا کہ اگر صحابہ کرام اپنی اور اپنی اولاد کی جانیں پیش نہ کرتے اور نہ مال سے مدد کرتے۔ تو چند اہل بیت کی مدد سے یقیناً یہ فتوحات نہ ہو سکتیں۔ اب کافروں نے اسلام کی تعلیمات کی تدبیر یہی سوچی۔ کہ صحابہ کرام پر سے اعتماد اٹھا دو۔ ایسا کرنے سے

---

[1] مشکوٰۃ ص ۵۵۴۔ [2] الفتح - ۲۹۔

Marfat.com

دہی مٹ جائے گا۔

کیونکہ موجودہ قرآن مجید اور موجودہ نماز روزہ حج زکوٰۃ جہاد اور اسلام اگلی نسلوں تک پہنچانے والے صحابہ کرام ہی ہیں۔ بلکہ اہل بیت کے گواہ بھی صحابہ کرام ہی ہیں۔ اگر صحابہ کرام کو غلط قرار دیا گیا۔ تو نہ اہل بیت ثابت ہوں گے نہ ہی قرآن و اسلام ہی کی تصدیق ہو سکے گی۔ آخر کار اسلام کو مٹانا آسان ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ کافر اقوام نے صحابہ کرام کے خلاف سب سے زیادہ زور اس کی اور جو شخص صحابہ کرام کا دشمن ہے۔ اگر وہ مسلمان ہونے کا دعوے کرتا ہے تو یقیناً وہ کافروں کا ایجنٹ اور منافق خبیث آدمی ہے اللہ تعالےٰ صحابہ کرام کے دشمنوں پر ایسا عذاب نازل کرے۔ کہ انہیں مکمل طور پر تباہ کئے بغیر واپس نہ جائے۔ اور دشمنانِ صحابہ کرام پر اللہ اور اس کے فرشتوں اور تمام مخلوق کی لعنت ہو۔

اسی طرح علماء اسلام کے متعلق بتایا۔ کہ یہی لوگ واقعی اللہ تعالےٰ سے ڈرنے والے اور نیک بندے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اور بے شک علماء، انبیا کے وارث ہیں۔

چنانچہ جو لوگ وارثین انبیاء علیہم السلام کے دشمن ہیں۔ وہ دراصل نبوت کے دشمن اور انتہائی خبیث لوگ ہیں۔ خدا تعالےٰ انبیاء علیہم السلام اور علماء اسلام کے دشمنوں کو ملیا میٹ کرے۔

مذاق، غیبت اور طعنہ زنی کا انجام ع

(۳) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ
عَسٰٓى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ
وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰٓى
اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ۚ
بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ
بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ
وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا
كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ
اِثْمٌ ۚ
وَّلَا تَجَسَّسُوْا ۚ
وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ
اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ
يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا
فَكَرِهْتُمُوْهُ ۚ ۝

(اے ایمان والو! ایک قوم دوسری
قوم سے ٹھٹھا نہ کرے عجب نہیں
وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں
دوسری عورتوں سے ٹھٹھا کریں
بعید نہیں کہ وہ ان سے بہتر ہوں)
(اور نہ ایک دوسرے کے نام دھرو
(اے ایمان والو! بہت سی بدگمانیوں
سے بچتے رہو۔ کیونکہ بعض گمان
تو گناہ ہیں۔
(اور جاسوسی نہ کرو)
(اور نہ کوئی کسی کی غیبت کیا کرے
تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ
اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے
تو تم ناپسند کرتے ہو)

سلہ الحجرات - ۱۱ - سلہ الحجرات - ۱۱ - سلہ الحجرات - ۱۲ - سلہ الحجرات - ۱۲ -
سلہ الحجرات - ۱۲ -

Marfat.com

وَلَا تَلْمِزُوْٓا اَنْفُسَكُمْ [1] (اور ایک دوسرے کو طعنے نہ دو)

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ [2] (ہر غیبت کرنے والے طعنہ دینے والے کے لئے ہلاکت ہے)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان کو گالی دینا فسق (غنڈہ گردی) ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے [3]۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ جس کا پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے محفوظ نہ ہو [4]۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کو تین راتوں سے زیادہ چھوڑ دے کہ یہ اس سے منہ موڑ لے اور وہ اس سے منہ موڑ لے۔ اور ان دونوں میں بہتر وہ ہوگا کہ جو سلام کرنے میں پہل کرے [5]۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدظنی سے بچو کیونکہ بدظنی سب سے جھوٹی بات ہے۔ اور دوسرے کی خبریں معلوم نہ کرو۔ اور ایک دوسرے کی جاسوسی نہ کرو۔

---

[1] الحجرات ۔۱۱۔ [2] ھمزہ [3] متفق علیہ، مشکوٰۃ ص۴۱۱، [4] مشکوٰۃ ص۴۲۷۔ [5] مشکوٰۃ ص۴۲۷۔

Marfat.com

اور ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر قیمتیں نہ کرو۔ اور ایک دوسرے سے حسد نہ کرو۔ اور ایک دوسرے سے بُغض نہ رکھو۔ اور ایک دوسرے سے قطع تعلق نہ کرو۔ اور اللہ کے بندے بھائی بھائی بن جاؤ۔[1]

مھصول چنگی لینے والے کا انجام

(۴) اِنَّمَا السَّبِیْلُ عَلَی الَّذِیْنَ یَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝

(الزام تو ان پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور ملک میں ناحق سرکشی کرتے ہیں۔ یہی ہیں جن کے لئے دردناک عذاب ہے)

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ الکبائر میں فرماتے ہیں۔

چنگی محصول لینے والا اس آیت میں داخل ہے۔[2]

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

چنگی محصول لینے والا جنت میں نہیں جائے گا۔[3]

اس کی وجہ یہ ہے کہ چنگی محصول لینے والا ایک ڈاکو کی طرح ہے وہ ایک چور ہے چنگی محصول لینے والا، لکھنے والا، حکمران سب حرام خور اور اسی جرم میں شریک ہیں۔[4]

اس کی وجہ یہ ہے، کہ اسلام نے چار ٹیکس لگائے۔ مسلمانوں پر

---

[1] مشکوٰۃ ص ۴۲۷، [2] الکبائر للذہبی ص ۱۲۶، [3] ابو داؤد بحوالہ الکبائر ص ۱۲۶، [4] الکبائر للذہبی

شر اور کافروں پر جزیہ اور خراج زکوٰۃ اور عشر ادا کرنا اللہ کی مالی عبادت بھی اور جزیہ اور خراج کافروں کے جان و مال کی حفاظت کا سبب اور مسلمانوں کے مال حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ ان کے علاوہ محصول چنگی آمدنی کا ٹیکس ات کا ٹیکس وغیرہ سب غیر اسلامی ٹیکس ہیں۔ اور رعایا پر تشدد ہے۔

کم تولنے ناپنے والے کا انجام

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ
اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ
يَسْتَوْفُوْنَ ۝ وَاِذَا كَالُوْهُمْ
اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ۝

(کم تولنے والے کے لئے تباہی ہے
وہ لوگ کہ جب لوگوں سے ماپ کر
لیں تو پورا لیں اور جب ان کو ماپ
کر یا تول کر دیں تو گھٹا کر دیں[1]

چنانچہ جو لوگ کم تولتے ہیں یا کم ناپتے ہیں اور قیمت پوری وصول کرتے ہیں۔ ایک طرح کے چور ہیں اور قیامت کے دن انہیں اپنی نیکیاں دے کر حساب کا نا پڑے گا۔ اگر ان کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو دوسروں کی برائیاں اپنے سر پر ڈال جہنم میں جائیں گے۔ اگر ایک دکاندار ساری زندگی ایک لاکھ گاہک کو کم تول کر ے یا کم ناپ کر دے۔ اور ایک لاکھ آدمی کا مقروض ہو کر مرے تو یہ فجارت نہیں بلکہ ایک شدید ترین مصیبت ہے۔

(۲) كُتِبَ عَلَيْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ
الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَيْرَا ۖ

(تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں
سے کسی کو موت آپہنچے۔ اگر وہ مال

---

[1] المطففین، ۱ تا ۳۔

Marfat.com

الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ بِالْمَعْرُوفِ ۖ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِينَ ۝ فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَمَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ ۚ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

چھوڑے تو ماں باپ اور رشتہ کے لئے مناسب طور پر وصیت کرے یہ پرہیزگاروں پر حق ہے پس جو اسے اس کے سننے کے بعد بدل دے اس کا گناہ ان پر ہے جو اسے بدلتے ہیں بے شک اللہ سننے والا جاننے والا ہے[1]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔

جو وارث کی میراث ختم کر دے۔ اللہ تعالےٰ قیامت کے روز اس کی وراثت ختم کر دے گا[2] یعنے مرنے والا خود کسی کو ظلماً محروم کر دے وارثوں میں سے کوئی غلط بیانی کر کے کسی وارث کو محروم کر دے تو اس کو سزا ملے گی۔

حرام دوا سے علاج کرنا گناہ ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے کوئی ایسا مرض نہیں اتارا کہ جس کی

---

[1] البقرۃ، ۱۸۰، ۱۸۱۔ [2] مشکوٰۃ ص ۲۶۶۔

علاج) نہ اتارا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر مرض کی دوا ہے۔ جب دوا بیماری تک پہنچے تو اللہ کے حکم سے صحت مند ہو جاتا ہے[۲]

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے بیماری اور دوا نازل کی۔ اور ہر مرض کے لئے دوا پیدا فرمائی۔ اس لئے دوا کرو اور حرام چیز کی دوا نہ کرو۔[۳] یعنی جو چیز اسلام میں حرام ہے جیسے شراب وغیرہ اس کو پلا کر علاج نہ کرو)

چنانچہ علاج کے متعلق اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ علاج کرانا درست ہے۔

۲۔ صرف جائز چیزیں کھا کر ہی علاج کراؤ۔ حرام چیز میں شفا نہیں ہے۔

۳۔ دوا بالذات شفا نہیں دیتی۔ بلکہ شفا صرف اللہ تعالےٰ کے اذن سے ہوتی ہے۔ البتہ دوا کھانا بہتر بات ہے

۴۔ صحت حاصل کرنے کے لئے دوا بھی کھائے اور سورۃ الفاتحہ۔ آیۃ الکرسی اور الفلق الناس پڑھ کر بدن پر دم کرتا رہے۔ اس کی تفصیل حصۂ تصوف میں دیکھئے۔

---

۲ بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۷، ۲ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۷، ۳ مشکوٰۃ ص ۳۸۸۔

پیشاب کے قطروں اور چغلی سے بچو

۱۔ جو لوگ کھڑے ہو کر جانوروں کی طرح پیشاب کرتے ہیں یا پیشاب کرنے کے بعد مٹی یا پانی سے استنجا نہیں کرتے یا پیشاب کے قطرات سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتے۔ انہیں قبروں میں عذاب ہوگا۔

① وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝[1] (اور اپنے کپڑے پاک رکھو)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بتایا۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو قبروں کے پاس سے گذرے آپؐ نے فرمایا۔ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑی بات میں عذاب نہیں ہو رہا۔ ان میں سے ایک پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہیں بچتا تھا۔ اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔ پھر آپؐ نے سبز شاخ لی۔ اس کے دو ٹکڑے کئے پھر ہر ایک کی قبر پر ایک ایک شاخ گاڑ دی۔ صحابہ کرام نے پوچھا اے اللہ کے رسول آپؐ نے یہ کیوں کیا؟ آپؐ نے فرمایا۔ تاکہ ان کے عذاب میں کمی آجائے۔ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں۔ اس سے پتہ چلا کہ

۱۔ عذاب قبر حقیقت ہے۔

۲۔ قبر پر سبز گھاس یا پودا تسبیح پڑھتا ہے۔ اس کا ثواب مردے کو ملتا ہے اس کی وجہ سے عذاب میں کمی آجاتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ قبر سے سبز گھاس

---

[1] المدثر۔ ۴

کاٹنا مردے کی روزی پر ڈاکہ ڈالنا اور گناہ ہے۔

۳۔ اگر کسی ظالم نے قبر کو پختہ بنا دیا اور سبزہ اگنے کو روک دیا۔ تو وہ سب سے بڑا ظالم ہے۔

۴۔ پیشاب کرتے وقت پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا چاہئے اور بیٹھ کر پیشاب کرنا چاہئے۔

جانوروں کو داغنے اور تصویریں بنانے کا انجام

① بتوں یا قبروں یا پیروں کے نام پر جانور چھوڑنا اور جانوروں پر ان کے نام پر نشان لگانے کے لئے ان کے کان کترنا اور داغ لگانا شیطان کے کرتوت ہیں

② ماتم کرنے والے، بین کرنے والے، تصویریں بنانے والے، بدن گوندنے اور گوندوانے والے اور سود کھانے اور کھلانے والے لعنتی ہیں۔

③ تصویریں بنانا حرام ہے اور عورتوں جیسا فیشن اختیار کرنے والے مردا ور مردوں جیسا فیشن اختیار کرنے والی عورتیں لعنتی اور مجرم ہیں۔

جانوروں کو داغنے والے شیطان کے چیلے ہیں

① وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ (اور شیطان نے کہا کہ اے اللہ

Marfat.com

عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ۝ وَّلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَلَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطٰنَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا ۝

میں تیرے بندوں میں سے حصہ مقرر لوں گا۔ اور البتہ انہیں ضرور گمراہ کروں گا۔ اور البتہ ضرور انہیں امیدیں دلاؤں گا۔ اور البتہ ضرور انہیں حکم کروں گا۔ کہ جانوروں کے کان چیریں اور البتہ ضرور انہیں حکم دوں گا کہ اللہ کی بنائی ہوئی صورتیں بدلیں اور جو شخص اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے گا وہ صریح نقصان میں جا پڑا۔[1]

حضرت قتادہؒ اور حضرت سدیؒ فرماتے ہیں۔ کہ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ جانوروں کے کان چیرے اور ان پر بحیرہ، سائبہ اور وصیلہ کا نشان بنائے جیسے کہ آج کل کے مشرک جاہل اور حرام خور لوگ جانوروں کو پیروں کے نام پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اور ان پر اس کا نشان لگا دیتے ہیں۔ اس سے گوندنا اور گوندوانا یا حسن پیدا کرنے کے لئے شکلیں بدلوانا بھی ہے۔[2]

---

[1] النساء، ۱۱۸، ۱۱۹۔ [2] ملخصاً من ابن کثیر ج صفحہ ۵۵۶۔

Marfat.com

ماتم، گوندنا اور تصویریں بنانے کا خطرناک انجام

(۲) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو رخسارے پیٹے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی آوازیں لگائے وہ ہم میں سے نہیں[۱]

(یعنی کسی کے مرنے پر ماتم کرے اور جاہلیت کی آوازیں یعنی بین کرے وہ مسلمانوں میں سے نہیں)۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بین کرنے والی اور بین سننے والی عورت پر لعنت کی ہے[۲]

(یعنی جو عورت مردے پر بین کرے اور جو عورت بین سننے سے نفرت نہ کرے بلکہ بین سنا کرے وہ ملعونہ ہے)۔

اسی سے معلوم ہوا کہ رافضی لوگ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی یاد میں جو جلوس نکالتے ہیں اور اس میں ماتم کرتے ہیں اور بین کرتے ہیں۔ یہ کام مسلمانوں کا نہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک ایسا کرنے والے سب لوگ گناہ گار ہیں۔

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ ایک حدیث میں حضور نبی

---

[۱] متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص۱۵۰ [۲] مشکوٰۃ ص۱۵۱۔

Marfat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے اور سود کھلانے اور گوندنے وا
اور گوندوانے والی اور تصویریں بنانے والے پر لعنت کی[1]

(یعنی سود خور اور سود کھلانے والا۔ اور بدن پر بیل کاری کرنے
کروانے والے اور جانداروں کی تصویریں بنانے والے ملعون ہیں) کسی جا
یا انسان جس میں روح ہو یعنی چلنے پھرنے کھانے پینے والے جاندار کی تص
بنانا جرم ہے۔

(۳) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وس
نے فرمایا۔

اس گھر میں (رحمت کے) فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصو
(اس لئے کہ اسلام نے مسلمانوں کو کتوں سے مانوس ہونے کی بجا
انسانوں سے مانوس ہونے کا حکم دیا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ میں نے جناب
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا

اللہ کے ہاں سب سے سخت عذاب تصویریں بنانے والو
کو ہوگا[3]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلع

---

[1] صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۴۱۔ [2] مشکوٰۃ ص ۳۸۵۔
[3] متفق علیہ بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۵۔

Marfat.com

علیہ وسلم نے عورتوں سے (لباس وغیرہ) میں مشابہت کرنے والے مردوں پر
اور مردوں سے (مشابہت کرنے والی) عورتوں پر لعنت کی[1]

چنانچہ مردوں کا عورتوں جیسی وضع قطع بنانا کہ سر کے بال اور لباس عورتوں جیسا بنائیں، اور عورتوں کا مردوں کی شکل بنانا کہ سر کے بال کٹوائے اور پتلون وغیرہ پہن کر پھرے۔ ایسا کرنے والے غنڈے اور لعنتی ہیں۔

[1] صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۳۸۰۔

Marfat.com

مرتد کی سزا موت ہے

اسلام نے اپنے عقائد و اعمال واضح کرتے ہوئے جرأت کے ساتھ اعلان کر دیا! لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ (البقرہ ۲۵۶) دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں ہے بے شک ہدایت یقیناً گمراہی سے ممتاز ہو چکی ہے۔ چنانچہ اسلام میں کسی شخص کو جبر کے ساتھ مسلمان نہیں بنایا جاتا جو شخص اسلام قبول کرتا ہے وہ خوب غور و خوض کر کے اسلام میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن جو شخص اسلام میں داخل ہونا چاہتا ہے اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام سے باہر نکلنے اور اسلام کے ساتھ غداری کرنے کی سزا موت ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس زندیق لائے گئے آپ نے انہیں جلا دیا۔ یہ خبر حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا! اگر میں ہوتا تو انہیں نہ جلاتا اس لئے کہ جناب رسول اللہ علیہ وسلم نے (یہ فرما کر) منع فرمایا! کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ انہیں عذاب نہ دو" البتہ میں انہیں قتل کرتا کیونکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو اپنا دین بدل دے اسے قتل کر دو۔ (یعنی جو اسلام چھوڑ کر کفر اختیار کرے اسے قتل کر دو) مشکوٰۃ ص ۳۰۷

تمام علماء کا اجماع ہے کہ مرتد کے ارتداد سے پہلے اس کا خون اور مال محفوظ ہے۔ جب وہ مرتد ہوا تو سب کا اجماع ہے کہ پہلی حفاظت

Marfat.com

ختم ہوگئی۔ اب اس کا خون مباح ہے البتہ مال بدستور سابقہ ممانعت کی وجہ سے محفوظ ہے (یعنی وہ وارثوں کو ملے گا) (شرح معانی الآثار للطحاوی جز ۲ ص ۱۷۴)

صاحب ہدایہ نے فرمایا! جب ایک مسلمان اسلام سے مرتد ہو جائے والعیاذ باللہ تو اس پر اسلام پیش کیا جائے اگر اسے شبہ ہو گیا ہو تو دور ہو جائے ... البتہ اسلام پیش کرنا واجب نہیں (اس لئے کہ اسے دعوت پہنچ چکی) اور تین دن تک قید رکھا جائے اگر اسلام قبول کرے تو ٹھیک ورنہ اسے قتل کر دیا جائے۔ (ہدایہ اولین ص ۶۰)

دنیا دار بادشاہوں کا طریقہ ہے کہ اپنے خود ساختہ قوانین سے بغاوت کرنے والوں کو قتل کر دیتے ہیں۔ بلکہ دنیا کے کمینے بادشاہ اپنی کرسی بچانے اور ملک گیری کی ہوس کی خاطر لاکھوں انسانوں کو مروا دیتے ہیں۔ جنگ عظیم اول و ثانی میں کروڑوں انسانوں کو ان بادشاہوں نے محض دنیاوی اغراض کی خاطر موت کی نیند سلا دیا برطانیہ نے اپنے ظالمانہ عہد اقتدار میں ہندوستان میں ایک صدی کے اندر اندر اکتیس بار قحط ڈال کر سوا چار کروڑ انسانوں کو بھوک سے تڑپا تڑپا کر مار دیا لاکھوں کو گولی کا نشانہ بنایا لاکھوں کو پھانسی دیا۔

اور ہندوستان کو جبراً عیسائی بنانے کی کوشش کرتا رہا اسی طرح افریقہ اور عرب ممالک میں مصر سوڈان اور فلسطین میں اس نے مسلمانوں کے خون سے اپنے ہاتھ رنگے فرانس نے الجزائر میں ایک صدی کے اندر اندر ایک کروڑ کے قریب مسلمان قتل کئے۔ روس نے گیارہ کروڑ مسلمان

Marfat.com

میں دس کروڑ کو یا جبراً کافر بنایا یا اُنہیں قتل کر دیا۔ چین نے
کروڑ مسلمانوں میں نصف کے قریب مسلمانوں کو ختم کر دیا
یورپ، امریکہ سپین اور دوسرے غیر مسلم ممالک میں مسلمانوں
کرنے اور اُنہیں ختم کرنے کا جو جو حربہ اختیار کیا گیا وہ اسلام
اعتراض کرنے والوں کے منہ پر ایک تھپڑ کی حیثیت رکھتا ہے
بشرطیکہ حیا موجود ہو۔

اسلام نے صرف یہی کہا! کہ اسلام قبول کرنے سے پہلے
کہ واپسی کا دروازہ بند ہے۔ اللہ کا دین کھیل تماشہ نہیں۔ جیسے
اندر آ جاؤ اور جب چاہو باہر چلے جاؤ جیسے کہ زمانہ رسالت
صلی اللہ علیہ وسلم میں مدینہ کے یہود نے کہا کہ صبح اسلام قبول
اور شام کو دوبارہ کافر بن جاؤ تاکہ کم تعلیم یافتہ مسلمانوں کے د
شبہات ڈالے جا سکیں اللہ تعالےٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وس
یہود کی اس سازش سے آگاہ کر دیا۔ اور مرتد کی سزا قتل م
اسلام کے ساتھ مسخرہ پن کرنے والوں کو مناسب سزا دی

Marfat.com

باب چہارم

حصّہ تصوّف

اسلامی تصوّف

تصوّف سے مراد صرف وہ طریقۂ عمل ہے کہ جس کی وجہ سے انسان قلبی طور پر
ک بن جائے۔ کسی خارجی سزا کے بغیر ہی اللہ تعالےٰ اور مخلوق کے حقوق
ا کرنے کی فکر کرتا رہے۔ اسلام کی پابندی خوش ہو کر کرے اور ہر گناہ سے قلبی
رت پیدا ہو جائے۔

اسلام کے علاوہ دوسرے مذاہب باطلہ نے انسان کو قلبی پاکیزگی بخشنے کی
ا میں ایسا پروگرام دیا۔ جس میں کہیں انسانی فطرت سے بغاوت ہے، کہیں
یت ناک طریقے ہیں جن کی وجہ سے انسان اپنی صحت اور فطرتی جذبات سے
ی محروم ہو جاتا ہے۔

کسی مذہب نے صوفی اور نیک بننے کے لیے شرط لگادی دنیا سے
کل ہی قطع تعلق کر کے جنگلوں میں چلے جاؤ۔ حالانکہ اگر ایسا کرنا ہی بزرگ
نے کی دلیل ہوتی تو انسانی بستیوں سے دور جنگلات میں بسنے والے تمام
کمل جانور بزرگ اور صوفی ہوتے۔

کسی نے کہا کہ نکاح مت کرو حالانکہ ایسا کرنا نہ صرف دنیا سے انسانیت

Marfat.com

کو ختم کرتا ہے بلکہ انسان میں دو لیعت شدہ فطرت سے بھی بغاوت
عام طور پر ان مذاہب یا طلہ کے لوگ چھپ چھپ کر بدکاریاں کر
کیونکہ وہ غلط طریقوں سے باطنی صفائی تلاش کر رہے ہیں
صوفی بننے کی بجائے بظاہر نیک اور دراصل باطن گناہ گار بنتے
جاتے ہیں۔

اسلام نے انسان کو ظاہر و باطن میں ایک بننے کا ایک ایسا
اگر ساری انسانیت اس کی پابندی کرنے تو جرائم کو روکنے کے
ضرورت نہیں۔ اور نہ ہی انتظامیہ اور عدلیہ کے بھاری اخراجات
رہتی ہے

اسلام نے بتایا کہ ہر شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت
سے نماز ادا کرے۔ اور مسجد میں آتے ہوئے اپنا محاسبہ کرے
خدا تو کس منہ سے اللہ کے دربار میں جاتا ہے تو نے ابھی
فلاں گناہ کیا۔ چنانچہ ندامت کے ساتھ ہر گناہ سے توبہ کرے
گناہوں سے بچنے کا عہد کرے۔ اگر روزانہ یا پنج بار ایسا محا
تو جلد ہی وہ وقت آئے گا کہ قلبی طور پر نیک بن جائے گا۔
مسائل
سال بھر کے بعد اگر کچھ مال جمع ہو جائے تو اس کی محبت
مال کی
ملکہ اس کی زکوٰۃ دے اور کوشش کرے کہ زیادہ سے زیادہ
خیرات کرے ایسا کرنے سے مال کی محبت دل سے نکل جاتا
دوسروں پر ظلم کرنے کی اصل جڑ ہوتی ہے۔

Marfat.com

سال میں ایک ماہ روزے رکھے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے کھاتے پیتے
پانچ روزے رکھنے سے ایک نیک مخلوق سے مشابہت پیدا ہوگی۔
میں ایک ماہ کھانے پینے سے رکے گا اور ہر گناہ سے مکمل روزہ رکھے
سال بھر اس کے اثر کو باقی رہنے دے گا تو قلبی پاکیزگی حاصل ہوگی
اللہ تعالیٰ مال عطا کرے تو مکہ مکرمہ جائے اور حج کرے۔ جس میں
وطن و اہل و عیال اور آرام کی زندگی سے جدائی کی مشق ہوگی۔ اور یہ
ے کہ ایک دن میں تمام اہل و عیال اور وطن اور تجارت سے الگ ہو کر
وں گا۔

ں کے ساتھ حصہ تصوف میں بیان کی گئی دس باتوں پر عمل کرے۔ طوالت
چنے کے لیے ہم نے اس حصہ میں چند ضروری باتیں بیان کرنے پر اکتفاء
ے۔

ج کے دور میں ہر شخص زیادہ سے زیادہ دنیا کا مال، سیاسی و فوجی
ور دنیاوی نعمتوں کو جمع کر لینے کو ہی کامیابی کی ضمانت سمجھتا ہے۔ حرص
یاری کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ کہ اس دنیا کی حقیقت پر بھی مختصر سی
ڈال دی جائے۔ اور اس کے بعد اسلامی تصوف کے دس اہم اصول تحریر
ائیں کہ جن کی پابندی کرنے کے بعد ایک انسان کو قلبی اطمینان اور کامرانی
ہوتی ہے۔

Marfat.com

یہ پُر رونق دنیا

اور

وہ خوفناک قبرستان

دلکش نظاروں، آباد شہروں، سرسبز باغات، سبزہ زار کھیتوں اور فراخ دریاؤں، سمندروں اور عشرت کدوں پر مشتمل یہ دنیا، اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہمیشہ آپ کے پاس رہے گی۔ اور آپ ہمیشہ ہی محلات و کارخانوں اور مال و دولت پر قابض رہیں گے۔ تو آپ سخت غلطی پر ہیں۔

آیئے اپنے خوبصورت و آراستہ مکان سے باہر آیئے، کار سے اتر اور فراخ شاہراہ سے ہٹ کر اسی قریبی قبرستان میں چلیئے۔ اور اس کچے والے سے کہیئے۔

بھائی تم خاموش لیٹے ہو۔ تم نہیں جانتے کہ تمہاری قبر کے ساتھ ایک سڑک ہے جس پر کاریں چل رہی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بلند و بالا آباد مکا کی قطاریں ہیں، فضاؤں میں ہوائی جہاز اڑ رہے ہیں اور سارا شہر بجلی کی روشنی سے بقعۂ نور بنا ہوا ہے۔

اگر مردہ میں بات کی قوت ہوتی تو کہہ دے گا جاؤ میرے لیے ساری دنیا گئی اور بس! یہ پر رونق دنیا اور آخرہ خوفناک قبرستان!!

Marfat.com

ایک دن ضرور آئے گا کہ آپ کے نیچے سے کرسی گھسیٹ لی جائے گی
لوچارپائی سے اتار دیا جائے گا۔ آپ سے مکان، دکان، حکومت اور تمام
دولت بلکہ آپ کا لباس بھی چھین لیا جائے گا۔ اور آپ کو ایک گڑھے میں
فن کر دیا جائے گا۔ اور لوگ آپ کا جنازہ پڑھتے ہوئے کہہ رہے
گے۔

اے اللہ اس میت کو معاف کر دے۔

آج سے سو برس پہلے کے لوگ مر کر دفن ہو گئے اور آج سے سو برس بعد
ب مر کر دفن ہو جائیں گے۔

کسی نے کیا خوب کہا ہے

لِدُوا لِلْمَوْتِ وَابْنُوا لِلْخَرَابِ

(مرجانے کے لیے بچے جنو اور برباد ہونے کے لیے مکانات بناؤ۔)

آج جن چھوٹے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتے ہو۔ وہ کل جوان ہو کر بوڑھے
ہو جائیں گے۔ اور مٹیں بن بن کر قبروں میں چلے جائیں گے۔

یہ گھر آخر کار اجڑ کر ویران ہو جائیں گے۔ اور ایک دن ایسا بھی آئے گا کہ
ری دنیا کے جاندار مٹیں ہوں گے، سب مکانات برباد ہوں گے حتیٰ کہ زمین و
سمان کے بھی ٹکڑے ہو کر سب پر موت چھا جائے گی۔

دنیا میں مسافر بن کر رہو

چند دنوں کے بعد مردہ بننے والا آدمی دنیا میں دل کیسے لگا سکتا ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے بدن کے ایک حصہ کو پکڑا۔ (ایک روایت کے مطابق کاندھے کو پکڑا) اور فرمایا:

دنیا میں ایسے رہو جیسے کہ تم مسافر ہو یا راہ چلنے والے ہو اور اپنے آپ کو قبر والوں میں سے سمجھ رکھو۔

(مشکوٰۃ ص ۴۵۰)

یہ سچ ہے کہ فانی دنیا کی حقیقت معلوم کر لینے پر مکان و لباس کی طرف زیادہ توجہ نہیں رہ سکتی۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حاکم بنا کر یمن بھیجا۔ تو فرمایا:

ناز و نعمت کی زندگی سے دور رہو کیونکہ اللہ کے بندے ناز و نعمت (کے عادی) نہیں ہوتے۔ (یعنی بندگانِ خدا کی زندگی سادہ اور آخرت والوں کی زندگی ہوتی ہے)

(مشکوٰۃ ص ۴۴۹)

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

فرمایا:
جب اللہ تعالےٰ کسی بندے کے مال میں برکت نہیں کرتا تو وہ اسے
پانی اور مٹی میں ڈالتا ہے۔ (یعنی خوبصورت تعمیرات میں روپیہ برباد کرتا ہے۔)
حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
نے فرمایا:
بڑی بڑی جاگیریں نہ بناؤ ورنہ تم دنیا میں راغب ہو جاؤ گے۔
(مشکوٰۃ ص ۴۴۱)
اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں کی زندگی گنتی کے چند سال ہیں یا چند دن ہیں۔
امیدوں کا سامان کرنا ایک بدعقل اور جاہل ہی کا کام ہے۔
اگر انسان یہ سمجھتا ہے کہ میرے مکان کارخانے اور میری حکومت اور فوجیں
میرے ساتھ رہیں گی۔ تو اس کا جواب بھی بتا دیا گیا۔
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا:
انسان کہتا ہے کہ میرا مال میرا مال، حالانکہ اس کے مال تین ہیں۔
۱۔ جو اس نے کھایا اور ختم کر دیا۔
۲۔ پہنا اور پرانا کر کے (ختم کر دیا)
۳۔ یا اللہ کی راہ میں دیا اور (آخرت کے لیے) جمع کر دیا۔
اور اس کے سوا باقی سب ضائع جا رہا ہے اور لوگوں کے لیے چھوڑ رہا ہے۔
(مشکوٰۃ ص ۴۴۰)

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مردے کے پیچھے تین جاتے ہیں۔ دو واپس آجاتے ہیں اور ایک اس کے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔

۱۔ اس کے اہل و عیال۔

۲۔ اس کا مال۔

۳۔ اور اس کا عمل۔

اس کے پیچھے پیچھے جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا اہل اور مال واپس آجاتا ہے اور اس کا عمل (اس کے ساتھ قبر میں) باقی رہ جاتا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۴۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ:

جب ایک آدمی مرتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں۔ آگے کیا لایا اور بنی آدم کہتے ہیں کہ پیچھے کیا چھوڑا؟

(مشکوٰۃ ص ۴۴۵)

اب جو آدمی صرف دنیا کو آباد کرتا رہے اور آخرت سے غافل رہے دنیا کی مختصر زندگی پر تکلف اور آرام دہ بنالے اور مرنے کے بعد کی طویل ترین زندگی عذاب اور دکھ کی زندگی بنالے ایسا آدمی گدھے سے زیادہ بد عقل اور احمق ہے۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

عقل مند وہ ہے جو اپنے آپ کا محاسبہ کرے اور موت کے بعد کے لیے کام کرے اور عاجز (یعنے بد عقل) وہ ہے جو نفسانی خواہشات کی پیروی کرے اور اللہ پر تمنائیں (اور امیدیں) باندھتا رہے۔

(مشکوٰۃ ص۴۵۱)

اس کا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کا کام بالکل ہی ترک کر دے حالانکہ صحابہ کرام اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی تجارت کی، کھیتی باڑی کی، بلکہ اسلام نے تجارت کرنے اور دنیا کے کمانے کو ایک مخصوص شرط کے ساتھ نیکی قرار دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔

جس نے دنیا کا حلال (مال) طلب کیا تاکہ سوال سے بچے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے اور پڑوسی پر رحم کرے (مدد کرے) تو قیامت کے دن وہ اس طرح اللہ سے ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح (روشن) ہوگا۔ اور جس نے دنیا کا حلال (مال بھی) کثرتِ مال کے لیے فخر جتانے اور ریاکاری کے لیے طلب کیا تو وہ اللہ تعالےٰ کو اس حال سے ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔

(مشکوٰۃ ص۴۴۴)

مگر ایسا نہ کرے کہ ہر وقت دنیا کا مال کماتا رہے اور فرض عبادت یعنی پانچ نمازیں بھی چھوڑ دے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بتایا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:

Marfat.com

اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا۔ میں تیرا سینہ
تنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی روک دوں گا (یعنی تیری تمام
ضروریات پوری کروں گا) اور اگر تو نے ایسا نہ کیا (یعنی فرض عبادت ہی
نہ کی) تو تیرے ہاتھ کام سے بھر دوں گا۔ اور تیری محتاجی بند نہیں
کروں گا (یعنی کام زیادہ کرے گا مگر ہر وقت فقر و فاقہ سے ڈرتا
رہے گا)

چنانچہ آج کی عبادت اور شرافت سے دور صرف سائنسی ترقی اور دنیا کے مال
پر جان دینے والی اقوام کا یہ حال ہے کہ ان کے پاس دنیا کا کثیر مال ہے مگر ہر وقت
آنے والے فقر اور قحط اور آفات سے ڈرتی رہتی ہیں۔

فانی دنیا خدا سے دور کرنے والی ہے

اور حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان دنیا پر نظر ڈالے تو یہ فانی دنیا اور خدا سے
دور کرنے والا مال ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا:

دنیا ملعون ہے اور اس میں جو کچھ ہے سب ملعون ہے (یعنی خدا سے دور
اور دور کرنے والی ہے) سوائے ذکر اللہ کے اور اس کے قریب اعمال کے اور
عالم (اسلام) یا علم اسلام حاصل کرنے والے کے۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۴۴۱)

Marfat.com

چنانچہ عقلمندی یہ ہے کہ انسان بقدر ضرورت دنیا کا مال حاصل کر کے زیادہ وقت ذکر اللہ اور اسلام کا علم سیکھنے اور سکھانے پر لگائے۔ اور روزی کم ملنے کو عذاب یا مصیبت نہ سمجھے اگر کوشش کے باوجود روزی کم ملے تو بھی صبر کرے تو اس کا اجر آخرت میں بہت ہوگا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو کم روزی پر بھی اللہ پر راضی رہا تو (قیامت کے دن) اللہ تعالےٰ اس کے کم عمل پر بھی راضی ہو جائے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۴۴۹)

بلکہ فقراء اور صابرین کے لیے ایک خوشخبری اور بھی ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

فقراء مالداروں سے پانچ سو برس پہلے یعنی نصف دن پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

(مشکوٰۃ ص ۴۴۷)

اسلام نے دنیا سے بے رغبتی کی نصیحت اس لیے کی ہے تاکہ ہر آدمی بقدر ضرورت ہی مال حاصل کرے اور باقی مال دوسرے سے روک کے نہ رکھے۔ اور ساری انسانیت مطمئن زندگی گذارے۔ کیونکہ مال کی حرص اور مال کو دوسروں سے روک کر رکھنا ہی فساد کا ایک بڑا سبب ہے۔

Marfat.com

تزکیہ باطن کے دس کام

(۱)۔ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات اور احکام میں شرک نہ کرے جس کی وضاحت حصہ نواہی میں شرک کی بحث میں اور حصہ اوامر میں توحید باری تعالیٰ کی بحث میں ملے گی۔

(۲)۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا۔ ان پر عمل کرے۔ کیونکہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کے بغیر کوئی شخص ظاہر و باطن سے درست نہیں ہو سکتا۔

(۳)۔ جن کاموں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول علیہ الصلاۃ والسلام نے منع کیا۔ ان سے رُک جائے۔

(۴)۔ غذا اور لباس کے بارے میں شدید احتیاط کرے۔ کوئی حرام غذا نہ کھائے اور نہ ہی حرام مال سے خریدا ہوا لباس پہنے۔ اس کی وضاحت اوامر میں حلال اور حصہ نواہی میں حرام کی بحث میں ملے گی۔

(۵)۔ ہر گناہ سے سچے دل سے توبہ کرے۔ اور آئندہ ہر گناہ سے بچنے کی پوری کوشش کرے۔ اسی کا نام استغفار ہے۔

(۶)۔ ایسے کام سے بھی بچے کہ جس کی وجہ سے نافرمانی میں پھنس سکتا ہے اور ساری زندگی سنبھل کر گذارے اس کا نام تقویٰ ہے۔

Marfat.com

⑦۔ ہر معاملہ میں اللہ پر توکل رکھے ۔ اگر کسی کی سفارش یا تعاون سے کچھ حاصل کرے تو یہ سمجھے کہ اس سبب کا مالک اللہ تعالےٰ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے اذن کے بغیر کوئی مجھ سے تعاون نہیں کریگا ۔ اس لئے ایسے وقت میں اسباب کی طرف جھکنے کی بجائے اپنے رب تعالیٰ کی طرف توجہ کرے اور رب تعالیٰ کا شکر ادا کرے ۔

⑧۔ اور اگر کسی کی شرارت کے بعد کسی انعام سے محروم ہو جائے تو سبب پر ناراض نہ ہو۔ بلکہ یہ یقین رکھے کہ اگر اللہ تعالےٰ نے ہی مجھے اس سے محروم رکھنے کا فیصلہ نہ کیا ہوتا۔ تو کوئی بھی رکاوٹ نہ بن سکتا۔ اب اپنے گناہوں پر نادم ہو۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش کرے اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ہی فریاد کرے ۔ الغرض خوف و امید صرف اللہ تعالےٰ سے وابستہ کر دے ، ڈرے تو اللہ تعالےٰ سے اور امید رکھے ، تو اللہ تعالےٰ سے ، اور اللہ تعالےٰ کے سوا سب کا خوف دل سے نکال دے ، اور اللہ تعالےٰ کے سوا کسی سے امید نہ رکھے ، اس کو توکل سمجھے ۔

⑨۔ اگر اللہ تعالےٰ دنیا یا آخرت کا انعام عطا فرمائے۔ تو شکر کرے اور پہلے سے زیادہ نیک اعمال کرے ۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کسی وجہ سے امتحان میں ڈال دے ۔ تو صبر سے کام لے ۔ اور اللہ تعالےٰ سے ہی فریاد کرتا رہے ۔

⑩۔ کثرت کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف

Marfat.com

پر منحصر ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری، اسلام کا سبب ہوئی اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف نہ لاتے، آپ اور آپ کے صحابہ کرام جہاد نہ کرتے۔ اور نسلاً بعد نسلاً اسلام ہم تک نہ پہنچتا۔ تو ہم اسلام جیسی نعمت سے محروم ہو کر مرتے اور آخرت میں جہنم اور ناامرادی کے سوا کچھ نہ پاتے۔ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا شکر ادا کرنا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ اور آپ کا شکر ادا کرنے کا احسن ترین طریقہ آپ پر درود شریف پڑھنا ہے۔

استغفار کی اہمیت

نوٹ:۔ پہلی پانچ باتوں کے متعلق حصہ اوامر اور نواہی میں اور تیسرے بارے میں حصہ عقائد میں کافی وضاحت ہو چکی ہے۔ اس لئے حصہ یعنی استغفار سے اس حصۂ تصوف کا آغاز کریں گے۔

(۱) اگر گناہ کر بیٹھو تو ناامید نہ ہو بلکہ آئندہ ہرگز گناہ نہ کرنے کرتے ہوئے توبہ کرو۔ اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔ اگر دو غلطی ہو جائے تو پھر توبہ کرو۔ موت تک بھی مایوس نہ ہو۔ نیت بری نہ ہو۔

(۲) استغفار کرنے والوں کے گناہ معاف ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ بہت روزی دے گا۔ اور ہر قسم کی تکلیف سے انہیں سخ روزی دے گا۔ خود اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بھی

Marfat.com

کیا کرو۔

ک استغفار کے الفاظ اور استغفار کے دوسرے فوائد ملاحظہ کیجئے

(۱) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

(کہہ دو۔ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو بیشک اللہ سب گناہ بخش دے گا بیشک وہ بخشنے والا رحم والا ہے[۱])

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(تمہارے رب نے اپنے ذمہ رحمت لازم کی ہے جو کوئی تم میں سے ناواقفیت سے برائی کرے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور نیک ہو جائے تو بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے[۲])

روزی کی وسعت ہوگی

(۱) اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا۔ جو استغفار کرے اللہ تعالےٰ ان کی ...یں اور اولاد کے ساتھ مدد کرے گا۔ اور انعامات کی بارش ...دے گا۔

---

[۱] الزمر، ۵۳، [۲] الانعام، ۵۴۔

Marfat.com

فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۝[1]
يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝
وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ
بَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ
يَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝[1]

پس میں نے کہا، اپنے رب سے
بخشش مانگو بیشک وہ بڑا بخشنے
والا ہے وہ آسمان سے تم پر
(موسلا دھار) مینہ برسائے گا
اور مال اور اولاد سے تمہاری مدد
کرے گا۔ اور تمہارے لئے باغ
بنا دے گا۔ اور تمہارے لئے
نہریں بنا دے گا۔

وَمَا كَانَ اللّٰهُ
مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝[2]
وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ۝[3]
فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ
لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ط[4]

اور اللہ انہیں عذاب کرنے والا
نہیں درانحالیکہ وہ بخشش مانگتے ہیں۔
(اور آخر رات میں مغفرت مانگا کرتے تھے)
پس جان لو کہ سوائے اللہ کے کوئی
معبود نہیں اور اپنے مسلمان مردوں
اور مسلمان عورتوں کے گناہوں
کی معافی مانگ

---

[1] نوح، ۱۲،
[2] الانفال، ۳۳،
[3] الذریت،
[4] محمد، ۱۹،

سیدالاستغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول اللہ
للہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
سیدالاستغفار یہ ہے کہ یوں کہو۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ	(اے اللہ، تو میرا رب ہے تیرے
لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ	بغیر کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے
وَاَنَا عَبْدُکَ وَعَلٰی عَھْدِکَ	پیدا کیا، اور میں تیرا بندہ ہوں،
وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ	اور میں تیرے عہد و وعدہ پر ہوں جس
اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ	قدر میری استطاعت ہے میں اپنے
اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ	کئے کی برائی سے تیری پناہ مانگتا
اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ	ہوں میں اپنے آپ پر تیری نعمت
فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ	کا اقرار کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں
الذُّنُوْبَ اِلَّا	کا اعتراف کرتا ہوں پس مجھے
اَنْتَ	معاف کر دے۔ کیونکہ تیرے بغیر
	گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا)

فرمایا۔ جو اس پر یقین کرتے ہوئے دن کو یہ کہے۔ اور شام ہونے سے پہلے
ن فوت ہو جائے۔ تو وہ جنتی ہے۔ اور جس نے یہ رات کو کہا اور
اس پر یقین رکھتا ہے۔ پھر صبح ہونے سے پہلے فوت ہو گیا تو

Marfat.com

وہ جنتی ہے[1]۔

استغفار کا طریقہ اور فائدے

حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام نے ان الفاظ سے استغفار کیا۔ اولاد آدم کے لئے استغفار کے یہ الفاظ بہت ہی خوب ہیں۔

رَبَّنَا	اے ہمارے
ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ	رب، ہم نے اپنی جانوں پر ظلم
تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا	اور اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم
لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ[2]	رحم نہ کرے گا۔ تو ہم ضرور تباہ
	ہو جائیں گے[2]
رَبِّ	اے رب میرے معاف
اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ	کر اور رحم کر اور تو سب سے بہتر
خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ[3]	رحم کرنے والا ہے۔

انسان کو چاہئے کہ کوئی گناہ ہو جائے۔ تو توبہ کرنے میں جلدی کرے اور دیر نہ کرے۔ اور سچے دل کے ساتھ گناہ سے توبہ کرے اور اگر

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

چند بار یا ایک سو بار پڑھے اور

---

[1] صحیح بخاری بحوالہ مشکوٰۃ ص ۲۰۴ [2] الاعراف، ۲۳، [3] المومنون، ۱۱۸،

Marfat.com

(پانچ صد بار یا جس قدر ہو سکے رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ
ہے تو گناہ بھی معاف ہوں۔ اور روزی میں بھی فراخی ہو اور ہر قسم کی تکالیف
بھی نجات حاصل ہو۔

ایک حدیث میں بتایا گیا۔ جو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کے لئے
روز ۲۷ یا ۲۵ دونوں میں سے کسی ایک عدد کے برابر استغفار کرے وہ ان
میں سے ہوگا جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور ان کی دعا سے اہل زمین کو رزق
ملتا ہے (حصن حصین) یہ دعا اس طرح پڑھا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ
وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ اَلْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ جو استغفار کو لازم کر لے۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نجات
دے گا۔ اور ہر غم سے خلاصی دے گا۔ اور وہاں سے روزی دے گا جہاں
سے گمان بھی نہ ہوگا[1]

ایک روایت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو یہ کہے

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ	(میں اللہ سے بخشش مانگتا ہوں۔
الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا	جس کے بغیر کوئی معبود نہیں، وہ
ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ	زندہ اور قائم رکھنے والا ہے، اور
وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ	اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں[2]

[1] مشکوٰۃ ص ۲۰۴۔ [2] مشکوٰۃ ص ۲۰۵۔

Marfat.com

اس کی بخشش ہوگئی چاہے وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اس کے لئے فرحت (خوشخبری) ہے۔ جس کے نامہ اعمال میں کہ سے استغفار ہو۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں۔ کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے کہ اس کا کوئی گناہ نہیں[1]

انسان کو چاہئے کہ کثرت سے استغفار کرتا رہے۔ تاکہ ہر مشکل حل رہے ہر غم دور ہوتا رہے۔ اور روزی بھی اسی کی برکت سے ملتی ہے ہر حاجت میں استغفار کی کثرت ایک مجرب علاج ہے۔ اگر استغفار وقت مندرجہ ذیل کلمات کا ورد رکھے تو استغفار بھی ہوگا اور تلاوت بھی ہوگی۔ وہ الفاظ یہ ہیں۔ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰ

ذکر اللہ

اور اس کے آداب و فضائل

① سب سے بڑا کام ذکر اللہ ہے اس لئے خوب ذکر اللہ کرو۔ لوگ

---

[1] مشکوٰۃ ص ۲۰۶۔

Marfat.com

علیحدگی اختیار کر کے ذکر اللہ کرو۔ شکر بھی کرو اور گناہ مت کرو اور اللہ کی نعمتوں پر غور کرو۔

④ ذکر اللہ کرنے والوں کے ساتھ رہا کرو، اس سے معافی جلدی ہوگی۔

⑤ ذکر اللہ کرنے والوں کے لیے بہت اجر و ثواب اور مغفرت ہے، اور اس سے دل پاکیزہ ہوتے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالےٰ کو عاجزی کے ساتھ اور آہستہ پکارو۔ شور مچانے اور لاؤڈ سپیکر پر سارے محلے کو پریشان کرنے کی ضرورت نہیں۔

⑤ ذکر اللہ سے منہ پھیرنے والا دنیا میں پریشان رہے گا اور آخرت میں عذاب میں گرفتار ہوگا۔ کیونکہ یہ بدبخت اور شیطان کا یار ہے۔

⑥۔ اللہ یا رحمٰن یا اللہ تعالےٰ کے کسی اسم مبارک کا ورد کرو اور اسی کے واسطے سے مانگو۔ اور اللہ کے سوا کسی دوسرے سے نہ مانگو۔

⑦۔ بتوں، جنات، پیروں فقیروں حتیٰ کہ رسولوں اور انبیاء علیہم السلام کو مشکلات میں پکارنا اور حاجت روا سمجھنا شرک ہے اور ایسا کرنے والے جہنمی اور پرلے درجے کے جاہل ہیں۔

⑧۔ قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔ ذکر اللہ کی سب سے بہتر صورت ہے۔

⑨۔ تسبیح اور تحمید اور ذکر اللہ کی مختلف صورتیں اور دعائیں۔

Marfat.com

کثرت سے ذکر اللہ کرو

① وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ط العنکبوت - ۴۵

اور اللہ کی یاد بہت بڑی چیز ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ الاحزاب ۴۱

اے ایمان والو، اللہ کو بہت یاد کیا کرو،

وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ الجمعہ - ۱۰

اور اللہ کو بہت یاد کرو تاکہ تم فلاح پاؤ،

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ المزمل

اور اپنے رب کا نام لیا کرو اور سب سے الگ ہو کر اسی طرف آجاؤ،

فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ البقرہ ۱۵۲-

پس مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا اور میرا شکر کرو اور ناشکری نہ کرو،

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ط الفاطر - ۳-

اے لوگو اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو تم پر ہے،

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا میں تمہیں ایسا عمل نہ بتاؤں جو تمہارے مالک کے نزدیک سب سے بہتر اور سب سے پاکیزہ ہو اور تمہارے درجات کو سب سے

Marfat.com

زیادہ بلند کرنے والا ہو، اور تمہارے لیے سونا اور چاندی خیرات کرنے سے بھی بہتر ہو اور تمہارے لیے اس سے بھی بہتر ہو۔ تم اپنے دشمن سے اور تم ان کی گردنیں مارو اور وہ تمہاری گردنیں ماریں۔

صحابہ نے عرض کیا: ہاں ضرور بتائیے؟

آپؐ نے فرمایا: اللہ کا ذکر کرنا (مشکوٰۃ صـ۱۹۸)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے فرمایا:

اللہ کے ذکر کے سوا زیادہ باتیں نہ کیا کرو۔ اس لیے کہ ذکر اللہ کے سوا زیادہ باتیں کرنے سے سنگدلی پیدا ہوتی ہے۔ اور سنگدل آدمی اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ دور ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ صـ۱۹۸)

چنانچہ انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت ذکر اللہ کرتا رہے اور دنیا کی باتیں کرنے میں زبان تھکانے کی بجائے ذکر اللہ سے زبان کو تر رکھے۔

② ذکر اللہ کرنے والوں کی رفاقت اختیار کرو

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ
بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

(الکہف ۔ ۲۸) ۱۵/۱۶

اور تو ان لوگوں کی صحبت میں رہ جو صبح اور شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اسی کی رضامندی چاہتے ہیں۔

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تم جنت کے باغات سے گذرو تو اس میں چر لیا کرو

صحابہ نے پوچھا:

جنت کے باغات کون سے ہیں؟

آپ نے فرمایا:

ذکر اللہ کی مجلسیں۔ (مشکوٰۃ ص۱۹۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالےٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو راہوں پر پھرتے رہتے ہیں اور ذکر اللہ کرنے والوں کی تلاش کرتے ہیں۔ جب وہ کسی جماعت کو ذکر اللہ کرتے دیکھتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں آؤ اپنے مطلوب کی طرف۔

(آپؐ نے فرمایا) پھر وہ انہیں اپنے پروں کے ساتھ آسمانِ دنیا تک انہیں ڈھانپ لیتے ہیں۔ آپؐ نے بتایا:

(جب وہ فارغ ہو کر اللہ تعالےٰ کے پاس حاضر ہوتے ہیں) تو رب تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے۔ حالانکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے (مگر پھر بھی ان سے پوچھتا ہے) کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟

Marfat.com

فرمایا وہ فرشتے جواب دیتے ہیں، تیری تسبیح کہتے ہیں، تیری بڑائی بیان کرتے ہیں اور تیری حمد وثنا کہتے ہیں۔

فرمایا پھر (اللہ تعالےٰ) فرماتا ہے: کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرمایا: فرشتے کہتے ہیں، نہیں، اللہ کی قسم انہوں نے آپ کو نہیں دیکھا، فرمایا: تو (اللہ) فرماتا ہے اگر مجھے دیکھ لیتے تو؟ بتایا فرشتے کہتے ہیں اگر وہ آپ کو دیکھ لیتے تو بہت ہی زیادہ عبادت کرتے اور بہت زیادہ بزرگی بیان کرتے اور از حد تسبیح کہتے۔ بتایا: پھر (اللہ) فرماتا ہے: وہ کیا مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں: وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں۔ بتایا کہ وہ فرشتے کہتے ہیں نہیں، اللہ کی قسم انہوں نے نہیں دیکھا۔ بتایا: پھر اللہ فرماتا ہے: اگر اسے دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟

بتایا: فرشتے، کہتے ہیں: اگر اسے دیکھ لیتے تو اس کے سخت حریص، شدید ترین طلبگار ہوتے اور عظیم ترین رغبت رکھتے۔

(پھر اللہ تعالیٰ، فرماتا ہے) تو وہ کس سے پناہ مانگتے ہیں؟

بتایا کہ اللہ فرماتا ہے: کیا انہوں نے (دوزخ) دیکھا ہے؟

بتایا: فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم اے رب انہوں نے (دوزخ) نہیں دیکھا۔

بتایا: (کہ رب تعالیٰ) فرماتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟

بتایا: کہ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اگر اسے دیکھ لیتے تو اس سے بہت ہی دور بھاگتے اور شدید ترین خوف کھاتے۔

Marfat.com

بتایا کہ پھر (رب تعالیٰ) فرماتا ہے: (اے فرشتو) میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ ان کو میں نے بخش دیا۔

بتایا: کہ ایک فرشتہ کہتا ہے۔ ان میں فلاں آدمی ان (ذاکرین) میں سے نہیں وہ ویسے ہی ایک ضرورت کی وجہ سے آیا تھا۔

اللہ فرماتا ہے یہ وہ بیٹھنے والے ہیں کہ جن کے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا (اسے بھی بخش دیا)

(مشکوٰۃ ص۱۹۷)

اس سے پتہ چلا کہ جن مجالس میں ذکر اللہ ہو۔ ان میں شریک ہونا اللہ کی مغفرت حاصل کرنا اور جنت کے باغات میں بیٹھنا ہے۔

البتہ شرط یہ ہے کہ سنت کے مطابق ذکر اللہ ہو۔ شرکیہ کلام اور من گھڑت اذکار نہ کیے جائیں۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جو اذکار موجود ہیں وہی پڑھے جائیں اور لاؤڈ سپیکر لگا کر سارے محلے کا مغز نہ چاٹا جائے جیسے کہ بعض جاہل حرام خوروں کا طریقہ بن چکا ہے۔ ریاکاری اور بدعت اور حرام خوری و شرک سے بچنا بہت ضروری ہے۔

ذکر اللہ کے فائدے

(۳) وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے مردوں اور بہت یاد کرنے والی عورتوں کے لیے بخشش

Marfat.com

اور بڑا اجر تیار کیا ہے)

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ۝ (الاعلیٰ - ۱۵)

بے شک وہ کامیاب ہوا جو پاک ہوگیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا پھر نماز پڑھی)

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد - ۲۸)

خبردار! اللہ کی یاد سے دل تسکین پاتے ہیں۔

ذکر اللہ کرنے سے گناہ معاف ہوتے اور درجے بلند ہوتے ہیں ذکر اللہ کرنے والا پاک ہوتا اور جنت کا مستحق ہوتا ہے۔

مال کی کمی یا کسی مصیبت کے وقت دل پریشان ہو۔ تو ذکر اللہ کے لیے اسلام کے پاس یہ ایک مجرب علاج ہے کہ اللہ تعالےٰ کو یاد کرو۔ اور اسلام کی پابندی کرو پھر دیکھو کہ دل کیسے مطمئن ہوگا۔

فرشتوں میں اس کا ذکر ہوتا ہے اور عذاب سے نجات ہوتی ہے اور شیطان بھگانے کے لیے بھی ذکر اللہ ہی کار آمد ہے۔ حضرت ابو سعید کی روایت حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس جبریل آتے ہیں انہوں نے کہا کہ تمہارے (ذکر اللہ کرنے والوں کے) باعث اللہ عزوجل فرشتوں پر فخر کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۸)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شیطان (ہر وقت) ابن آدم کے دل سے چپکا رہتا ہے۔ جب ذکر اللہ کرتا ہے۔ تو دور ہٹ جاتا ہے۔ اور جب غافل ہوتا تو وسوسے ڈالتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۹)

Marfat.com

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:
ذکر اللہ سے زیادہ کوئی ایسا عمل نہیں جو اللہ کے عذاب سے نجات دے۔ (مشکوٰۃ ص ۱۹۹)

عاجزی اور آہستہ سے ذکر اللہ کرو

(۴) اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۚ (الاعراف۔۵۵)

وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا ۚ

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝ اعراف۔۲۰۵

اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُوْنَ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ج آل عمران (۱۹۰) وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ۭ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ ۝ انبیاء۔۹۰

اپنے رب کو عاجزی اور چپکے سے پکارو،
اور اسے ڈر اور طمع سے پکارو،
اور اپنے رب کو اپنے دل میں عاجزی کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا یاد کرتا رہ اور صبح اور شام بلند آواز کی بجائے ہلکی آواز سے (یاد کر) اور غافلوں سے نہ ہو،
وہ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹ پر لیٹے یاد کرتے ہیں، اور آسمان کی پیدائش میں فکر کرتے ہیں۔
اور ہمیں امید اور ڈر سے پکارا کرتے تھے اور ہمارے سامنے عاجزی کرنے والے تھے۔

Marfat.com

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ
یہ وسلم نے فرمایا:
دعا کرنا عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی۔

(مشکوٰۃ ص۱۹۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فرمایا دعا کرنا، عبادت کا مغز ہے۔

(مشکوٰۃ ص۱۹۴)

اب جو شخص اللہ کے سوا کسی نبی ولی یا قبر والے یا بت کو پکارے تو اسی نے
ب کیا اور یہ ذکر اللہ نہ رہا۔
دعا کرنا صرف اسی صورت میں عبادت ہے اور ذکر اللہ ہے کہ جب صرف
تعالےٰ سے دعا کرے۔
دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالےٰ کی حمد و ثنا کرے پھر درود شریف پڑھے
قبلہ رخ ہو کر دعا کرے۔ اور ناممکن بات یا حرام کام کی دعا نہ کرے۔ اور صرف
تعالےٰ سے مانگے تو ہی دعا قبول ہوگی۔
اور دعا یا دوسرا کوئی ذکر ہو تو آہستہ آواز سے کرے شور مچا کر لوگوں کو
پریشان نہ کرے۔ ہاں اگر قریب کوئی دوسرا نہ ہو تو اس قدر بلند آواز کر سکتا ہے
لوگوں تک نہ پہنچے۔ مگر بلادِ ہند و پاک میں جو جاہل حرام خور مسجدوں میں
لاؤڈ سپیکروں پر ایک من گھڑت سلام پڑھتے ہیں اور شرکیہ کلام پڑھتے ہیں۔

Marfat.com

اور بغداد والے پیر صاحب سے دعا مانگتے ہیں یہ سب حرام اور گناہ کی مجلسیں ہیں ان میں شریک ہونا بھی حرام ہے۔

غافلوں سے دُور رہو

⑤ اللہ تعالےٰ نے حکم دیا کہ غفلت اختیار نہ کرو اور غافل لوگوں کے ساتھ بھی مجلس نہ رکھو۔ غافل آدمی بدنصیب اور گمراہ ہے کہ خدا نے اس سے اپنی یاد کی توفیق چھین لی۔ اگر اس قدر غافل ہوا کہ فرض ذکر یعنی نماز تک بھی نہ پڑھی۔ تو دوزخ میں جائے گا۔

وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ ۝

اور غافلوں سے نہ ہو۔

وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۝

(الکہف - ۲۸)

اور اس کا کہا نہ مان جس کے دل کو ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا۔ اور اپنی خواہش کے تابع ہو گیا اور اس کا معاملہ حد سے گذرا ہوا ہے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى ۝ (طٰہٰ - ۱۲۴)

اور جو میرے ذکر سے منہ پھیرے گا تو اس کی زندگی بھی تنگ ہو گی اور اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اُٹھائیں گے۔

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ فِيْ

سو جن لوگوں کے دل اللہ کے ذکر سے متاثر نہیں ہوتے ان کے لیے بڑی

Marfat.com

ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ (القمر ۲۴-۲۴)

خرابی ہے۔ یہ لوگ کھلی گمراہی میں ہیں،

فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ الذِّكْرٰى ۝

پس آپ نصیحت کیجئے اگر نصیحت فائدہ

سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَّخْشٰى ۝ وَ

دے جو اللہ سے ڈرتا ہے وہ جلدی

يَتَجَنَّبُهَا الْاَشْقَى ۝ الَّذِیْ

سمجھ جائے گا، اور اس سے بڑا بدنصیب

يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ۝

الگ رہے گا جو سخت آگ میں داخل ہو

ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ۝ (الاعلیٰ)

گا پھر اس میں نہ تو مرے گا اور نہ جئے گا۔

وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ

اور جو اللہ کی یاد سے غافل ہوتا ہے

نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ

تو ہم اس پر ایک شیطان متعین کر دیتے

لَهٗ قَرِيْنٌ ۝ (زخرف ۳۶)

ہیں پھر وہ اس کا ساتھی رہتا ہے۔

اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ

ان پر شیطان نے غلبہ پا لیا ہے پس

فَاَنْسٰهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ

انہیں اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے یہی شیطان

حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ

کا گروہ ہے۔ خبردار شیطان کا گروہ ہی

الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝

نقصان اٹھانے والا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جو جماعت کسی جگہ بیٹھے اور اللہ کی ذکر کرے (صرف گپیں لگاتی رہے یا صرف دنیا کا کام کرتی رہے اور کچھ بھی ذکر اللہ کرے) تو وہ گدھے کے مردار (کے پاس بیٹھ بیٹھ کر) اٹھی۔ اور قیامت کے دن ان پر افسوس ہوگا۔ (مشکوٰۃ ص۱۹۸)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی مثال جو اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا زندہ اور

Marfat.com

مردہ کی طرح ہے (یعنی ذکر اللہ کرنے والا گویا زندہ ہے اور ذکر اللہ سے غافل ایک طرح کا مُردہ ہے۔ (مشکوٰۃ صـ۱۹۶)

صرف اللہ سے مانگو

⑥ قُلِ ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ج بنی اسرائیل

کہہ دو اللہ کہہ کر یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے پکارو سب اسی کے عمدہ نام ہیں۔

وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ الجن-۱۸

اور بے شک مسجدیں اللہ کے لیے ہیں پس تم اللہ کے ساتھ کسی کو نہ پکارو

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ۝ المؤمن-۶۰

اور تمہارے رب نے فرمایا مجھے پکارو، میں تمہاری دعا قبول کروں بے شک جو لوگ میری عبادت سے سرکشی کرتے ہیں عنقریب وہ ذلیل ہو کر دوزخ میں داخل ہوں گے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دعا عبادت ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی:

وقال ربکم ادعونی استجب لکم الایۃ۔

چونکہ دعا کرنا عبادت ہے۔ اس لیے اللہ کے سوا کسی دوسرے کو مشکل

میں پکارے گا۔ وہ مشرک ہے۔ وہ ذکراللہ کی مجلس نہیں ہوگی۔
اور جو شخص اللہ کے سوا دوسروں کو مشکلات میں پکارتا ہے وہ سب سے بڑا گمراہ اور مجرم ہے اس کی مزید تفصیل حصہ ادا میں دیکھئے۔

ذکراللہ کے مختلف طریقے

تلاوتِ قرآن افضل ترین ذکراللہ ہے

ذکراللہ کی مختلف صورتیں ہیں۔ سب سے افضل قرآن مجید کی تلاوت کرنا اور قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر سمجھنا ہے۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ط (المزمل۔ ۲۰)
پس پڑھو جتنا قرآن میں سے آسان ہو (جس قدر پڑھ سکو)

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ط (المزمل ۴) اور قرآن مجید کو ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے اور سکھائے۔

(مشکوٰۃ ص ۱۸۳)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے نیکی ہے اور نیکی کا اجر دس گنا ہے، یعنی ایک حرف پر دس نیکیاں ملیں گی، اور میں نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے الف ایک حرف ہے اور

Marfat.com

لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (مشکوٰۃ ص۱۸۶)

حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے قرآن پڑھا اور جو اس میں ہے اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی سورج کی روشنی سے تیز ہوگی جو دنیا کے گھروں میں ہوتی ہے اگر وہ ان میں ہو۔ اب جس نے اس پر عمل کیا اس کے (اجر کے متعلق) تمہارا کیا گمان ہے۔ (یعنی عمل کرنے والے تو بے اندازہ انعامات پائیں گے۔

قرآن مجید کی مختلف سورتوں کا ثواب بھی علیحدہ علیحدہ ذکر ہوا تاکہ شوق پیدا ہوا۔

۱۔ سورۃ فاتحہ کے بارے میں ایک حدیث میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الحمد للہ رب العالمین یہ سبع مثانی اور قرآنِ عظیم ہے جو مجھے عطا ہوئی۔ (مشکوٰۃ ص۱۸۴)

او۔ سورۃ فاتحہ کے بارے میں یہ بھی فرمایا:

یہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ (مشکوٰۃ) ص۱۸۹

(یعنی پڑھ کر پھونک لے یا لکھ کر پیئے) ویسے ہی بطور دعا پڑھے۔

۲۔ سورۃ البقرۃ آخری دو آیات کے متعلق حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات کو پڑھ لے تو رات بھر (کی عبادت) کے لیے کافی ہیں (یعنی رات بھر کی عبادت کا ثواب ملے گا)

(مشکوٰۃ ص۱۸۵)

۳۔ آیۃ الکرسی کے بارے میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا: صبح تک شیطان تیرے قریب نہیں آئے گا (مشکوٰۃ ص۱۸۵)

چنانچہ ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھنی چاہیئے۔

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ہر چیز کا دل ہوتا ہے۔ اور قرآن کا دل یٰسین ہے اور جس نے یٰسین پڑھی اس کے پڑھنے کے باعث اس کے لیے دس قرآن کا ثواب لکھا جائے گا۔ (مشکوٰۃ ص۱۸۷)

اس لیے روزانہ صبح سورۃ یٰسین پڑھ لیا کرو۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن (پڑھنے اور اس پر عمل کرنے) والے سے کہا جائے گا پڑھتا جا اور (بلند درجات پر) چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسے کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ تیری منزل، آخری آیت ہوگی جو تو پڑھے گا۔

(مشکوٰۃ ص۱۹۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ

Marfat.com

علیہ وسلم نے فرمایا:

قرآن مجید کا ماہر (قرآن مجید پڑھنے اور اس کا ترجمہ و تفسیر کا ماہر) لوح محفوظ سے لکھنے والے بزرگ فرشتوں کے ہمراہ ہوگا۔ اور جو قرآن پڑھتا ہے اور (پڑھنے میں) دقت اٹھاتا ہے (یعنی زبان میں لکنت ہے) اور اس پر مشقت ہے تو اس کے لیے دو اجر ہیں۔

(مشکوٰۃ ص۱۸۷)

یاد رہے کہ قرآن مجید پڑھنا افضل ترین ذکر اللہ ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ پڑھنا بھی ثواب ہے۔

اس کے معنی و تفسیر پڑھنا سب سے زیادہ افضل ثواب کا باعث ہے عجب تک قرآن مجید کے معانی و تفسیر نہ پڑھی جائے تب تک اسلام کے عقائد و اعمال اور نواہی کا علم براہ راست قرآن مجید سے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ترجمہ کرنے والوں سے ہی ہوگا اور یہ بھی بڑی محرومی ہے کہ ساری عمر انسان دوسری زبانیں اور دنیا کے علوم سیکھتا رہے۔ اور قرآن مجید کا ترجمہ و تفسیر نہ سیکھے۔ ایسا آدمی انتہائی بدبخت ہے۔ اللہ کے دیئے ہوئے وقت کو سب سے پہلے اللہ کی کتاب سمجھنے پر خرچ کرنا چاہیئے۔

۴۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جب تک الم تنزیل اور تبارک الذی بیدہ الملک نہ پڑھ لیتے سوتے نہیں تھے۔

(مشکوٰۃ ص۱۸۸)

یہ دونوں سورتیں روزانہ رات کو پڑھنے کی وجہ سے عذاب قبر سے حفاظت ہو جائے گی۔ اس لیے رات کو روزانہ ایک ایک بار دونوں سورتیں پڑھ لیا کریں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص رات کو سونے کا ارادہ کرے تو بستر سے پر دائیں جانب لیٹ کر سورۃ قل ہو اللہ احد ایک سو بار پڑھے تو قیامت کے دن رب تعالےٰ اس کو فرمائے گا۔

اے میرے بندے، اپنی دائیں جانب سے جنت میں داخل ہو جا۔

(مشکوٰۃ ص۱۸۸)

اس عمل میں دو فائدے ہوئے۔ ایک یہ کہ رب تعالیٰ اس کو اپنا بندہ فرمائے گا اور دوسرے عزت کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے ہر شب سورۃ واقعہ پڑھی۔ اس کو کبھی فاقہ نہیں آئے گا۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنی بیٹیوں کو ہر رات یہ سورت پڑھنے کا حکم کرتے تھے۔ (مشکوٰۃ ص۱۸۹)

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

جس نے سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات یاد کیں (اور ان کی تلاوت کرتا رہا) وہ دجال کے شر سے محفوظ رہے گا۔

(مشکوٰۃ صـ۱۸۵)

۸۔ ہر جمعہ کے دن سورۃ الکہف اور سورۃ الہود پڑھنے کی فضیلت بھی احادیث میں آئی ہے۔

آیتِ کریمہ کی فضیلت

(۷) حضرت یونس علیہ السلام کے بارے میں فرمایا:

فَنَادٰى فِي الظُّلُمٰتِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝

پھر اندھیروں میں پکارا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو بے عیب ہے بیشک میں بے انصافوں میں سے تھا۔ پھر ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے غم سے نجات دی اور ہم ایمانداروں کو یونہی نجات دیا کرتے ہیں۔

جو آدمی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ کثرت سے پڑھے اسے پریشانی سے نجات ملے گی۔

نماز عشاء کے بعد اندھیرے میں تین سو بار روزانہ پڑھے یا روزانہ بارہ سو بار مختلف اوقات میں پڑھے۔

یا سوا لاکھ بار چند دن میں پوری کرے۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حضرت ذوالنون علیہ السلام کی دعا جبکہ وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے تو انہوں نے اپنے رب کو یہ کہہ کر پکارا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

جو مسلمان بھی اس (کسی) معاملے میں یہ دعا کر کے اللہ سے مانگے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۰)

تسبیح و تہلیل

۹۰ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا

اور سورج نکلنے اور ڈوبنے سے پہلے اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کر

ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو شخص صبح ایک سو بار اور شام کو ایک سو بار سبحان اللہ کہے وہ اس کی طرح ہے جس نے سو حج کیے اور جس نے ایک سو بار صبح اور ایک سو بار شام کو لا الہ الا اللہ کہا۔ وہ اس کی طرح ہے جس نے بنی اسماعیل سے سو غلام آزاد کیے۔ اور جس نے ایک سو بار صبح اور ایک سو بار شام کو اللہ اکبر

Marfat.com

کہا اس دن اس سے بڑھ کر کسی کو ثواب نہیں ملے گا۔ سوائے اس کے کہ جو یہی کہے یا اس سے بڑھ کر کہے جو اس نے کہا ہے۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَیں ! سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

کہوں یہ مجھے اس (ساری دنیا) سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص ۲۰۰)

اس کے ساتھ اگر لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی ملا لے تو بہتر ہے یہ جنت کی کنجی ہے۔

اگر سو بار روزانہ پڑھے تو بہتر ہے۔ اور اگر نماز تسبیح روزانہ پڑھے تو اس میں یہ بھی آگیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

افضل ترین ذکر لا الٰہ الا اللہ اور افضل ترین دعا الحمد للہ ہے۔ چنانچہ انسان کو چاہیے کہ کثرت سے کلمہ طیبہ پڑھتا رہے۔

اگر روزانہ ایک ہزار بار لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرے تو خوب ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

روزانہ ایک سو بار یہ دعا پڑھے ۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اسے دس غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ اس کے لیے ایک سو نیکی لکھی جائے گی اور اس کا سو گناہ معاف ہوگا۔ اور شام تک وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا۔ اور اس سے بڑھ کر کسی کو ثواب نہیں ملے گا۔ سوائے اس کے کہ جو وہی ورد زیادہ کرے جو اس نے کیا ۔

(مشکوٰۃ ص ۲۰۱)

ان کے علاوہ صبح شام کی مخصوص دعائیں مختلف اوقات کی دعائیں اور مختلف سماجات کے لیے احادیث میں مذکورہ اوراد پڑھتا رہے تاکہ ہر وقت ذکر اللہ کا شغل رہے اور غافلین سے نکل جائے ۔

قرآن مجید کی چند خاص دعائیں

حضرت ایوب علیہ السلام پر جب بیماری اور افلاس کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تو آپ نے یہ دعا پڑھی :

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ	اے میرے رب مجھے روگ لگ گیا
وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ	جبکہ تو سب رحم کرنے والوں سے
الانبیاء ۔ ۸۳	بڑا رحم کرنے والا ہے ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے علاقہ سے نکل کر مدین پہنچے اور اہل وعیال نہ تھا۔ چنانچہ دعا کی۔

رَبِّ اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝

اے میرے رب تو میری طرف جو چیز اتارے میں اس کا محتاج ہوں

حضرت نوح علیہ السلام کے ساتھ قوم نے جب زیادہ ہی غنڈہ گردی تو انہوں نے دعا کی۔ چنانچہ مغلوب آدمی یہ دعا کیا کرے۔

رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝ القمر۔ ۱۰

اے میرے رب میں تو مغلوب ہوں میری مدد کر۔

عباد الرحمٰن (اللہ تعالےٰ کے مخلص بندوں) کی دعا یہ بیان ہوئی۔ چنانچہ نیک اہل وعیال یا صالحہ بیوی سے نکاح سے خواہش مند یہی دعا کریں:۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ۝

اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے۔

راسخین فی العلم کی دعا قرآن مجید میں یہ بیان ہوئی ہر نماز کے بعد ایمان سلامتی کے لیے دعا پڑھا کریں۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ

اے ہمارے رب! جب تو ہمیں ہدایت کر چکا تو ہمارے دلوں کو نہ پھیر

Marfat.com

ب لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ
كَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

اپنے ہاں سے ہمیں رحمت عطا فرما بیشک
تو بہت زیادہ دینے والا ہے۔

دنیا و آخرت کی کامیابی تقویٰ اختیار کرنے میں ہے

ی اختیار کرو، یعنے گناہوں سے پرہیز کرو کیونکہ متقی لوگ ہی حقیقی طور پر
ے لوگ ہیں۔

سے ڈرنے والے کو اللہ تعالےٰ ہر مشکل سے نجات دے گا۔ اور
ں سے اسے گمان بھی نہ ہو وہاں سے روزی ملے گی۔
نت میں متقی انسان کے لیے باغات اور طرح طرح کے انعامات
جو ہمیشہ اس کے پاس رہیں گے۔

ا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا
ا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ
ة (التوبۃ ۱۱۹) اِنَّ اللّٰهَ مَعَ
يْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ
(النحل ۱۲۸) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
ا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا
سَدِيْدًا (الاحزاب ۷۰)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو
اور سچوں کے ساتھ رہو۔
بے شک اللہ ان کے ساتھ جو پرہیزگار
ہیں اور جو نیکی کرتے ہیں۔
اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور
ٹھیک بات کیا کرو۔

Marfat.com

۲ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ
مَخْرَجًا ۙ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ
حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ؕ

اور جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ
اس کے لیے نجات کی صورت نکال دیتا ہے
اور اسے روزی دیتا ہے جہاں
اسے گمان بھی نہ ہو۔

(الطلاق - ۳)

(۱) وَاِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ لَحُسْنَ
مَاٰبٍ ۝ جَنّٰتِ عَدْنٍ
مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ۝
مُتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا يَدْعُوْنَ فِيْهَا
بِفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ وَّشَرَابٍ ۝
وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ
اَتْرَابٌ ۝ هٰذَا مَا
تُوْعَدُوْنَ لِيَوْمِ
الْحِسَابِ ۝ اِنَّ هٰذَا
لَرِزْقُنَا مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ۝

اور بیشک پرہیزگاروں کے
ٹھکانا ہے ہمیشہ رہنے کے
باغ ان کے لیے ان کے دروازے
کھولے جائیں گے وہاں تکیہ
لگائے ہوں گے وہاں بہت سے میوے
طلب کریں گے اور ان کے پاس
نیچی نگاہ والی ہم عمر عورتیں ہوں گی یہی ہے
وہ جس کا حساب کے دن کے لیے
وعدہ دیا جاتا ہے بیشک یہ ہمارا رزق
ختم نہیں ہوگا۔

(ص ۳۹: ۵۱ تا ۵۴)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات لے، پھر ان پر عمل کرے یا جو عمل کرے اسے سکھائے۔

(حضرت ابوہریرہ رضہ بتاتے ہیں) کہ میں نے عرض کیا:

Marfat.com

اے اللہ کے رسولؐ، میں (یہ کام کروں گا)
آپؐ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پانچ باتیں گنیں۔

۱۔ حرام کاموں سے بچو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گذار ہو گے۔
۲۔ اللہ تعالےٰ نے جو تمہارے لیے مقسوم کر دیا اس پر راضی ہو جاؤ۔ تم سب لوگوں سے زیادہ غنی ہو جاؤ گے۔
۳۔ اپنے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرو تم ایماندار (شمار) ہو گے۔
۴۔ جو اپنے لیے پسند کرتے ہو وہی لوگوں کے لیے پسند کرو تم فرمانبردار (شمار) ہو گے۔
۵۔ زیادہ ہنسو نہیں، کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔ (مشکوٰۃ ص۴۲۰)

چنانچہ تقویٰ کا مطلب یہ ہوا کہ اسلام کے تمام احکام کی اطاعت کرے کوئی گناہ نہ کرے۔ اور پوری زندگی سخت احتیاط کے ساتھ اسلام کے مطابق گذارے۔

توکل کرنے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے

اور ہر مشکل سے نجات ملتی ہے

۱۔ اللہ پر توکل کرنے والے کے لیے اللہ تعالےٰ کافی مددگار ہے۔ اللہ پر توکل کرنے والا مطمئن رہتا ہے اور غیر اللہ کے پیچھے بھاگنے والا ہمیشہ

پریشان رہتا ہے۔

(۲) کوئی مشکل آئے تو (کثرت سے) حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ پڑھا کرے۔ یا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ پڑھے۔

(۱) وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ (طلاق)

اور جو اللہ پر بھروسہ کرتا ہے سو وہی اس کو کافی ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِیَ اللّٰہُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ع (التوبۃ)

پھر اگر یہ لوگ پھر جائیں تو کہہ دو، مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا اور کوئی معبود نہیں، اس پر میں بھروسہ کرتا ہوں اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ہ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَۃٍ مِّنَ اللّٰہِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْھُمْ سُوْٓءٌ لا وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰہِ ط (آل عمران)

اور کہا کہ ہمیں اللہ کافی ہے، وہ بہترین کارساز ہے، پھر مسلمان اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ لوٹ آئے انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور اللہ کی مرضی کے تابع ہو گئے۔

اگر کسی بلا کا اندیشہ ہو یا خوفناک بات کا خیال ہو یا کوئی اہم معاملہ درپیش ہو تو یہ پڑھے: حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا

(حصن حصین)

(اگر عشار کے بعد پانچ سو بار روزانہ پڑھے تو خوب اثر دیکھے گا)

Marfat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میری امت میں ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور وہ یہ ہوں گے۔

جو تعویذ گنڈے نہیں کراتے۔

اور جو بدفالی نہیں پکڑتے۔

اور جو اپنے رب پر توکل کرتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۴۵۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک روز میں جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا آپ نے فرمایا:

اے لڑکے، اللہ کے (حق) کی حفاظت کر وہ تیری حفاظت کرے گا یعنی اللہ کی عبادت کر اور گناہ نہ کر) اللہ کے (حق) کی حفاظت کر تو تو سے سامنے پائے گا۔ اور جب تو سوال کرے اور جب تو مدد مانگے اللہ سے مدد مانگ اور یاد رکھ کہ ساری قوم مل کر اگر تجھے کچھ نفع دینا چاہے کچھ نفع نہیں دے سکتی۔ سوائے اس کے کہ جو اللہ نے تیرے لیے لکھ دیا۔ اور اگر سب مل کر تجھے کچھ نقصان دینا چاہیں تو کچھ نقصان نہیں دے سکتے مگر صرف وہی جو اللہ نے تیرے خلاف لکھ دیا۔ قلمیں اٹھا دی گئیں اور صحیفے خشک ہو گئے۔

(مشکوٰۃ ص ۴۵۳)

Marfat.com

اب جب ہر کام اللہ نے ہی کرنا ہے تو کسی غیر سے کوئی شکوہ نہ رہا اور کسی غیر سے کوئی خطرہ و خوف رہا۔ اب وہ مطمئن ہو کر ایک اللہ کو خوش کرے اور مشرک کی طرح اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کے در پر سجدے نہ کرے۔

صبر و شکر

① اگر اللہ تعالیٰ مال، حکومت اور صحت عطا کرے تو اس کا شکر کرو یعنی نیک کام پہلے سے زیادہ کرو اور برائی سے بچو ایسا کرنے سے اللہ تعالیٰ مزید عطا کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے انعامات حاصل کر کے گناہ کیا۔ تو سزا ملے گی۔

② اگر تکلیف آئے تو استقلال دکھاؤ اور صبر کرو، اور نماز پڑھ کر اللہ سے مدد مانگو۔

③ اور اگر کوئی تکلیف آئے تو اعتراف کرو کہ ہم بھی اللہ کی ملکیت ہیں۔ یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہو۔ ایسا کرنے سے صبر کی توفیق ہو گی اور نقصان کی تلافی ہو جائے گی۔

Marfat.com

صبر کرو اور نماز پڑھو

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (آلِ عمران-۲۰۰)

اے ایمان والو، صبر کرو اور مقابلہ کے وقت مضبوط رہو۔ اور لگے رہو، اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم نجات پاؤ۔

وَاصْبِرْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝

اور صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّكُمْ (انفال-۴۶) البتہ اگر تم شکر گذاری کرو گے تو اور زیادہ دوں گا اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب بھی سخت ہے۔

وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ ۝ (ابراہیم-۷)

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ (العصر-۳)

اور ایک دوسروں کو حق پر قائم رہنے کی وصیت کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کرنے کی وصیت کرتے رہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۝ (البقرہ-۱۵۳)

اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد لیکر و، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

یعنی کوئی پریشانی یا غم یا کوئی حاجت ہو تو پہلے نماز پڑھ کر دعا کرے پھر اسباب کو کام میں لائے۔ اور اسباب پر توکل نہ کرے۔ بلکہ اسباب کے

Marfat.com

مالک رب تعالےٰ پر توکل کرے۔ ۲

نمازِ حاجت

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کو اللہ تعالےٰ کی طرف کوئی حاجت ہو یا بنی آدم میں سے کسی کی طرف (حاجت ہو) تو وضو کرے اور اچھا وضو کرے (تمام آداب بجا لائے) پھر دو رکعت (نفل) پڑھے۔ پھر اللہ کی حمد و ثنا کرے اور حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر یہ دعا کرے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً

اللہ کے بغیر کوئی معبود نہیں حلیم و کریم ہے اللہ پاک ہے عرشِ عظیم کا پروردگار اور سب حمد اللہ کے لیے ہے تمام جہ کا رب میں تیری رحمت کے صدقے او تیری بخشش کے ارادوں کے صدقے مانگتا ہوں، اور ہر نیکی سے عطا دا ہوں) اور ہر گناہ سے بچاؤ عطا مانگ ہوں) میرا کوئی گناہ ایسا نہ رہے کہ تو نہ بخشے اور نہ غم ایسا رہے کہ جو

Marfat.com

هِيَ لَكَ رِضًى
اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا
اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(اس کے بعد جو مانگنا ہو وہ مانگے)

دور نہ کر دے اور کوئی ضرورت جسے تو
پسند کرتا ہے ایسی نہ رہے کہ جس کو تو
پورا نہ کر دے۔ اے رحم کرنے والے
میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے۔
(مشکوٰۃ ص۱۱۷)

آفات واموات کے وقت کیا کرے؟

وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ
بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ
وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ
وَالثَّمَرَاتِ ؕ وَبَشِّرِ
الصّٰبِرِيْنَ ۙ اَلَّذِيْنَ
اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ
قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ
رَاجِعُوْنَ ؕ اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ
صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ قف

اور ہم تمہیں کچھ خوف اور بھوک اور
مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصان
سے ضرور آزمائیں گے۔ اور صبر کرنے
والوں کو خوشخبری دے دو وہ لوگ کہ جب
انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے
ہیں ہم اللہ کے ہیں اور ہم اسی کی طرف
لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یہ لوگ ہیں
جن پر ان کے رب کی طرف سے مہربانیاں
ہیں اور رحمت اور یہی ہدایت پانے

Marfat.com

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ۝ والے ہیں۔
(البقرہ-۱۵۶ تا ۱۵۷)

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس مسلمان کو کوئی تکلیف پہنچے اور وہ وہی کہے جو اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون کہے (اور یہ بھی کہے)

اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ — اے اللہ مجھے مصیبت میں پناہ دے

وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا — اور بعد میں اس سے بہتر عطا فرما۔

تو اسے اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔

حضرت ام المومنین فرماتی ہیں کہ جب ابو سلمہ فوت ہو گئے تو میں نے کہا: ابو سلمہ سے بہتر مسلمانوں میں کون ہے؟ پہلا گھر والا جس نے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ پھر بھی میں نے یہ دعا پڑھ دی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے بعد مجھے جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے (یعنی حضورؐ سے ان کا نکاح ہوا۔)

(مشکوٰۃ صـ۱۴۰، ۱۴۱)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایماندار مسلمان کے لیے عجیب ہے اگر اسے بھلائی ملے تو وہ اللہ کی حمد کرتا ہے اور شکر کرتا ہے اور اگر اسے کوئی تکلیف پہنچے تو بھی حمد کرتا ہے اور صبر کرتا ہے۔ الغرض ایماندار کو ہر مقام میں ثواب ہی ملتا ہے حتیٰ

Marfat.com

جو لقمہ اٹھا کر بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے (اس میں بھی ثواب ملتا ہے)

(مشکوٰۃ ص۱۵۱)

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب کسی بندے کا لڑکا فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالےٰ فرشتوں سے کہتا ہے:

تم نے میرے بندے کے لڑکے (کی روح) قبض کر لی؟

وہ کہتے ہیں۔ ہاں!

وہ فرماتا ہے تم نے اس کے دل کا پھل قبض کر لیا۔

وہ کہتے ہیں ہاں!

وہ فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟

وہ کہتے ہیں اس نے تیری حمد کہی (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہا۔

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے: کہ میرے بندے کے لیے جنت میں ایک مکان بناؤ اور اس کا نام بیت الحمد رکھ دو۔

(مشکوٰۃ ص۱۵۱)

Marfat.com

درود شریف کی اہمیت اور فضائل

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو تم بھی اس پر درود اور سلام بھیجو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود رحمت فرمائے گا اور اس کے دس گناہ معاف کرے گا، اور اس کے دس درجے بلند ہو جائیں گے۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن مجھ سے سب سے قریب وہ ہوں گے جو مجھ پر درود زیادہ پڑھتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۸۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

اللہ تعالےٰ کے زمین میں پھرنے والے کچھ فرشتے ہیں جو امت کی طرف سے سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص۸۶)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسولؐ: میں آپ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوں میں کس قدر درود آپؐ کے لیے مقرر کردوں؟

آپؐ نے فرمایا: جس قدر چاہو۔

میں نے عرض کیا: چوتھائی؟

آپؐ نے فرمایا: جس قدر چاہو اور اگر بڑھا دو تو تیرے لیے بہتر ہے۔

میں نے عرض کیا: نصف کردوں؟

آپؐ نے فرمایا: جس قدر چاہو اور اگر زیادہ کردو تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔

میں نے عرض کیا: دو تہائی کردوں؟

آپؐ نے فرمایا جس قدر چاہو اور اگر زیادہ کردو تو تیرے لیے بہتر ہوگا۔

میں نے عرض کیا: میں سارا ورد آپؐ پر درود شریف ہی کر دیتا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: پھر تیرے ہر فکر کو وہ کافی ہوگا اور تیرے گناہ معاف کردے گا۔

(مشکوٰۃ ص۸۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود بتاتے ہیں، کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم موجود تھے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

بھی آپؐ کے پاس تھے۔ جب میں (فارغ ہو کر) بیٹھا۔
تو میں نے اللہ تعالےٰ کی ثناء کہی پھر حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا۔ میں نے اپنے لیے دعا کی۔
حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مانگو، تمہیں عطا ہوگا۔ مانگو تمہیں عطا ہوگا۔

(مشکوٰۃ ص۸۷)

مندرجہ بالا احادیث سے پتہ چلا کہ درود شریف پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے، درجے بلند ہوتے اور ہر غم سے نجات ملتی ہے۔
اور یہ بھی پتہ چلا کہ حضور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر جگہ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ جو شخص دُور سے درود شریف پڑھے فرشتے لے کر پہنچاتے ہیں۔
حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ ہم آپؐ پر درود شریف کیسے پڑھیں آپؐ نے فرمایا اس طرح پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اے اللہ محمدؐ اور آل محمدؐ (یعنی امت محمدؐ) پر رحم فرما جیسے کہ تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر رحم فرمایا بیشک تو ہی حمد والا اور بزرگ ہے۔ اے اللہ محمدؐ اور آل محمدؐ (یعنی امت محمدؐ) پر برکت فرما جیسے کہ تو نے ابراہیمؑ اور آل ابراہیمؑ پر برکت فرمائی بیشک تو ہی حمد والا اور بزرگ ہے۔

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس کو یہ خوش لگے کہ اسے پیمانہ بھر کر (ثواب) ملے تو جب وہ ہم اہلبیت پر درود پڑھے تو یہ کہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ	اے اللہ محمد نبی امی پر اور آپ کی
النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ	ازواج مطہرات امہات المومنین اور
اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ	آپ کی اولاد اور (الغرض) آپ کے
ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ	اہل بیت پر رحم فرما جیسے کہ تو نے ابراہیم
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ	پر رحم فرمایا بے شک تو حمد والا اور بزرگ
اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ	ہے۔

اس حکم میں آپ نے وضاحت فرمادی کہ اہل بیت میں آپ کی تمام ازواج مطہرات بھی داخل ہیں۔ اور مزید اہمیت بتاتے ہوئے یہ بھی فرمایا: کہ یہ امہات المومنین ہیں۔

اب اگر کوئی شخص ازواجِ مطہرات کا دشمن ہے۔ وہ روئے زمین کا خبیث ترین آدمی ہے خدا تعالےٰ دشمنانِ ازواج مطہرات ودشمنانِ صحابہ کرام کو تباہ کردے اور ان پر لعنت ہو۔

الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات اللھم اغفر لی ولوالدی ولجمیع المسلمین والمومنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منھم والاموات وصلی اللہ تعالےٰ علےٰ رسول رب العالمین وعلےٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ آمین۔

Marfat.com

کامیابی کے دس اصول

جمعیۃ علمائے اسلام پاکستان کے امیرِ جماعت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ العالی نے مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے بابِ رحمت کے پاس جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کے طلباء کے سامنے خطاب کرتے ہوئے ایماندار مردوں اور عورتوں کی کامیابی کے لیے دس اصول بیان فرمائے۔ کتاب کے آخر میں حضرت درخواستی مدظلہ العالی کے یہ دس اصول ذکر کر دیئے گئے ہیں ان پر عمل پیرا ہونا انشاء اللہ تمام اہلِ اسلام کی دنیاوی و اخروی کامرانی و رضائے رحمٰن تعالےٰ کا باعث ہوگا۔

وہ دس اصول یہ ہیں:

۱۔ اِصْلَاحُ النِّیَّۃِ — نیت درست رکھے۔

یعنی ہر کام صرف اللہ تعالےٰ کو راضی کرنے کی خاطر کرے اور ریاکاری اور حصولِ دنیا مقصود نہ ہو۔

۲۔ اِصْلَاحُ الْعَقَائِدِ — عقائد درست رکھے۔

یعنی کتاب و سنت کے مطابق اللہ تعالےٰ، انبیاء علیہم السلام، ملائکہ کرام، کتب سماویہ، قضا و قدر اور قیامت پر اس طرح ایمان رکھے۔ جیسے کہ قرآن و حدیث میں وضاحت ہوئی۔

۳۔ اِلْتِزَامُ الْعِبَادَۃِ لِلّٰہِ — اللہ کی عبادت کرنے کا ہمیشہ التزام رکھے

Marfat.com

یعنی موت تک عبادت کرتا رہے، اور کبھی عبادت سے منہ نہ پھیرے۔

۴۔ اِلْتِزَامُ التَّوَكُّلِ عَلَى اللّٰهِ ہمیشہ اللہ پر ہی توکل کرتا رہے۔

یعنی زندگی کے ہر کام میں اللہ پر ہی توکل کرے۔

۵۔ اِلْتِزَامُ الْخَشْيَةِ مِنَ اللّٰهِ اللہ تعالےٰ سے ہمیشہ ڈرتا رہے۔

یعنی کسی معاملہ میں خدا کی گرفت سے بے خوف نہ ہو۔ بلکہ کام بھی کرتا رہے اور ڈرتا بھی رہے۔

۶۔ اِلْتِزَامُ اِلَى الدَّعْوَةِ اِلَى الْخَيْرِ ہمیشہ نیکی کی دعوت دیتا رہے۔

۷۔ اِلْتِزَامُ اِتِّبَاعِ كِتَابِ اللّٰهِ وَحَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کی حدیث کی ہمیشہ اطاعت کرتا رہے۔

۸۔ اَلْتِزَامُ تَعْظِيْمِ شَعَائِرِ اللّٰهِ شعائر اللہ کی عزت کرتا رہے۔

بقول شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بڑے بڑے شعائر اللہ چار ہیں۔

قرآن مجید، رسول اللہ، بیت اللہ، نماز

۹۔ اَلْتِزَامُ مُرَافَقَةِ الرَّحْمٰنِ وَالْاِجْتِنَابِ مِنْ مُرَافَقَةِ الشَّيْطٰنِ یعنی اللہ کے نیک بندوں کی مصاحبت ورفاقت رکھے اور شیطان کے دوستوں یعنی بدمعاشوں اور برے لوگوں سے ہمیشہ دور رہے۔

۱۰۔ اَلْتِزَامُ شُغْلِ بِذِكْرِ اللّٰهِ وَالدُّعَاءُ مِنَ اللّٰهِ یعنی ذکر اللہ کا شغل ہمیشہ جاری رکھے اور کبھی غافل نہ رہے اور ہمیشہ اللہ سے دعا کرتا رہے اور اللہ سے مانگنے میں کبھی سستی نہ کرے۔

Marfat.com

(جملہ حقوق محفوظ)

هُوَ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ مِنْ قَبْلُ وَفِيْ هٰذَا

(اُس اللہ نے تمہارا نام مُسلمان رکھا ہے نزولِ قرآن سے پہلے اور اِس قرآن میں۔)

مُسلمان کون ہے؟

تالیف

محمد منظور الوجیدی

DATA ENTERED

شرکۃ الآفاق لاہور پاکستان

ملنے کا پتہ:- مکتبہ الیوم، ۱۹- مین بازار، ہنزنگ لاہور

Marfat.com